امجد رئیس

طلب ہو... جستجو ہو تو یادگار لمحوں کو دل و دماغ میں سمیٹ لینے کو جی چاہتا ہے... ایسے ہی بکھرے بکھرے لمحوں کی کڑیاں جوڑتے ہوئے طائرِ خیال دور... بہت دور بلکہ اس سے بھی دور نکل جانے کی خواہش میں کہیں ٹھہرتا نہیں... شام و سحر کی باریکیاں اور دھند میں لپٹی سحر آگیں شامیں آنکھوں میں خواب ہونے لگتی ہی... پیچ در پیچ راستوں میں کھو جانے والی کہانیاں ایک بار پھر نئے سرے سے اُبھرنے لگتی ہیں... وہ موڑ آتے ہیں جہاں ایک اَن ہونی اور پُراسرار سی آگ دلکش و حسین محبت سمیت بہت سے نازک رشتوں کو چاٹ جاتی ہے... بس راکھ رہ جاتی ہے... جس میں کچھ ادھ جلے رشتے... کچھ سراغ، کچھ موہوم سے نشان رہ جاتے ہیں... جنہیں جوڑ کر ماضی کی تصویر بنانا کسی خوں ریز معرکے سے کم نہیں ہوتا... اسی تناظر میں ڈوبتا ابھرتا... بکھرتا پھر سمٹتا... سنسنی اور تجربے سے لبریز ایک مغربی شاہکار کا دل فریب اردو جامہ...

پیرس کے گلی کوچوں میں کھو جانے والے
ماضی کی تلاش کا پرتجسس اور دل ربا احوال......

پیرس، 1973ء

وہ خود تاخیر سے پہنچا تھا۔ میڈیلن، وقت کی پابند تھی۔ تاہم اس روز وہ بھی پابندیِ وقت کا ریکارڈ توڑ چکی تھی۔ برنارڈ ٹراوسٹوک نے دوسری کریم کافی کا آرڈر دیا۔ وہ دھیرے دھیرے چسکیاں لے رہا تھا۔ گاہے گاہے وہ آؤٹ ڈور کیفے کے اطراف میں نظر دوڑا لیتا۔ سیاحوں کی چہل پہل تھی لیکن اس کی گہرے سیاہ بالوں والی بیوی کی جھلک تک دکھائی نہیں دی...... میڈیلن، طے شدہ وقت سے نصف گھنٹا تاخیر کا شکار ہو چکی تھی۔ ٹریفک میں پھنسنے کا جواز اپنی اہمیت کھو چکا تھا۔ برنارڈ بے دھیانی میں سطحِ زمین کو جوتے کی ایڑی سے رگڑ رہا تھا۔ بے چینی غیر محسوس انداز میں اس کے جسم میں سرایت کر رہی تھی۔ دونوں کی شادی کو خاصا عرصہ گزر چکا تھا۔ میڈیلن شاذ ہی طے شدہ وقت سے اِدھر اُدھر ہوئی تھی اور نصف گھنٹے سے زیادہ......؟ یہ ایک غیر معمولی بات تھی۔ شادی کو پندرہ برس سے زیادہ کا عرصہ بیت گیا تھا۔ اس کے باوجود میڈیلن کی خوب صورتی اور اصول پسندی دونوں جوں کے توں تھیں۔ برنارڈ کے سر کی گردش کے ساتھ بے قراری میں بھی اضافہ ہو گیا۔ اندیشوں اور سوالات نے یلغار شروع کر دی۔ کوئی حادثہ؟ کوئی تصادم؟ یا فرنچ خفیہ محکمے کے رابطہ کار کلاڈ

نے آخری لمحات میں کوئی اشارہ کیا ہے؟ گزشتہ دو ہفتوں سے حالات برق رفتاری سے کروٹ بدل رہے تھے۔ افواہیں اُڑی ہوئی تھیں کہ نیٹو انٹیلی جنس میں کوئی بیرونی جاسوس بیٹھا ہوا ہے...... یا پھر اندر والا باہر والوں سے مل گیا ہے۔ ہر کوئی ایک سائے سے بدکتا پھر رہا تھا۔

کئی روز گزر گئے تھے۔ میڈیلن، ایم آئی سکس، لندن سے ہدایات کی منتظر تھی۔ اگر اسے کوئی ہدایت ملی تھی تو وہ خود کہاں تھی اور برنارڈ کیونکر بے خبر تھا؟ اس کا ذہن سوالات واوہام کی آماجگاہ بنا ہوا تھا۔ معاً اس نے ویٹر ماریو کو ہاتھ ہلاتے دیکھا جو بھری پُری میزوں کے درمیان راستہ بناتا آرہا تھا۔

''مسٹر ٹراوسٹوک، میڈم کا فون پر پیغام آیا ہے۔''

''کہاں ہے وہ؟''

''وہ لنچ پر نہیں آسکتیں اور آپ سے ملنا چاہتی ہیں۔''

''کہاں؟''

ویٹر نے ایک پرزہ پکڑایا۔ ''یہ پتا لکھوایا ہے۔''

برنارڈ نے پنسل سے لکھے مختصر الفاظ دیکھے۔

66، ریو میراح، نمبر 5۔

برنارڈ کی پیشانی سکڑ گئی۔ ''کیا یہ پیگالی نہیں ہے؟ پیگالی کے آس پاس وہ کیوں جائے گی؟''

ماریو نے بے بسی سے شانے اچکائے۔ ''جو پتا میڈم نے لکھوایا، وہ میں نے لکھ لیا۔''

''ہاں، ٹھیک ہے، شکریہ۔'' برنارڈ نے اس کی ہتھیلی پر اضافی فرانک بطور ٹپ رکھے۔ ماریو کی باچھیں کھل گئیں۔ برنارڈ اپنی مرسیڈیز کی طرف چل دیا۔

وہ پیگالی کی طرف جاتے ہوئے سوچ رہا تھا کہ وہ علاقہ کسی طرح ایک عورت کے لیے محفوظ جگہ نہیں ہوسکتا۔ جبکہ ماریو نے کاغذ کا جو پرزہ دیا تھا، اس پر پتا اسی علاقے کا لکھا تھا۔ پیرس کا ایک بدنام علاقہ۔ عام آدمی بھی اُدھر کا رخ کرتے ہوئے گھبراتا تھا۔ برنارڈ کو صرف یہ اطمینان تھا کہ میڈیلن اپنی حفاظت کرنا جانتی تھی۔

ریو ڈی چیپل پر آتے ہی اس کا منہ بن گیا۔ خستہ حال سڑکیں...... سڑکوں کے کونوں پر نیم عریاں طوائفیں۔ سستے نائٹ کلبس۔ مرسیڈیز کو دیکھ کر عورتوں نے معنی خیز اشارے بازی شروع کردی۔

ایسا کیا ہے؟ مختلف خیالات میں غلطاں برنارڈ ''بولیوارڈ بے'' سے ہو کر ''ریو میراح'' پر رک گیا۔ وہ نمبر 66 کے بالمقابل رکا تھا۔ گاڑی سے نکل کر اس نے سر اٹھایا۔

تین منزلہ عمارت کا پلاسٹر جگہ جگہ سے اُدھڑا ہوا تھا۔ بالکونیاں یوں جھکی تھیں، جیسے سجدہ ریز ہونا چاہتی ہوں۔ برنارڈ نے کار لاک کی اور سہ منزلہ عمارت میں داخل ہوگیا۔ اس نے سوچا وہ خوش نصیب ہوگا اگر واپسی پر اسے گاڑی جگہ پر ملی...... وہ سیڑھیاں چڑھ رہا تھا۔ فضا میں تلی ہوئی پیاز اور سگریٹ کی بو مستقل طور پر بس گئی تھی۔ وہ ٹاپ فلور تک چلا گیا۔ برنارڈ نے فلیٹ نمبر 5 کے دروازے پر دستک دی۔ ردِعمل نہ ملنے پر اس نے نام پکارا۔ دوسری مرتبہ بھی جواب نہ آنے پر اس نے دروازہ کھولنے کی کوشش کی۔ دروازہ لاک نہیں تھا۔

برنارڈ اندر داخل ہوگیا۔ ٹوٹی پھوٹی ونڈو بلائنڈ کی وجہ سے اندر سائے، روشنی کے ساتھ آنکھ مچولی کھیل رہے تھے۔ ایک دیوار کے ساتھ بڑا سا بستر تھا جس کی چادر استعمال کی وجہ سے بکھری ہوئی تھی۔ سائڈ ٹیبل پر بیڈ کے ساتھ دو گندے گلاس اور شیمپین کی ایک خالی بوتل رکھی تھی۔ کمرے میں الکحل اور انسانی بدن کے پسینے کی بو رچی بسی تھی۔ منظر نامہ وہاں ہونے والی سرگرمی کی عکاسی کررہا تھا۔ برنارڈ کی الجھی ہوئی، گھومتی نظریں بیڈ کے بالائی پائے کی جانب گئیں۔ اس نے دو قدم آگے بڑھ کر دیکھا اور زمین نے اس کے قدم جکڑ لیے۔ سرہانے کے قریب سرخ لہو میں ڈوبا ایک زنانہ سینڈل پڑا تھا...... اس کی بیوی فرش پر پڑی تھی۔ زلفیں بکھری ہوئی اور آنکھیں کھلی ہوئی تھیں۔ سفید بلاؤز پرخون کے دھبے تھے۔ برنارڈ گھٹنوں کے بل گر گیا۔

''نہیں...... نہیں......'' اس کے حلق میں پھندا لگ گیا۔ اس نے بیوی کے رخسار کو چھوا۔ خفیف سی گرمی کا احساس ہوا۔ برنارڈ نے کان اس کے سینے پر رکھا۔ دھڑکن کی آواز معدوم تھی۔ سانسوں کی آمد و رفت بھی منقطع تھی۔ برنارڈ نے ہچکی لی۔ ''میڈیلن!'' رنج و الم نے اس کی رگ رگ کو توڑ ڈالا۔

لفظ میڈیلن کی بازگشت ختم نہیں ہوئی تھی کہ عقب میں دبے قدموں کی آہٹ ابھری۔ برنارڈ گھوما اور ششدر رہ گیا۔ وہ اپنی جانب اٹھے پسٹل کو گھور رہا تھا۔ پسٹل میڈیلن کا تھا...... ہتھیار بدست کو دیکھ کر وہ دریائے حیرت میں ڈوب گیا۔

''کیوں؟'' اس نے سوال کیا۔

جواب گولی کی شکل میں آیا۔ خاموش فائر تھا۔ وہ میڈیلن کے قریب جاگرا۔ دم توڑتے ہوئے اس نے اپنی محبوب بیوی کا ہاتھ پکڑنے کی کوشش کی۔

☆☆☆

بکنگھم شائر، انگلینڈ/بیس برس بعد

جارڈن ٹراوسٹوک، انکل ہیو کی آرام دہ نشست میں شیری کا جام لیے بیٹھا تھا۔ مینٹل پیس پہ ارل آف لووٹ کا پورٹریٹ تھا۔

جارڈن کے لیے اس قسم کی دعوتیں غیر دلچسپی کا باعث تھیں۔ وہ جانتا تھا، کس قسم کا اجتماع ہے...... لیکن انکل ہیو اس قسم کی دعوتوں کے دلدادہ تھے۔ آج کا اجتماع سر ریگی اور لیڈی ہیلن وان کے اعزاز میں تھا۔ وہ دونوں پہلے سے ہی انکل ہیو کی جاگیر پر مہمان بنے بیٹھے تھے...... خاص خاص لوگ مدعو کیے گئے تھے جن کی آمد کا سلسلہ شروع ہونے والا تھا۔ متوقع مہمانوں کے عہدوں کے پیشِ نظر ایک یادگار رات سر پر تھی۔ انکل ہیو، ایم آئی سکس سے ریٹائر ہو چکے تھے۔ انکل کے سابقہ ساتھیوں کو مدعو کیا گیا تھا۔ چند اہم شخصیات پیرس سے آرہی تھیں۔ لندن کی معاشی کانفرنس میں شرکت کے باعث وہ لندن پہنچ چکی تھیں۔ خفیہ کے اہلکاروں کی موجودگی بھی لازم تھی۔ نیز ڈپلومیٹس کے بغیر پارٹی مکمل نہیں ہوسکتی تھی۔

''جارڈن، میری مدد کرو۔'' انکل ہیو نے اسٹڈی میں قدم رکھا۔ انہوں نے ٹکسیڈو سوٹ زیب تن کیا ہوا تھا اور نک ٹائی سے الجھ رہے تھے۔ جارڈن نے اٹھ کر ٹائی کی ناٹ درست کی۔

''تمہاری بہن کہاں ہے؟'' انکل نے استفسار کیا۔

''آپ جانتے ہیں، وہ ایسی پارٹیوں سے بھاگتی ہے پھر نکل گئی باہر کہیں شہسواری میں مگن ہوگی۔'' جارڈن نے جواب دیا۔

''ڈیوس کو بھیجو، اُسے لے کر آئے۔'' انکل نے کلاک پر نگاہ ڈالی۔

اسی وقت سر ریگی اسٹڈی میں نظر آئے۔ ریگی کی بیوی ہیلن گویا اس کے تعاقب میں پیچھے پیچھے آئی تھی۔ دونوں کے منہ بنے ہوئے تھے۔ جارڈن سمجھ گیا کہ پھر کوئی کھٹ پٹ ہوئی ہے۔ وہ ڈیوس کے لیے باہر نکل گیا۔ سر ریگی اور لیڈی ہیلن کی جوڑی خاصی غیر متوازن تھی۔ جارڈن کے نزدیک اسے متوازن بنانے میں ہیلن کی وراثتی دولت نے منتر کی طرح کام کیا تھا۔ وہ دونوں انکل ہیو کے پرانے دوستوں میں شامل تھے۔

باہر نکلتے ہوئے جارڈن نے کھڑکی سے ڈرائیو وے پر نظر ڈالی۔ پہلی لیموزین پہنچ گئی تھی۔ شوفر دروازہ کھول رہا تھا۔ دو مہمان پہنچ گئے تھے...... نینا سدرلینڈ اور اس کا بیٹا۔

☆☆☆

برنیڈا ٹراوسٹوک اپنی سرکش لیکن پالتو گھوڑی فروگی کی پشت پر اُڑی جارہی تھی۔ اس کا گداز لچک دار بدن آگے کی جانب جھکا ہوا تھا۔ چہرہ، گھوڑی کے ایال کو چھو رہا تھا۔ فروگی سرکش تھی تو اکیس سالہ برنیڈا بھی منہ زور اور خودسر......

برنیڈا مہمانوں کی فہرست دیکھ چکی تھی۔ اسے کوئی دلچسپی نہیں تھی۔ اگرچہ وہ آگاہ تھی کہ اسے پارٹی میں شریک ہونا پڑے گا۔ جتنی دور جاسکتی تھی، جانے کے بعد وہ چکر کاٹ کر واپس آئی اور چرچ کے قریب پہنچتے پہنچتے فروگی کی رفتار کم کردی۔ چرچ کے قریب پلاٹ پر آبائی قبرستان تھا۔ وہ گھوڑی سے اتر گئی اور اسے کھلا چھوڑ دیا۔ دھیرے دھیرے وہ ان دو قبروں کی طرف بڑھ رہی تھی جہاں اس کے ماں باپ پہلو بہ پہلو زیرِ زمین ابدی نیند سو رہے تھے۔

قبروں کے سرہانے ماربل کی تختیاں نقش و نگار سے عاری تھیں۔ وہاں محض چند سطور موجود تھیں:

بہشت کے مانند ہم زمین پر بھی ساتھ ہیں۔

برنیڈا گھٹنوں کے بل گھاس پر بیٹھ گئی۔ وہ یہاں سیکڑوں بار آچکی تھی۔ وہ ٹکٹکی باندھے ماں باپ کے ناموں کو گھورتی رہی۔ یادداشت مرتعش تھی۔ حافظہ دھوکا دے جاتا تھا...... اس وقت جارڈن اور وہ بچے ہی تو تھے۔ مٹی مٹی یادیں، دھندلے نقوش۔ ماما کے پرفیوم کی خوشبو۔ ڈیڈی کے پائپ کی مہک...... مسکراہٹیں، قہقہے۔ فرانس کی گڑیا، اٹلی کا میوزک باکس...... مسکراہٹیں، قہقہے...... برنیڈا نے آنکھیں بند کرلیں۔ وقت گزرتا رہا۔ وہ ماضی میں سفر کررہی تھی۔ وقت کا احساس کھو بیٹھی تھی۔ غالباً فروگی نے مالکن کی گردن پر پھونک ماری تھی۔ اس نے ہڑبڑا کے آنکھیں کھولیں اور اٹھ کھڑی ہوئی۔ درختوں کے سائے لمبے ہوگئے تھے۔

برنیڈا نے کاٹھی اور لگام پر ہاتھ ڈالا، جست بھر کے سوار ہوئی اور فروگی کو ایڑ لگائی۔ فروگی نے رفتار پکڑنے میں وقت ضائع نہیں کیا۔ برنیڈا، گھوڑی کے جسم کا حصہ بن گئی تھی۔ لگ رہا تھا، گھوڑی سوار کے بغیر دوڑ رہی ہے۔ تاخیر ہو گئی تھی۔ شارٹ کٹ کے لیے برنیڈا نے راستہ تبدیل کیا۔ مجبوراً جلد ہی اسے سڑک پر آنا پڑا۔ ٹاپو کی آواز تبدیل ہو گئی۔ ایک موڑ مڑتے ہی برنیڈا کی آنکھوں میں سرخی لہرائی۔ فروگی نے ہنہنا کر رخ پھیرا اور دونوں پچھلی ٹانگوں پر کھڑی ہوگئی۔ ساتھ ہی گاڑی کے ٹائر چیخے تھے۔ جھٹکا کھا

کر برنیڈا سنبھلتے سنبھلتے بھی نیچے جا گری۔ اس کا ردِعمل متاثر کن تھا۔ وہ لوٹ لگا کر گیند کے مانند اچھل کے کھڑی ہو گئی اور بھڑکی ہوئی گھوڑی کی لگام تھام لی۔
گاڑی کا دروازہ کھل کر بند ہوا۔
''قریب مت آنا۔'' برنیڈا پھنکاری۔
''تم ٹھیک ہو؟'' ایک شائستہ مردانہ آواز آئی۔
''میں ٹھیک ہوں۔'' وہ تڑخی۔ اس کا غصہ کم نہیں ہوا تھا۔
''اور تمہارا گھوڑا؟''
''گھوڑا؟''
''یہ گھوڑا ہے نا؟'' مرد کی آنکھوں میں شرارت نظر آئی۔
برنیڈا نے پہلی مرتبہ اس کی طرف دیکھا۔
''ہاں، وہ بھی ٹھیک ہے۔ لیکن......''
''لیکن وہ گھوڑی ہے۔ میں سمجھتا ہوں۔'' اس نے شریر لہجے میں کہا۔
برنیڈا نے مسکراہٹ دباتے ہوئے اسے غور سے دیکھا۔ سیاہ آنکھیں، سیاہ بال، عمر چالیس کے لگ بھگ۔ لہجہ امریکی، چوڑے شانے...... سیاہ ٹائی، ٹکسیڈو جیکٹ۔ آنکھوں میں شرارت اور اعتماد۔ وہ ایک وجیہہ شخص تھا۔
''میں معذرت خواہ ہوں...... میں عجلت میں تھا۔''
''یہ سڑک کار بھگانے کے لیے نہیں ہے۔ کسی کو نہیں معلوم ہوتا کہ اگلے موڑ پر کیا چیز ہے۔'' برنیڈا نے گھوڑی کی گردن تھپکتے ہوئے نخوت سے کہا۔
''ٹھیک کہتی ہو۔ کم از کم اس موڑ کے بارے میں، میں جان گیا ہوں۔'' وہ دلچسپی سے سبز آنکھوں والی طرح دار حسینہ کو یک ٹک دیکھے جا رہا تھا۔ ''دراصل چیٹ وِنڈ جاتے ہوئے مجھے دیر ہو گئی تھی۔''
برنیڈا چونک اٹھی۔ ''چیٹ وِنڈ جا رہے ہو؟''
''ہاں، کیوں؟ بیٹھ جاؤں کیا؟'' اس نے گھوڑی کی طرف اشارہ کیا۔
برنیڈا اندر ہی اندر اس کے اندازے پر حیرت زدہ رہ گئی۔ اس نے گھوڑی کی طرف پھر اجنبی کو دیکھا۔ ''یہ تمہیں گرا دے گی۔''
''خود تو گر کے اٹھ گئی ہو۔ میں کھڑے کھڑے گرا جا رہا ہوں۔'' وہ بڑبڑایا۔
''خود کلامی بند کرو۔''
''وہ چیٹ وِنڈ؟''
''واپس جاؤ، تم نصف میل پہلے ہی مڑ کر اس طرف آ گئے ہو۔'' وہ اچھل کر فروگی پر سوار ہو گئی۔ ''موڑ پر دیودار کے درخت لگے ہیں۔''
''تمہیں یقین ہے، تم زخمی نہیں ہو؟'' اس نے ہانک لگائی۔
''میں اتنی نازک نہیں ہوں۔''
''کتنی نازک ہو؟''
جواباً برنیڈا نے مسکرا کر گھوڑی کو ایڑ لگائی۔ جاتے جاتے وہ ہاتھ ہلانا نہیں بھولی تھی۔

☆☆☆

رچرڈ وولف، کرائے کی سرخ ''موریس گیرتج'' کے پاس کھڑا اس پارا صفت، آفت کی پرکالہ کو جاتے دیکھ رہا تھا۔ سرپٹ دوڑتی گھوڑی پر دوشیزہ کی سیاہ زلفیں ہوا میں لہرا رہی تھیں۔ آناً فاناً وہ غائب ہو گئی۔ رچرڈ اس کا نام بھی نہ جان سکا تھا۔ وہ لارڈ لووٹ سے معلوم کرے گا کہ اس کی جاگیر پر یہ کون جادوگر حسینہ دندناتی پھر رہی ہے۔ لباس سے وہ کوئی دیہاتی لڑکی ہی معلوم ہوتی تھی لیکن انداز اور تیور...... نخوت، بانکپن...... عشوہ طرازی۔ وہ کوئی اور ہی چیز تھی۔ رچرڈ، اول سمجھا کہ وہ اسے زخمی کر بیٹھا ہے لیکن وہ گرتے ہی گیند کے مانند ٹپا کھا کے اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔ ٹھیک کہتی تھی، وہ اتنی نازک نہیں تھی۔ اس کی شہ سواری میں بھی کلام نہیں تھا۔ البتہ وہ اس بات سے بےخبر تھی کہ گری تو سیدھی رچرڈ کے دل کے آنگن میں آن گری تھی۔ پینتالیس سالہ زندگی میں رچرڈ وولف کبھی کسی سے اس طرح متاثر نہیں ہوا تھا۔
اس نے موریس گھمائی۔ ہر موڑ پر وہ محتاط تھا۔ کوئی بکری یا گائے نہ سامنے آ جائے یا پھر شہ سوار ایک اور جادوگرنی......
بالآخر وہ اس موڑ تک پہنچ گیا جس کی نشاندہی سبز آنکھوں والی قاتل ادا لڑکی نے کی تھی۔ وہاں دیودار کے درختوں کی قطار تھی۔ وہ محسوس کر رہا تھا کہ اس کی پُرخطر زندگی میں ایک نرم رُو خوشبودار جھونکا در آیا ہے۔
وہ سڑک پر مکان کی جانب جا رہا تھا۔ مکان کیا، حویلی یا قلعہ تھا۔ سڑک کے دونوں جانب درختوں کی قطار تھی۔ حویلی ہیوٹراوسٹوک کی جاگیر کا ایک چھوٹا سا حصہ تھی۔ ہیوٹراوسٹوک نے ایم آئی سکس کے قلب میں چالیس سال گزارے تھے۔ وہ خاندانی رئیس تھا۔ اب ریٹائرمنٹ کے مزے اُڑا رہا تھا۔ ضرورت نہ ہونے کے باوجود ایم آئی

سکس میں وہ اپنی افتادِ طبع کے باعث گیا تھا۔

☆☆☆

بال روم میں رچرڈ وولف نے متعدد شناسا چہرے دیکھے۔ ایک درجن سے زیادہ مہمان پہنچ چکے تھے۔ آمد کا سلسلہ جاری تھا۔ امریکی سفیر کو اس نے فوراً پہچان لیا تھا۔ فرانچ وزیر مالیات فلپ سینٹ پیری، ریگی وان کے ساتھ محوِ گفتگو تھا۔ ریگی وان، لندن بینک کے پیرس ڈویژن کا سربراہ تھا۔ قریب ہی اس کی بیوی ہیلن وان بے نیازی کا مظاہرہ کر رہی تھی۔ گویا شوہر کو نظر انداز کر رہی تھی۔ رچرڈ حیران تھا کہ وہ اس عورت کو کب اپنے شوہر کے ساتھ خوش و خرم دیکھ سکے گا۔ ایک نسوانی قہقہے نے اس کی توجہ کھینچی۔ وہ فرانچ سفیر کی بیوہ نینا سدرلینڈ تھی۔ وہ گردن سے ٹخنوں تک قیمتی سبز ریشمی لبادے میں جھلمل کر رہی تھی۔ عمر ترپن کے قریب ہونے کے باوجود اس نے نسبتاً خود کو فٹ رکھا ہوا تھا۔ ہمراہی میں اس کا بیس سالہ بیٹا انتھونی تھا۔ انتھونی کے بارے میں افواہ تھی کہ وہ آرٹسٹ ہے۔

رچرڈ کسی کو متوجہ کیے بغیر بوفے ٹیبل کی طرف بڑھ گیا۔ بیسٹیل ڈے کی مناسبت سے ٹیبل پر ایفل ٹاور کا مجسمہ رکھا تھا (بیسٹیل ڈے۔ فرانس کا قومی دن۔ جب انقلابِ فرانس کا آغاز ہوا) آج کی رات ہر چیز میں فرنچ کی آمیزش تھی۔ میوزک، شیمپین، چھت کا فانوس، طعام وغیرہ۔

''کیسا انتظام ہے۔ انکل ہیو بھی رنگ بھر دیتے ہیں۔'' ایک آواز آئی۔ رچرڈ نے گردن موڑ کے سنہرے بالوں والے نوجوان کو دیکھا۔ وہ ہاتھ میں شیمپین کا گلاس لیے مسکرا رہا تھا۔

''تم رچرڈ وولف ہو؟'' اس نے دوسرا گلاس رچرڈ کو پکڑایا۔

رچرڈ نے گلاس لیتے ہوئے سر ہلایا۔ ''اور تم......؟''

''جارڈن ٹراوسٹوک، انکل ہیو نے مجھے اشارہ کر دیا تھا۔ انہوں نے تمہیں آتے دیکھ لیا تھا۔''

دونوں نے ہاتھ ملایا۔ رسمی جملوں کے تبادلے کے بعد جارڈن نے سوال کیا۔ ''تم ڈپلومیٹ یا بینکر تو نظر نہیں آتے۔ کہیں تم جاسوس تو نہیں ہو؟''

رچرڈ ہنس دیا۔ ''مجھے توقع تھی اس قسم کے سوال کی۔''

''میری ذاتی دلچسپی ہے ایسے لوگوں میں...... کیسی زندگی ہوتی ہے ان کی؟ کیسے سوچتے ہیں؟ کیا کیا چھپا کے رکھتے ہیں؟ یہاں اس پارٹی میں متعدد لوگ ایسے ہوں گے، انکل ہیو بھی انہی میں سے ایک تھے۔''

''تمہارا اپنا اندازہ کیا ہے؟'' رچرڈ نے کہا۔

''ہونہہ، تم امریکن ہو......''

''ٹھیک ہے۔''

''کارپوریٹ ایگزیکٹو کے برعکس تم لیموزین کے بجائے اپنی گاڑی پر اور شاید کرائے کی گاڑی پر آئے ہو۔''

''یہ بھی ٹھیک ہے۔''

''تم اپنے سراغ رسانی کے کام کو کاروبار کہتے ہو؟''

''شاید ایسا ہے۔''

''پھر میرا اندازہ ہے کہ تمہارا تعلق سی آئی اے سے ہے؟''

رچرڈ نے نفی میں سر ہلایا اور مسکرانے لگا۔ ''میں پرائیویٹ سیکیورٹی کنسلٹنٹ ہوں۔ سکاروف اینڈ وولف، انک۔''

جارڈن بھی مسکرایا۔ ''یہ ایک اچھا پردہ ہے۔''

''نہیں، یہ پردہ نہیں ہے، حقیقت ہے۔ یہاں جتنے ایگزیکٹو نظر آرہے ہیں، ان کو تحفظ درکار ہے۔ آئی آر اے کا ایک بم سب کچھ تباہ کر دے گا۔''

''اوہ، تو تمہیں اس مقصد کے لیے ہائر کیا گیا ہے۔''

''ہاں، ایسا ہی ہے۔'' رچرڈ نے سرسری انداز میں اطراف کا جائزہ لیا۔ اسے اپنے مشاہدے پر ناز تھا۔ اسے یقین تھا کہ وہ برنارڈ اور میڈیلن کے لڑکے سے بات کر رہا ہے۔ ویسی ہی آنکھیں اور نقوش...... پارٹی کا مقام، ہیو ٹراوسٹوک کی موجودگی۔ جارڈن نے جو نام بتایا تھا وہ کہہ رہا تھا کہ اس کا تعلق ٹراوسٹوک فیملی سے ہے۔

دفعتاً جارڈن کی توجہ نئے مہمان کی طرف مبذول ہو گئی۔ رچرڈ نے بھی رخ پھیرا۔ اس نے نوٹ کیا کہ بال روم میں ہونے والی سرگوشیوں کو بریک لگ گیا تھا۔ سب ہی ایک...... طرف متوجہ تھے۔ وہ قیامت، سبک خرام...... بجلیاں گراتی چلی آرہی تھی۔ رچرڈ دنگ رہ گیا۔ وہی طنطنہ، وہی نخوت...... ہر قدم گویا وہاں موجود مردوں کے دلوں پر تھا۔ ریشمی زلفیں اور آسمانی لباس کی سجاوٹ سونے پر سہاگا کا کام کر رہی تھی۔

''یہاں کیسے؟'' رچرڈ نے سرگوشی کی۔

''مطلب؟ تم دونوں مل چکے ہو؟'' جارڈن نے سوال کیا۔

''وہ حادثہ تھا۔'' رچرڈ نے اختصار سے بتایا۔

لڑکی نے قریب سے گزرتے ہوئے باوردی ملازم کی

ٹرے سے شیمپئن کا جام اٹھایا۔ اس کی چال میں کوئی فرق نہیں پڑا تھا۔ بس ٹرے میں سے ایک جام کم ہو گیا تھا۔ اس کی آمد نے محفل کا رنگ ہی بدل دیا تھا۔

''وہ خوش لباس بھی ہے۔'' رچرڈ نے تبصرہ کیا۔

''اچھا...... میں بتاتا ہوں اُسے، تم کیا کہہ رہے ہو۔''

''ارے نہیں، کیا ضرورت ہے۔'' رچرڈ نے جارڈن کو ٹوکا۔

''آؤ تمہارا ٹھیک سے تعارف کراؤں۔'' جارڈن نے حرکت کی۔

قریب پہنچنے سے قبل ہی لڑکی نے دونوں کو دیکھ لیا۔ پہلے جارڈن پھر نگاہ رچرڈ پر گئی۔ شناسائی کی جھلک ابھری اور ڈوب گئی۔ اس کی جگہ محتاط تاثر ابھر آیا۔

اچھی بات نہیں ہے۔ رچرڈ نے سوچا۔ لڑکی کو یاد ہے کہ میری وجہ سے وہ نیچے گری تھی۔

''تو ہم پھر مل رہے ہیں۔'' اس کے انداز میں تہذیب کی جھلک تھی۔

''مجھے امید ہے، تم نے بھلا دیا ہوگا۔''

''نہیں، کبھی نہیں۔'' اس نے کہا اور مسکرا اٹھی۔ کیا دلکش مسکراہٹ تھی۔

''ڈارلنگ، یہ رچرڈ وولف ہے۔'' جارڈن نے تعارف کرایا۔ لڑکی نے ہاتھ بڑھایا جسے رچرڈ نے بلاتامل تھام لیا۔ وہ رچرڈ کی آنکھوں میں دیکھ رہی تھی۔ چند سیکنڈ بعد رچرڈ پر انکشاف ہوا کہ وہ میڈیلن کی بیٹی کی آنکھوں میں دیکھ رہا ہے...... ہاں وہ آنکھیں میڈیلن ٹراوستوک کی تھیں۔

''رچرڈ، یہ میری بہن برنیڈا ٹراوستوک ہے۔''

☆☆☆

وہ حویلی اور اس کے ہنگامے سے دور باغ میں ٹہل رہے تھے۔

''تم انکل ہیو کو کیسے جانتے ہو؟'' برنیڈا نے سوال کیا۔

''برسوں پہلے پیرس میں ملاقات ہوئی تھی۔ پھر طویل عرصے رابطہ منقطع رہا۔ چند سال قبل میں نے اپنی کنسلٹنگ فرم قائم کی تو ایک بار پھر تمہارے انکل سے رابطہ قائم ہو گیا۔''

''جارڈن نے سکاروف اینڈ وولف کے بارے میں بتایا تھا۔ اس کی اصل نوعیت کیا ہے؟''

''کیا مطلب ہوا اس سوال کا؟'' رچرڈ رک گیا۔

''سرکاری یا غیر سرکاری؟''

رچرڈ ہنسنے لگا۔ ''تم دونوں بہن بھائی بہت باریک چھیلتے ہو۔''

''ہم نے سیکھا ہے۔ سرسری اور رسمی باتوں میں سچ چھپ جاتا ہے۔'' برنیڈا نے کہا۔

''تمہیں سچ کی تلاش ہے؟''

''ہم سب ہی سچ جاننا چاہتے ہیں۔''

''میں نے سچ بتایا ہے۔ میرے پارٹنر کا نام نکی سکاروف ہے۔''

''نکی؟ نکولائی سکاروف؟''

''تم جانتی ہو؟''

''پہلے وہ KGB میں تھا۔ عجیب بات ہے، اب وہ تمہارے ساتھ ہے۔'' کچھ دیر کے لیے خاموشی رہی۔

''کیا تم اب بھی سی آئی اے کے لیے کام کرتے ہو؟''

''میں نے کب کہا، میں سی آئی اے کے لیے کام کرتا تھا؟''

''اندازہ لگانا دشوار تو نہیں۔ تمہارا راز میرے پاس راز رہے گا۔''

''مجھے تفتیش پسند نہیں ہے۔'' رچرڈ نے کہا۔

''اگر تمہیں زیرِ تشدد رکھا جائے تو تفتیش کیسی رہے گی؟''

رچرڈ پھر رک گیا۔ ''یہ اس بات پر منحصر ہے کہ تشدد کی نوعیت کیا ہے اور کون کر رہا ہے؟''

''فرض کرو وہ میں ہوں۔'' برنیڈا نے اندازِ دلربائی سے کہا۔

''پھر میں ہر ناکردہ جرم بھی قبول کرلوں گا۔''

''دیکھوں گی، سوچوں گی...... تم خطرناک آدمی لگتے ہو۔''

''ابھی دیکھ لو، ابھی سوچ لو...... تمہارے لیے بے ضرر ہوں۔''

''نہیں صبر کرو۔ آؤ باہر چلتے ہیں۔''

''یہاں بیٹھتے ہیں کچھ دیر۔'' رچرڈ نے سنگی بینچ کی طرف اشارہ کیا۔ ''تم دونوں کو انکل نے پالا ہے؟'' ساتھ ہی اس نے سوال کیا۔

''ہاں...... ماں باپ کے بعد...... اس وقت ہم بہت چھوٹے تھے۔'' برنیڈا نے جواب دیا۔ ''تم کیا جانتے ہو اُن کے بارے میں؟''

''کچھ خاص نہیں۔ وہ اس وقت پیرس میں تھے......''

''انکل ہیو کہتے ہیں کہ وہ ایک خفیہ مشن تھا۔ وہ دونوں فرائض کی انجام دہی کے دوران......'' برنیڈا رک گئی۔
''اس کے علاوہ انکل نے کبھی کچھ نہیں بتایا۔ کسی نے نہیں بتایا۔'' برنیڈا کی آواز میں درد اور شکوہ نمایاں ہو گیا۔ ''ان دنوں میں، والدین کے بارے میں بہت سوچتی رہی ہوں۔''
''کیوں؟''
''کیونکہ ان کی موت وہاں پندرہ جولائی کو آج سے بیس برس پہلے ہوئی تھی اور آج چودہ جولائی ہے۔ تم کچھ بتاؤ گے؟''
''میں اتنا ہی جانتا ہوں کہ جب انہوں نے یہ دنیا چھوڑی، اس وقت وہ پیرس میں تھے۔''
''تم کس کے لیے کام کرتے ہو؟''
''سکاروف اینڈ وولف، انک۔'' رچرڈ نے نرمی سے کہا۔
''غلط کہتے ہو۔'' برنیڈا کھڑی ہو گئی۔

☆☆☆

پیرس میں اس وقت پونے نو بجے تھے۔ ماری سینٹ پیری اپنے بستر میں تھی۔ ریموٹ کنٹرول کی مدد سے ٹی وی پر وہ اپنا پسندیدہ پروگرام تلاش کر رہی تھی۔ محبت، نفرت، اذیت، سکون، حسد، انتقام، وفا اور بے وفائی...... پروگرام کی کہانیاں انہی موضوعات کے گرد گھومتی تھیں۔ ماری کو علم تھا کہ محبت، اذیت، وفا اور بے وفائی کیا ہوتی ہے۔ غصہ جب اسے انتقام کی طرف دھکیلتا تو وہ بے بس ہو جاتی۔ نتائج اسے ڈرا کر پسپا کر دیتے تھے۔ وہ فلپ سے بہت پیار کرتی تھی۔ دونوں نے ساتھ خاصا وقت گزارا تھا۔ ایک کے بعد دوسری وزارت...... انہوں نے سیاست میں ایک کامیاب سفر طے کیا تھا۔
پروگرام تلاش کرتے کرتے وہ خبروں پر رک گئی۔ لندن کی معاشی کانفرنس کا منظر محض پانچ سیکنڈ کا تھا۔ وہ پھر سوچنے لگی کہ اسے فلپ کے ساتھ لندن جانا چاہیے تھا۔ اگرچہ وہ فضائی سفر سے خوف کھاتی تھی پھر بھی یہ بہت اچھا ہوتا۔ دونوں ہوٹل میں ایک ہی کمرے میں ٹھہرتے۔
اچانک دوسرے خیال نے اسے پریشان کر دیا۔ اس کا دل کسی نے مٹھی میں جکڑ لیا۔ وہ یہاں تھی اور فلپ لندن میں۔
کیا وہ وہاں اکیلا ہے؟ ماری اٹھ کر بیٹھ گئی۔ وہ امکانات کا جائزہ لے رہی تھی۔ بالآخر وہ خود کو روک نہ سکی اور فون اٹھا لیا۔ اس نے پیرس میں نینا سدرلینڈ کے اپارٹمنٹ کا نمبر ملایا۔ گھنٹی بجتی رہی، کسی نے نہیں اٹھایا۔ اس نے پھر نمبر ملایا...... پھر ملایا...... اور بند کر دیا۔ وہ فون کو گھورتی رہی۔ تو وہ فلپ کے ساتھ لندن میں ہے۔ ماری کی جگہ وہ فلپ کے ساتھ ہوٹل میں رہے گی۔ ٹی وی پروگرام اس کے ذہن سے نکل گیا۔ اسے نینا کا اپارٹمنٹ چیک کرنا چاہیے۔ ہو سکتا ہے، اس کا وہم ہو...... بالآخر اس نے نینا کا اپارٹمنٹ چیک کرنے کا فیصلہ کر لیا۔ جلدی جلدی لباس تبدیل کیا، چابیاں اٹھائیں۔ خواب گاہ سے نکل کر سیڑھیاں طے کیں اور نیچے لیونگ میں آ گئی۔ بیرونی دروازہ کھولتے ہی باہر کی نیم سرد ہوا چہرے سے ٹکرائی۔ ٹھیک اسی وقت ساعت شکن دھماکا ہوا۔ وہ دروازے سے باہر کی جانب گری۔ سامنے پھیلے ہوئے ہاتھوں نے اس کا سر بچا لیا۔ شیشے کے ٹوٹے ہوئے ٹکڑے اس پر برس رہے تھے۔ آہستہ سے کروٹ لے کر وہ پشت کے بل لیٹ گئی۔ اوپر خواب گاہ کو سرخ، نارنجی شعلے چاٹ رہے تھے۔
وہ بم میرے لیے تھا۔ میرا محبوب جانتا تھا کہ میں اپنا پسندیدہ پروگرام کتنے بجے دیکھتی ہوں......
آگ بجھانے والی گاڑیوں کے سائرن کے ساتھ پولیس ہوٹر کی آواز بھی بلند ہو رہی تھی۔

☆☆☆

انگلینڈ

معزز مہمانانِ گرامی کی گفت وشنید مدھم ہوتے ہوئے سرگوشیوں میں ڈھل گئی۔ دو آوازیں نمایاں تھیں۔ ریگی وان اور ہیلن وان...... ریگی نے حسبِ عادت زیادہ چڑھا لی تھی۔ ہیلن تنبیہ کرتی رہی۔ پھر دونوں میں حسب معمول کھٹ پھٹ شروع ہوئی۔ ریگی خاصا ٹُن تھا اور مزید جام کی خواہش میں مرا جا رہا تھا۔ ہیلن نے صاف انکار کر دیا۔
''ہوش میں رہو، کیوں اپنا مذاق بنا رہے ہو......''
''مم...... میں...... ہوش میں ہوں، ہنی...... لاؤ اِدھر لاؤ۔''
اس وقت برنیڈا وہاں پہنچی۔ اس کے عقب میں رچرڈ تھا۔
''اچھا تم اپنا منہ بند رکھو۔'' ہیلن نے غصے سے کہا۔
''میں نے کیا غلط کہہ دیا...... برنارڈ کو میڈل ملنا چاہیے تھا۔''
''تم کچھ نہیں جانتے، لہٰذا خاموش رہو۔''
''میں جانتا ہوں...... یہاں سب جانتے ہیں۔''

ریگی نے ہاتھ لہرایا۔
''ضروری نہیں ہے کہ ہر کسی کو میڈل دیا جائے۔'' نینا نے مداخلت کی۔
''لیکن ممی اور ڈیڈی نے فرائض کی انجام دہی کے دوران جان قربان کی تھی۔ انہیں اعزاز سے محروم نہیں رکھنا چاہیے تھا۔'' برنیڈا نے تنی ہوئی آواز میں کہا۔
''ان دی لائن آف ڈیوٹی؟'' ریگی بولا۔ ''ایسا نہیں تھا۔'' اس نے بہکی ہوئی آواز میں کہا اور پینڈورا باکس کھل گیا۔ وہاں یک دم سکوت چھا گیا تھا۔ جارڈن نے بہن کو اور برنیڈا نے جارڈن کی طرف دیکھا۔
''کیا بک رہے ہو؟'' برنیڈا نے شستگی کا دامن چھوڑ دیا۔
ریگی نے کھنکھار کر گلا صاف کیا۔ ''ہیو کو چاہیے تھا کہ تم دونوں کو بتا دے۔'' اس نے اِدھر اُدھر دیکھا۔
''کیا بتا دینا چاہیے تھا؟'' جارڈن بھی ضبط نہ کر سکا۔
''پیرس کے اخبارات میں سب چھپ چکا ہے۔ یہ پبلک ریکارڈ کا حصہ ہے، وہ ڈیوٹی کے دوران میں نہیں......''
''ریگی...!'' جارڈن اس کے قریب چلا گیا۔ ''ہمارے والدین کو پیرس میں گولی ماری گئی تھی۔ یہ مرڈر تھا۔ کیا یہ سچ نہیں ہے؟'' اس نے آہستہ آہستہ الفاظ چباتے ہوئے سوال کیا۔
''ہاں......وہ......ہاں ایک مرڈر تھا۔''
''ایک مرڈر۔'' جارڈن نے قطع کلامی کی۔
''کیا ہوا تھا وہاں؟'' برنیڈا نے دانت پر دانت جمائے۔
ہیلن نے ٹھنڈی سانس بھری۔ ''میں نے ہیو سے کہا تھا کہ حقائق دفنانے سے بہتر ہے کہ بتا دیا جائے۔''
برنیڈا، ہیلن کو گھورنے لگی۔ ''انکل نے کیا دفنایا ہے؟''
ہیلن نے ہونٹ سی لیے۔ سکوت کا پردہ نینا نے چاک کیا۔ ''پولیس کے مطابق ایک مرڈر تھا اور دوسری خودکشی......''
''نہیں......ں......!'' برنیڈا کا چہرہ سرخ ہو گیا۔ وہ پلٹی اور بھاگتی ہوئی وہاں سے چلی گئی۔
''دعوت میں شرکت کا بہت شکریہ۔'' جارڈن نے سرد لہجے میں کہا اور بہن کے پیچھے نکل گیا۔ اس نے برنیڈا کو سیڑھیوں کے قریب جا لیا۔

''جارڈن، یہ جھوٹ ہے۔''
''ہاں میری بہن، یہ لوگ بکواس کر رہے ہیں۔''
''لیکن کیوں؟''
''افواہیں......''
''انکل ہیو، کہاں ہیں؟''
''دوسری منزل پر ہوں گے۔'' جارڈن نے جواب دیا۔
''آؤ، ہمیں اس معاملے کو سیدھا کرنا ہے۔'' برنیڈا کی آواز میں ارادے کی صلابت تھی۔
سیڑھیاں چڑھ کر وہ انکل کی اسٹڈی میں چلے گئے۔ انکل ہیو ہنگامی انداز میں کسی سے فون پر بات کر رہے تھے۔ برنیڈا کی آواز پر انہوں نے توجہ نہیں دی۔ پشت ان دونوں کی جانب تھی۔
''کلاڈ، ٹائمنگ حیرت انگیز ہے اور تم کہہ رہے ہو کہ یہ حادثہ نہیں ہے؟''
''ہاں......ٹھیک ہے۔''
''کیسے ہو سکتا ہے؟ اوہ گاڈ، میں فلپ کو بتاتا ہوں۔ اسے واپس جانا پڑے گا۔'' ہیو نے فون بند کر دیا۔ وہ پلٹے تو تاثرات بکھرے ہوئے تھے۔
''کیا بات ہے؟''
''کیا آپ ممی اور ڈیڈی کے بارے میں سچائی بتائیں گے؟'' برنیڈا نے ابتدا کی۔
انکل ہیو کی پیشانی شکن آلود ہو گئی۔ ''کیا باتیں کر رہے ہو؟''
''آپ نے کبھی نہیں بتایا کہ دونوں میں سے کسی نے خودکشی کی تھی؟''
''تمہیں کس نے بتایا؟'' انکل کا موڈ بدل گیا۔
''نینا سدرلینڈ، ریگی، ہیلن...... بلکہ لگتا ہے ہم دونوں کے علاوہ ساری دنیا جانتی ہے۔''
انکل ہیو نے خاموشی اختیار کی اور دروازے کا رخ کیا۔
''انکل یہ جھوٹ ہے؟''
''ہم پھر بات کریں گے اِس موضوع پر۔''
''انکل بتائیں، یہ جھوٹ ہے۔'' برنیڈا روہانسی ہو گئی۔ ہیو کے قدم تھم گئے۔ ''میں نے کبھی اس بات پر یقین نہیں کیا۔'' ہیو نے کہا۔ ''برنارڈ، میڈیلن کو خراش تک نہیں پہنچا سکتا تھا۔'' انکل کی آواز بوجھل سی ہو گئی۔ ''پلیز، ہم پھر بات کریں گے جب سب چلے جائیں گے۔'' وہ باہر نکل

گئے۔

بہن، بھائی ایک دوسرے کا منہ دیکھ رہے تھے۔

''ڈیئر گاڈ، جارڈی...... یہ سچ ہے۔'' برنیڈا کا رنگ فق تھا۔

☆☆☆

رچرڈ بال روم میں ہی تھا۔ اس نے برنیڈا اور جارڈن کو آگے پیچھے روانہ ہوتے دیکھ لیا تھا۔ کچھ گڑبڑ تھی لیکن وہ صحیح اوراک نہ کر سکا۔ وہ ان دونوں کے پیچھے جانے کا ارادہ باندھ رہا تھا، جب اس نے ہیلن کو اپنی طرف حرکت کرتے دیکھا۔ اس کا سر دائیں بائیں ہل رہا تھا۔

''بہت برا ہوا۔'' وہ بڑبڑا رہی تھی۔ ''خود پر قابو نہ ہو تو زیادہ نہیں پینا چاہیے۔''

''کیا برا ہو گیا؟''

''ان دونوں کو برنارڈ اور میڈیلن کی حقیقت معلوم ہو گئی ہے۔''

''کس نے بتایا؟'' رچرڈ نے سوال کیا۔

''نینا، لیکن غلطی ریگی کی ہے۔ وہ ہوش میں نہیں تھا۔''

''مجھے جارڈن اور برنیڈا سے بات کرنی چاہیے۔'' رچرڈ نے دروازے کی طرف دیکھا۔

''نہیں۔ یہ ان کے انکل کی ذمے داری ہے۔ انہیں کرنے دو۔''

رچرڈ نے کچھ سوچ کر اثبات میں سر ہلا دیا۔

''ٹھیک کہتی ہو۔ اس کے بجائے مجھے نینا کا گلا گھونٹنا چاہیے۔''

''میرے شوہر (ریگی) کی گردن دباؤ، اجازت ہے۔'' ہیلن نے کہا۔

رچرڈ گھوما اور ہیو ٹراوسٹوک نے بال روم میں قدم رکھا۔ وہ رچرڈ کی طرف ہی آ رہا تھا۔ رچرڈ کی چھٹی حس نے ٹہوکا دیا۔

''فلپ کہاں ہے؟'' ہیو نے سپاٹ لہجے میں سوال کیا۔

''مجھے یقین ہے کہ وہ گارڈن میں ہوگا۔'' ہیلن نے کہا۔ ''خیریت ہے؟''

''ساری شام برباد ہو گئی...... پیرس سے کال آئی ہے۔ فلپ کی رہائش گاہ پر بم پھٹا ہے۔''

رچرڈ چونک اٹھا۔

''او مائی گاڈ۔'' ہیلن کی دہشت آمیز سرگوشی سنائی دی۔ ''کیا ماری......''

''ماری، اسپتال میں ہے۔ ٹھیک ہے۔''

''قاتلانہ حملہ؟'' رچرڈ نے سوال کیا۔

ہیو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

☆☆☆

آدھی رات کے بعد انکل اور جارڈن نے برنیڈا کو تلاش کر لیا۔ وہ ایک غیر استعمال شدہ بند کمرے میں تھی۔ وہ اس کی ماں کا کمرا تھا۔ ماں کا ٹرنک کھول کر اس نے تمام اشیا بکھیر دی تھیں۔ بیشتر اشیا غیر اہم تھیں۔ وہ ان کے ساتھ کھیل رہی تھی۔ باتیں کر رہی تھی۔

انکل ہیو اُس کے قریب کرسی پر بیٹھ گئے۔

''برنیڈا۔'' انہوں نے نرمی سے کہا۔ ''وقت آ گیا ہے۔''

''وقت بہت پہلے آ جانا چاہیے تھا۔''

''تم دونوں اس وقت بہت چھوٹے تھے اور حقائق تکلیف دہ تھے۔''

''اب زیادہ اذیت ہو گی۔'' برنیڈا نے انکل کی طرف نہیں دیکھا۔ ''ڈیڈی، ممی سے بہت پیار کرتے تھے۔ انہوں نے کبھی ممی کو تکلیف نہیں پہنچائی۔ مجھے یاد ہے۔'' اس نے اچانک نظریں اٹھائیں۔ اس کی نگاہوں میں آگ تھی۔

انکل نے نظریں چرائیں۔

''مجھے بھی یاد ہے۔'' جارڈن نے کہا۔

انکل نے عینک اتار کر آنکھیں مسلیں اور تھکے تھکے انداز میں بولے۔ ''سچائی اور بھی زیادہ تلخ ہے۔''

''ایک مرڈر اور ایک خودکشی...... اس سے زیادہ تلخ اور کیا ہوگی۔''

''میرے آفس میں پہلے تم فائل دیکھ لو، چلو اٹھو۔''

وہ ایم آئی سکس کی کلاسیفائڈ فائل تھی۔ جس پر برنارڈ اور میڈیلن ٹراوسٹوک کا نام لکھا تھا۔

''مجھے اس پر یقین نہیں ہے، نہ میں تمہیں یہ دکھانا چاہتا تھا۔'' انکل نے اداسی سے کہا۔ وہاں گہرا سکوت چھا گیا۔ اسی خاموشی میں برنیڈا نے فائل کھولی۔ جارڈن بھی دیکھ رہا تھا۔ پیرس پولیس رپورٹ کی نقول تھیں۔ گواہان کے بیانات اور تصاویر...... مرڈر سین۔ اخذ کردہ نتائج کے مطابق برنارڈ نے کلوز رینج سے میڈیلن کو تین گولیاں ماری تھیں۔ پھر گن اپنے سر پر رکھ کے ٹریگر دبا دیا تھا۔ خوفناک تصاویر کا مشاہدہ ناقابلِ برداشت تھا۔ برنیڈا تیزی سے آگے بڑھتی گئی۔ پھر ایک رپورٹ پر رک گئی۔ رپورٹ فرنچ

خفیہ محکمے کی جانب سے تھی۔
''ناممکن!'' وہ بڑبڑائی۔
رپورٹ کے مطابق برنارڈ کے ساتھ بریف کیس تھا جس میں نیٹو کی خفیہ فائلز تھیں۔ فائلز میں اتحادی افواج کے ہتھیاروں کی تفصیل تھی۔ ان فائلز کو سفارت خانے کی حدود سے باہر نہیں نکلنا چاہیے تھا۔
''یہ کیسے تصدیق ہوا کہ فائلز ڈیڈی نے نکالی تھیں؟''
''برنارڈ کو رسائی حاصل تھی۔ وہ نیٹو اور ہماری ایجنسی کے درمیان رابطہ تھا۔ کئی ماہ سے ایسی دستاویزات مشرقی جرمنی میں پہنچائی جارہی تھیں۔ پہنچانے والے کا کوڈ نیم ''ڈیلفی'' تھا۔ ہمیں علم ہوگیا تھا لیکن ہم کالی بھیڑ تک پہنچنے میں ناکام رہے پھر دستاویزات برنارڈ کی باڈی کے قریب دریافت ہوئیں۔''
''اور آپ نے سوچا کہ ڈیڈی ہی دراصل ''ڈیلفی'' تھے۔'' جارڈن نے کہا۔
''نہیں، یہ نتیجہ فرنچ خفیہ نے اخذ کیا تھا۔ مجھے اتفاق نہیں تھا۔ تاہم میں اسے متنازعہ بھی نہیں بنا سکتا تھا۔''
''لیکن آپ نے کبھی اس پر دل سے اعتبار نہیں کیا؟'' برنیڈا نے کہا۔
''میں ثبوت وشواہد کو چیلنج نہیں کرسکتا تھا جو کہہ رہے تھے کہ ڈیلفی کو پہچان لیا گیا ہے اور برنارڈ نے بے عزتی پر موت کو ترجیح دی۔ ہاں، میں نے کبھی اسے بطور ڈیلفی تسلیم نہیں کیا۔ ڈیلفی کی تلاش بھی رک گئی۔ ایم آئی سکس میں میرے چند سال بچے تھے۔ میں برنارڈ کا بھائی تھا۔ میں نے کیریئر کی وجہ سے خاموشی اختیار نہیں کی تھی بلکہ کوئی راستہ ہی نہیں بچا تھا۔ میں سمجھتا تھا کہ ایم آئی سکس میں کتنے ہی لوگ رپورٹ سے خاموش اختلاف رکھتے تھے۔ برنارڈ کے خون میں غداری شامل نہیں تھی۔ یہ گہری سازش تھی۔ کسی نے سچائی چھپانے کے لیے ان دونوں کو ختم کردیا۔'' ہیو کی آواز بھرا گئی۔
''آپ نے کچھ بھی نہیں کیا؟''
''وہ میرا بھائی تھا جو کرسکتا تھا، میں نے کیا۔ کلاڈ ڈامیر پیرس آپریشن کا چیف تھا۔ اس وقت وہ آئی ایم سکس کے ساتھ رابطے میں تھا۔ میں نے اس سے تبادلہ خیال کیا اور اسے قائل کیا کہ وہ نئے زاویے سے تفتیش کرے۔ تاہم دوسری بار بھی کوئی مثبت نتیجہ برآمد نہیں ہوا۔''
''یقیناً کلاڈ ڈامیر ایک ایڈیٹ ہے۔ اور یہ میں خود جاکر اُسے بتاؤں گی۔'' برنیڈا جنگلی بلی کے مانند غرائی۔

''کہاں جارہی ہو؟''
''سامان پیک کرنے...... جارڈی تم چل رہے ہو؟''
''کہاں جاؤ گی؟'' انکل ہیو نے پریشانی سے کہا۔
''پیرس۔''

☆☆☆

صبح چھ بجے فون کی گھنٹی نے رچرڈ وولف کی نیند میں خلل ڈال دیا۔
''وہ دوپہر کی فلائٹ پر پیرس کے لیے بک ہیں۔'' کلاڈ کی آواز آئی۔ ''میرے دوست نئی مصیبت کھڑی ہونے والی ہے۔''
رچرڈ اٹھ کے بیٹھ گیا۔ ''کیا کہنا چاہ رہے ہو؟ کون پیرس جارہا ہے؟''
''برنیڈا اور جارڈن۔ ہیو کی کال آئی تھی۔''
''وہ بالغ ہیں۔ کہیں بھی جاسکتے ہیں۔'' رچرڈ دوبارہ لیٹ گیا۔
''وہ دونوں برنارڈ اور میڈیلن کے لیے آرہے ہیں۔''
''بہت خوب! ہیو نے روکا نہیں؟'' رچرڈ نے پوچھا۔
''کوشش کی تھی لیکن وہ لڑکی...... بہت ضدی ہے، تم تو مل چکے ہو؟''
''ہاں خاصی اڑیل ہے۔ ماں پر گئی ہے۔ بہرحال وہ کتنا جان گئی ہے؟'' رچرڈ نے سوال کیا۔
''اس نے میری رپورٹ دیکھ لی ہے اور ڈیلفی کے بارے میں پڑھ لیا ہے۔ ظاہر ہے وہ خطروں کو دعوت دے رہے ہیں، ہیو دونوں بچوں کے تحفظ سے متعلق فکرمند ہے...... میں خود بھی پریشان ہوں۔''
''اچھا فلپ کے گھر پر دھاکے کا کیا ہوا؟''
''ماری فلپ کی قسمت اچھی تھی۔ وہ بچ گئی ہے۔''
''کسی نے ذمّے داری قبول کی ہے؟'' رچرڈ نے جاننا چاہا۔
''ہاں، ایک گروپ کی جانب سے کال آئی تھی جو خود کو کاسمک سولیڈیریٹی کا نام دیتا ہے۔''
''نیا نام ہے۔'' رچرڈ نے تبصرہ کیا۔ ''اچھا یہ بتاؤ کہ انکل کے بچوں کے لیے کیا کرسکتے ہو؟''
''وہ مجھ پر بھروسا نہیں کریں گے۔ وہ فائل میں میری رپورٹ دیکھ چکے ہیں۔ لیکن یہ کام تم کرسکتے ہو۔''
''باڈی گارڈ بن جاؤں؟''

"میں جانتا ہوں۔تم کچھ نہ کچھ کر سکتے ہو۔"

"کیوں؟ انکل نے کہا ہے کچھ؟" رچرڈ نے استفسار کیا۔

"نہیں، میں کہہ رہا ہوں۔"

"ایک ہی بات ہے۔"

☆☆☆

واپسی کے سفر میں ریگی اور ہیلن وان، نینا سدرلینڈ اور اس کے بیٹے انتھونی کے ساتھ ائرفرانس میں تھے۔ موضوع گفتگو ٹراوسٹوک فیملی ہی تھی۔ دونوں خواتین ایک دوسرے کو موردِالزام ٹھہرا رہی تھیں جبکہ ریگی وان نے چپ سادھ لی تھی۔ اصل ذمے داری اسی پر تھی۔

"بہرحال ایک دن تو ان دونوں کو پتا چلنا ہی تھا۔ اچھا ہی ہوا۔" نینا نے موضوع بدلنا چاہا۔

"لیکن رزلٹ کیا نکلا۔ وہ دونوں پیرس جا رہے ہیں۔" ہیلن کراہی۔

نینا نے شانے اچکائے۔ "کیا حاصل؟ عرصہ بیت گیا ہے۔"

"عرصہ بیت گیا...... لیکن کچھ نکل آیا تو متاثر تم کو ہونا ہے۔" ہیلن بڑبڑائی۔

نینا نے آنکھیں دکھائیں۔ "کیا مطلب ہے؟"

"اوہ، نہیں...... کچھ نہیں۔"

"نہیں، بتاؤ...... کیا کہہ رہی تھیں تم؟"

"کچھ نہیں کہہ رہی تھی۔ دفن کرو۔" ہیلن بھی چیخ پڑی۔

نینا، اسے گھورتی ہوئی اٹھی اور دوسری طرف چلی گئی۔ انتھونی بھی اٹھ گیا۔

"مادر، تم ٹھیک ہو؟"

نینا کی تیوریوں پر بل پڑے ہوئے تھے۔ "مردود ریگی کا کیا دھرا ہے...... وہ کتیا بھی ٹھیک کہتی ہے۔ کچھ ہوا تو میں ہی پھنسوں گی۔"

"یہ کیسے ممکن ہے؟ بیس برس بعد؟" انتھونی نے کہا۔

"کیا کہہ سکتے ہیں؟"

☆☆☆

برنیڈا، پیرس رٹز کے سویٹ میں کھڑکی سے باہر دیکھ رہی تھی۔ وہ، پیرس اپنی دو سہیلیوں کے ہمراہ آٹھ سال پہلے آئی تھی...... دروازے کی آواز پر وہ مڑی۔ متصل سویٹ کی کنکٹنگ ڈور سے جارڈن اندر آرہا تھا۔

"کلاڈ ڈامیر نے بالآخر کال ریٹرن کی ہے۔ وہ دھماکے کی تفتیش میں لگا ہوا ہے۔ تاہم وہ ملنے کے لیے تیار ہے۔"

"کب؟"

"ایک گھنٹے میں۔"

سات بجے، دونوں لی پٹٹ زنک کے بوتھ میں بیٹھے تھے۔ کلاڈ ڈامیر بیس منٹ تاخیر سے پہنچا تھا۔ کانوں کے قریب اس کے بال سفید تھے۔ ہاتھ میں بریف کیس تھا۔ وہ تنہا نہیں تھا۔ برنیڈا نے اپنی حیرانگی کو چھپالیا۔ دوسرا آدمی رچرڈ وولف تھا۔

"ہیلو رچرڈ۔" وہ بے تاثر لہجے میں بولی۔ "تم یہاں کیسے؟"

"بس اتفاق ہی ہے۔ کل تک مجھے بھی نہیں پتا تھا۔"

چاروں آپس میں متعارف ہونے کے بعد بیٹھ گئے۔ کلاڈ نے آرڈر دیا۔

"جب مجھے علم ہوا کہ رچرڈ لندن میں ہے تو مجھے خیال آیا کیوں نا اس کے تجربے سے مستفید ہوا جائے۔" کلاڈ نے بتایا۔

"اس کا مطلب فلپ کی رہائش گاہ پر دھماکے سے ہے۔" رچرڈ نے وضاحت کی۔ "میں کئی برسوں سے دہشت گرد تنظیموں کا مشاہدہ کرتا رہا ہوں۔"

"یہاں کون ملوث ہے؟" جارڈن نے سوال کیا۔

"نیا نام ہے۔ کاسمک سولیڈیریٹی۔ بہرحال میرا وزٹ ضائع نہیں گیا۔ تم لوگوں سے ملاقات ہوگئی۔"

"مطلب پر آتے ہیں۔" برنیڈا نے کلاڈ کو دیکھا۔ "انکل نے بتایا ہوگا کہ ہم یہاں کیوں ہیں؟"

"میں واقف ہوں۔ فائل پڑھ لی؟"

"کورٹو کور۔" جارڈن نے جواب دیا۔ کچھ دیر تینوں کے درمیان سوال جواب ہوتے رہے۔ کلاڈ نے مضبوط شواہد کے ساتھ وضاحت پیش کی تھی۔

"محرک کہاں گیا؟" برنیڈا نے سوال کیا۔ "ڈیڈی اپنی محبت کا خون کیوں کریں گے؟"

"محبت محرک ہوسکتی ہے۔ محبت یا پھر کھوئی ہوئی محبت...... ممکن ہے میڈیلن کسی اور کو......"

"ناممکن......" برنیڈا کے جبڑے بھنچ گئے۔ "ممی، صرف ڈیڈی سے محبت کرتی تھیں...... اور بہت زیادہ۔"

کلاڈ نے نگاہ نیچی کر کے کہا۔ "تم نے مالک مکان ریڈو کا بیان نہیں پڑھا۔"

برنیڈا اور جارڈن نے الجھن سے ایک دوسرے کو

دیکھا۔
''ریڈو؟ فائل میں ایسا کچھ نہیں تھا۔''
''میں نے اسے فائل میں شامل نہیں کیا تھا۔ میری صوابدید تھی۔''
صوابدید۔ برنیڈا نے سوچا۔ کچھ چھپانے کی کوشش کی گئی تھی۔
''وہ فلیٹ، ریڈو کی ملکیت میں تھا۔ اس نے اسکارلیٹی کو کرائے پر دیا ہوا تھا۔ میڈیلن وہاں ہفتے میں ایک یا دو بار ضرور آتی تھی۔ وہاں آنے کا مقصد......'' کلاڈ نے جملہ ادھورا چھوڑ دیا۔
''آنے کا مقصد آشنا سے ملنا تھا۔'' جارڈن نے کھردرے لہجے میں جملہ مکمل کیا۔
''فلیٹ کے مالک کے بیان کے مطابق میڈیلن اور اسکارلیٹی ایک ہی عورت کے دو نام تھے۔ یہ حقیقت باڈی دریافت ہونے پر ریڈو پر منکشف ہوئی۔ جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ میڈیلن نے فلیٹ اسکارلیٹی کے نام سے کرائے پر لیا ہوا تھا جسے وہ ملاقات کے لیے......'' وہ پھر چپ ہو گیا۔
''میرے پاس ریڈو کا تحریری بیان موجود ہے۔''
''ہمیں ریڈو سے بالمشافہ ملنا پڑے گا۔'' برنیڈا نے بمشکل خود پر قابو پایا۔
''یہ ممکن نہیں ہے۔'' کلاڈ نے کہا۔ ''وہ عمارت کئی مرتبہ فروخت ہو چکی ہے۔ ریڈو بھی ملک چھوڑ چکا ہے۔ نہیں معلوم کہاں ہوگا۔''
دونوں بہن بھائی سکتے کی حالت میں گنگ بیٹھے تھے۔ دونوں کا ذہن اذیت ناک خیالات میں الجھا ہوا تھا۔ ماں کا کوئی آشنا تھا جس سے وہ ریو میراج کے نمبر پانچ فلیٹ میں ملاقات کرتی تھی۔ باپ کو پتا چلا تو اس نے اپنی محبت کا خون کر کے خودکشی کر لی...... برنیڈا کے دماغ کا ہر خلیہ چیخ رہا تھا کہ ایسا نہیں ہو سکتا۔ اس نے رچرڈ کی طرف دیکھا جس کی آنکھوں میں ہمدردی کی خفیف سی رمق تھی۔ کیا وہ بھی یقین کر بیٹھا ہے؟ معاً اسے غصہ آیا کہ وہ ان کے خاندان کے ایک شرمناک راز سے آگاہ ہو گیا ہے۔
بیپ کی آواز پر کلاڈ نے پیجر نکالا۔ ''معذرت خواہ ہوں، مجھے جانا پڑے گا۔ دھماکے والا کیس وقت مانگ رہا ہے۔''
''تم نے ڈیلفی کے بارے میں کوئی بات نہیں کی؟'' جارڈن نے اعتراض کیا۔
''جلد ہی میں اس پر بات کروں گا۔'' وہ کھڑا ہو گیا۔
''اس نے چند خوفناک باتیں کیں اور بم کا بہانہ کر کے نکل گیا۔ بظاہر اس نے ہمیں خوف زدہ کر دیا ہے کہ ہم اپنی تفتیش روک دیں۔ مزید یہ کہ مالک مکان بھی غائب ہے۔ ہم کہاں سے شروع کریں گے؟ کیا میں غلط سوچ رہی ہوں؟'' برنیڈا نے رچرڈ کو سوالیہ نظر سے دیکھا۔
''تم یہ سوال مجھ سے کیوں کر رہی ہو؟''
''کیونکہ تم دونوں ایک دوسرے کو بہتر جانتے ہو۔''
''کلاڈ خفیہ باتیں ظاہر نہیں کرتا۔ لیکن وہ اپنے دوستوں کو بھولتا بھی نہیں ہے اور تمہارے انکل اس کے پرانے دوستوں میں سے ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ کلاڈ تمہیں گمراہ نہیں کرے گا۔''
'رچرڈ بھی انکل کا پرانا دوست ہے۔' برنیڈا نے سوچا۔
''تمہیں کلاڈ نے بلایا تھا؟''
''ہاں، لیکن وہ دوسرا معاملہ ہے۔ میں بتا چکا ہوں۔ یعنی کا سمک سولیڈیریٹی۔''

☆☆☆

ایمل فوش کا فون ساڑھے سات بجے بولنا شروع ہوا۔
''تمہارے لیے نیا کام ہے۔'' دوسری جانب سے آواز آئی۔ ''ارجنٹ معاملہ ہے اور تمہیں کامیابی سے اسے نمٹانا ہے۔''
ایمل فوش نے خود کو ردِعمل سے روکا۔ وہ اپنا کام مہارت اور کامیابی سے ہی کرتا تھا۔ وہ اپنے میدان میں پچیس سال سے سرگرم تھا۔ ''میں نے ڈیوائس ٹھیک جگہ لگائی تھی اور وقت بھی وہی تھا جو تم نے بتایا تھا۔ بم اپنے وقت پر پھٹا تھا۔ اس وقت وہ بیڈروم میں نہیں تھی۔ اس میں میری کوئی غلطی نہیں تھی۔''
''اس کی قسمت یاوری کر گئی۔ اس وقت دوسرا کام ہے...... ایک لڑکی، دوسرا لڑکا۔''
''نام بتاؤ۔''
''دونوں بہن بھائی ہیں۔ برنیڈا ٹراوسٹوک اور جارڈن ٹراوسٹوک۔ وہ رٹز میں ٹھہرے ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ ان کی نگرانی کرو۔ کہاں جاتے ہیں؟ کس سے ملتے ہیں......؟''
''بس؟''
''فی الحال اتنا ہی۔ لیکن صورتِ حال تبدیل بھی ہو سکتی ہے۔''

''ماری فلپ کا کیا کرنا ہے؟'' ایمل فوش نے سوال کیا۔

''کچھ نہیں۔ بعد میں دیکھیں گے۔ اس وقت دونوں بہن بھائیوں سے پہلے نمٹنا ہے۔''

☆☆☆

رچرڈ نے اختصار کے ساتھ اپنا پس منظر بتایا اور لندن میں موجودگی کی وجہ ظاہر کی۔ لندن کانفرنس میں کئی امریکی فرمز کے ایگزیکٹو کو سیکیورٹی مطلوب تھی۔ انہوں نے سکاروف اینڈ وولف کی خدمات حاصل کی تھیں۔

''لندن میں بس یہی مصرف تھا تمہارا اور تم اکیلے تھے؟''

''مصرف تو یہی تھا مگر ظاہر ہے میں تنہا نہیں تھا، تمہارے انکل کو خبر ملی تو انہوں نے مجھے چیٹ ونڈ مدعو کر لیا۔''

برنیڈا سوچ رہی تھی کہ وہ کتنا جھوٹ اور کتنا سچ بتا رہا ہے۔ وہ جس میدان کا کھلاڑی تھا۔ وہاں ہر بات سچ نہیں بتائی جاتی۔ تاہم اس کا مجموعی تاثر اچھا تھا۔ برنیڈا صاف محسوس کررہی تھی کہ وہ غیر محسوس انداز میں اس کی طرف کھنچ رہی ہے۔

کھانے سے فارغ ہو کر اس نے دونوں کو رِنز تک چھوڑنے کی پیشکش کی، جارڈن عقبی نشست پر بیٹھ گیا۔ برنیڈا آگے رچرڈ کے ساتھ بیٹھی تھی۔ کار میں خاموشی تھی۔ اچانک وہ بولا۔ ''ابھی زیادہ وقت نہیں ہوا۔ کیا تم واقعی ہوٹل جانا چاہتی ہو؟''

''اور کہاں جاؤں؟''

''ڈرائیو، واک...... جو تم پسند کرو۔ تم پیرس میں نئی ہو۔''

''جورڈی کیا خیال ہے؟'' برنیڈا نے گردن گھما کر جارڈن سے پوچھا۔

جواب میں خراٹوں کی آواز نے اسے حیرت میں ڈال دیا۔ جارڈن ٹانگیں پھیلائے سو رہا تھا۔ ایک رت جگا اور دو گلاس وائن کے اس کے لیے کافی ثابت ہوئے تھے۔ برنیڈا کی ہنسی نکل گئی۔

''چلو ہم دونوں تھوڑی چہل قدمی کر لیتے ہیں۔''

رچرڈ کی تجویز پر برنیڈا کا دل عجیب انداز میں دھڑکا۔

''پہلے جورڈی کو ہوٹل چھوڑ دینا چاہیے۔''

''ہاں اسے نیند کی ضرورت ہے۔'' رچرڈ نے اتفاق کیا۔

☆☆☆

دونوں ایک باغ سے دوسرے باغ میں ٹہلتے رہے۔ باتیں، سرگوشیاں، رات بھیگنے لگی تھی۔ گھاس، پودوں اور درختوں کی خوشبو، باتوں کا نشہ، برنیڈا کی جلد کی مہک...... بے خود کرنے والی تنہائی۔ کیفیت خود فراموشی بڑھنے لگی۔ ہاتھ میں ہاتھ ڈالے دونوں ایک بینچ پر بیٹھ گئے۔ زبان کی حرکت کم ہوتی جارہی تھی۔ لمس اور احساس ہمکلام ہونے لگے۔ کیف وسرود دل کی دھڑکن میں تھا۔ برائے نام فاصلہ بھی مٹا۔ سانس سے سانس ٹکرانے لگی۔ آنکھیں بند تھیں اور زبان خاموش......

اور پھر...... دفعتاً وہ برف کے مانند جم گیا۔ برنیڈا کے حسین چہرے پر اس کے ہاتھوں کا نرم لمس کرختگی اختیار کر گیا۔ اس نے الگ ہونے کی کوشش نہیں کی۔ تاہم اس کا بدن تن گیا۔ ہونٹ پھسل کر کان کی طرف چلے گئے۔

''چلنا شروع کرو۔''

''کیا؟''

''چلو، کوئی تبدیلی ظاہر مت کرو..... ہاتھ پکڑے رہو۔'' رچرڈ کے ہاتھ کی گرفت بتا رہی تھی کہ کوئی گڑبڑ ہے۔

برنیڈا نے اِدھر اُدھر دیکھنے کے بجائے رچرڈ کے فراخ سینے میں چہرہ چھپا لیا اور چلتے ہوئے لڑکھڑانے لگی۔ دونوں گردوپیش سے بے نیاز ایک دوسرے میں ڈوبے ہوئے چل رہے تھے۔ ایسے ہی کئی اور جوڑے بھی وہاں موجود تھے۔ آہستہ آہستہ برنیڈا کا خوف کم ہوتا گیا۔ رچرڈ وقفے وقفے سے ہاتھ دبا کر اسے اطمینان دلا رہا تھا۔ وہ پارک سے نکل گئے۔

تب برنیڈا نے محسوس کیا کوئی ان کے تعاقب میں تھا۔ قدموں کی چاپ بہت مدھم تھی۔ رچرڈ نے رفتار بڑھا دی۔ پارک سے نکل کر وہ ریوڈی ریوالی کی طرف بڑھ رہے تھے۔ ٹریفک کی آواز نمایاں ہونے لگی۔ تاریکی پیچھے رہ گئی تھی۔ لہٰذا خطرہ زیادہ تھا۔ برنیڈا نے سوچا کہ سڑک کی روشنیوں کی طرف بھاگے۔ رچرڈ کے اشارے کی دیر تھی۔ وہ ریوڈی ریوالی پر آ گئے۔ برنیڈا کی نبض اعتدال پر آنے لگی۔ اس نے رچرڈ کے چہرے پر نظر ڈالی۔ تاثرات میں تناؤ کی کیفیت تھی۔ سڑک پار کر کے وہ دوسرے بلاک میں آ گئے۔

''ایک منٹ رکو۔'' وہ بڑبڑایا۔ ''اس کھڑکی کے شیشے میں دیکھو۔'' دونوں ایک چاکلیٹ شاپ پر رک گئے تھے۔

... میں عقب میں دیکھ رہی تھی۔ کوئی خاص بات نظر نہیں آئی۔

''آؤ چلیں۔'' رچرڈ نے ریوڈی ریوالی کے مغربی کونے کا رخ کیا۔ رفتار میں اعتدال تھا۔ جہاں دو سڑکیں کراس کررہی تھیں، وہاں اس نے برنیڈا کو کھینچا۔ ''بھاگو۔''

دونوں بھاگتے ہوئے ''مونٹ تھابور'' کے قریب ایک قوس کے نیچے سے گزر کر شیڈ کے سائے میں دبک گئے۔ رچرڈ نے سختی سے برنیڈا کو ساتھ لپٹایا ہوا تھا۔ دھڑکنیں دھڑکنوں میں دھڑک رہی تھیں۔ چند سیکنڈ بعد بھاگتے قدموں کی چاپ بلند ہوئی جو قریب آتی گئی پھر تھم گئی۔ برنیڈا نے آنکھیں بند کرلیں۔

''آنکھیں کھولو، نکلو یہاں سے۔'' دونوں کیٹیگ لیون اسٹریٹ پر آئے۔ وہ بھاگنے کے انداز میں چل رہے تھے۔

☆☆☆

''کیا ہوا تھا؟'' برنیڈا اپنے سوئٹ میں تھی۔

''یقین سے نہیں کہہ سکتا۔''

''کیا وہ ہمیں لوٹنا چاہتا تھا؟ پولیس کو فون کرنا چاہیے؟''

''نہیں، وہ لٹیرا نہیں تھا۔''

''کیا؟''

''ذرا سوچو، ریوڈی ریوالی جیسی پُرہجوم جگہ پر بھی وہ ہمارے پیچھے تھا۔ وہ کوئی لٹیرا ہوتا تو پارک میں واپس جاکر دوسرا شکار تلاش کرتا۔ لیکن اس نے ایسا نہیں کیا۔''

''مجھے کوئی نظر نہیں آیا۔''

''درمیانی عمر، پستہ قد، گٹھا ہوا جسم...... عام سا چہرہ، ایسا چہرہ جسے یاد رکھنا مشکل ہے۔''

''مطلب، وہ خاص طور پر ہمارا تعاقب کررہا تھا؟''

''ہاں۔''

''لیکن کیوں؟'' برنیڈا اُلجھ گئی۔ ''کسی کو مجھ میں کیا دلچسپی ہوسکتی ہے؟''

''سوچو تم پیرس کیوں آئی ہو؟''

''مگر یہ فیملی افیئر ہے۔''

''بظاہر ہے...... ورنہ کوئی تعاقب میں کیوں آتا؟''

''مجھے کیسے معلوم ہو کہ وہ تمہارا تعاقب نہیں کررہا تھا؟ آخر تم سی آئی اے کے لیے کام کرتے رہے ہو؟''

''غلط، میں اپنے لیے کام کرتا ہوں۔''

''اوہ، نو۔ تم بھول رہے ہو کہ میں کس ماحول میں پلی بڑھی ہوں اور میرے کتنے ہی رشتے دار ایم آئی سکس میں ہیں۔ یار ہے ہیں...... جیسے انکل ہیو۔''

''تو تم تعاقب سے خوف زدہ نہیں تھیں؟''

برنیڈا خاموش رہی۔

رچرڈ زخمی درندے کے مانند چکرا رہا تھا۔ اس نے کھڑکیاں بند کرکے پردے برابر کیے۔

''میرے کام کی نوعیت ایسی ہے کہ کوئی میرے پیچھے بھی آسکتا ہے لیکن مجھے یقین ہے کہ وہ آدمی تمہارا تعاقب کررہا تھا۔''

''تم کیسے کہتے ہو؟''

''کیونکہ تم بارودی سرنگ پر قدم رکھ چکی ہو۔ تم اُن معاملات کو کھودنے کی کوشش کررہی ہو جو بیس برس سے دفن ہیں۔ جنہیں دفن رہنا چاہیے...... وہ محض ایک سیکس اسکینڈل نہیں تھا۔ متعدد افراد ملوث تھے۔''

''ایک منٹ رکو...... تم کتنا کچھ جانتے ہو یا کہانی سنا......''

''آرام سے بیٹھ جاؤ۔'' رچرڈ نے کہا۔ وہ جانتا تھا کہ برنیڈا سچ کی توقع نہیں کررہی ہے۔ اس نے الفاظ کو تولا اور بولا۔

''میں ان دونوں کو جانتا تھا۔ مذکورہ حادثے کے وقت، میں یہیں تھا۔'' اس نے سچ بول کر برنیڈا کی توقعات پر پانی پھیر دیا۔ جو ایک نئی کہانی کی توقع کررہی تھی۔

''وہ پیرس میں میری پہلی پوسٹنگ تھی۔ سرکاری نوکری اور پیرس سے ابتدا...... میں خود کو خوش قسمت محسوس کررہا تھا...... پھر میری ملاقات برنارڈ اور میڈیلن سے ہوئی۔'' رچرڈ نے جھکی ہوئی آواز میں کہا۔ ''تم اپنی ماں کی کاربن کاپی ہو...... ویسے ہی بال، سبز آنکھیں...... برنارڈ تمہاری ماں کا دیوانہ تھا۔ کوئی بھی دیوانہ ہوسکتا تھا۔ تمہاری ماں تھی ہی ایسی......'' رچرڈ گویا خود کلامی کررہا تھا۔ ماضی میں جھانک رہا تھا۔

''تم بھی دیوانے ہوگئے تھے؟''

''میں اس وقت محض بائیس برس کا تھا اور اس وقت میں اُس کی بیٹی سے نہیں ملا تھا۔'' دونوں ایک دوسرے کو تکتے رہے۔ معاً وہ کھڑی ہوگئی۔

''اگر ہم ایک دوسرے کے ساتھ مخلص نہیں ہیں تو ساتھ رہنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ ہمیں ایک دوسرے کو الوداع کہہ دینا چاہیے۔''

''بالکل بھی نہیں۔ اب جبکہ میں جان گیا ہوں کہ کوئی

شیر

ایک اخبار کے بچوں کے صفحے میں جنگل کے بادشاہ یعنی شیر کا انٹرویو شائع ہوا۔ اس انٹرویو سے متاثر ہو کر جنگل کے بادشاہ کا ایک انٹرویو میں نے بھی کیا ہے۔ ملاحظہ فرمائیں۔

''آپ کو جنگل کا بادشاہ کیوں کہتے ہیں؟''

''تم انٹرویو کرنے آئے ہو یا میری بادشاہی کو چیلنج کرنے...... مابدولت کو اس قسم کے سوال بالکل پسند نہیں۔''

''جہاں پناہ، آپ یونہی بُرا مان گئے۔ میرا مطلب ہے آپ الیکشن کے ذریعے منتخب ہوئے تھے یا آپ کو اپنی بے پناہ طاقت کی وجہ سے بادشاہ تسلیم کیا گیا ہے؟''

''تم گستاخ بھی ہو اور بے وقوف بھی، بادشاہ بھی کبھی الیکشن کے ذریعے منتخب ہوئے ہیں؟''

''حضور والا...... جاپان اور برطانیہ میں اگرچہ بادشاہت موروثی ہے مگر اس کے باوجود......!''

''بس بس غیر ملکی نظام کے حوالے دینے کی ضرورت نہیں۔ ہم جنگل کے بادشاہ ہیں۔ جنگل کے قانون کے حوالے سے بات کرو۔''

''بندہ معافی کا خواستگار ہے۔ آپ سے ایک سوال پوچھنے کی جسارت کروں گا۔ اگر جان کی امان پاؤں تو عرض کروں؟''

''تمہاری جان بخشی جاتی ہے۔ پوچھو کیا پوچھنا ہے؟''

''حضور کے متعلق معلوم ہوا ہے کہ دن کے چوبیس گھنٹوں میں سے بیس گھنٹے تو آپ سوئے رہتے ہیں۔ تو کیا اس نظامِ حکومت میں کوئی خلل نہیں پڑتا؟ کیا آپ کو تختہ الٹ جانے کا خطرہ نہیں ہوتا؟''

''خطرہ کیسے ہو سکتا ہے جنگل میں ہم سب شیر اپنا اپنا شکار کرتے ہیں اور ایک دوسرے کی شکار گاہوں میں دخل نہیں دیتے۔ مابدولت اکیلے جنگل کے بادشاہ نہیں، ہم شیروں کو پورا گروہ جنگل کا بادشاہ ہے۔''

''اس کی کیا وجہ ہے کہ جنگل کے سب جانور اکٹھے ہو کر آپ کے خلاف محاذ آرا نہیں ہوتے؟''

''تم بہت بھولے ہو نوجوان...... ان میں سے بہت سوں کی روزی ہماری ذات سے وابستہ ہے۔ ہم جب سیر ہو جاتے ہیں تو بچا کچھا شکار ان کے لیے چھوڑ دیتے ہیں۔''

''میں آپ کی فراست سے بہت متاثر ہوا ہوں۔ اب جہاں پناہ ایک بات یہ بتائیں کہ آپ کا شمار بسیار خوروں میں نہیں ہوتا بلکہ میری معلومات کے مطابق آپ اپنے شکار مثلاً ہرن وغیرہ کا چوتھائی حصہ بھی نہیں کھا پاتے تو اتنی تھوڑی سی خوراک کے لیے آپ نے پورے جنگل کا ناک میں دم کیوں کیا ہوا ہے؟''

''تم اگر جنگل کے باسی ہوتے تو ہم تمہیں بتاتے کہ ہمیں دیکھ کر جب جانور ادھر ادھر چھپ جاتے ہیں تو اس وقت کس قدر سُرور حاصل ہوتا ہے۔''

''میں حضور کی اعلیٰ ظرفی کا مزید قائل ہو گیا ہوں۔ تو جہاں پناہ جان کی امان پاؤں تو ایک سوال عرض کروں؟''

''کرو کرو عرض کرو۔''

''حضور میں نے ایک دفعہ جنگل کی ایک فلم دیکھی تھی۔ اس میں ایک سین یہ تھا کہ آپ ایک بارہ سنگھے کو شکار کے لیے منتخب کرتے ہیں اور پھر جھاڑیوں میں پیٹ کے بل رینگتے ہوئے اچانک حملے کے لیے آپ آہستہ آہستہ اس کی طرف بڑھتے ہیں۔ اس احتیاط کے ساتھ کہ پتوں کی کھڑکھڑاہٹ تک سنائی نہ دے لیکن اچانک بارہ سنگھا خطرے کی بُو سونگھ لیتا ہے اور پھر وہ بجائے بھاگنے کے آپ کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کھڑا ہو جاتا ہے اور اپنے سینگ سیدھے کر کے جوابی حملے کی پوزیشن لے لیتا ہے۔ آپ ایک نظر اس پر ڈالتے ہیں جیسے اس کے عزم اور ہمت کا اندازہ کر رہے ہوں اور پھر دوسرے ہی لمحے آپ چپ چاپ دُم لپیٹ کر واپس چلے جاتے ہیں، اس کی کیا وجہ ہے؟''

''اس کی وجہ صرف یہ ہے کہ نوجوان ہم بہادروں کی قدر کرتے ہیں اور ان سے جھگڑا مول نہیں لیتے خواہ بارہ سنگھا ہی کیوں نہ ہو۔ بہادروں کے سامنے پسپائی اختیار کرنا بھی کسی بہادر شخص کا ہی کام ہے۔''

''بجا فرمایا آپ نے، دال تو اور بھی ذہن میں بہت تھے مگر اب باقی سوالوں کی ضرورت نہیں رہی، آپ کا بہت بہت شکریہ۔''

عطاء الحق قاسمی کی کتاب وصیت نامے سے ایک اقتباس

تمہارے پیچھے ہے تو میں گڈ بائے نہیں کہہ سکتا۔"
"تم میرے باڈی گارڈ ہو؟"
"کیا نہیں ہونا چاہیے؟"
"میں اپنی حفاظت کرنا جانتی ہوں۔"
"یہ لندن نہیں ہے۔"
"میں تنہا نہیں ہوں۔" برنیڈا نے قدم بڑھائے اور جارڈن کے سوئٹ کا دروازہ کھولا۔ "جارڈن...... اٹھو جارڈی!"
"تمہارا باڈی گارڈ سو رہا ہے۔" رچرڈ نے کہا۔
"جارڈی؟" برنیڈا نے سوئچ آن کیا اور پلکیں جھپکانے لگی۔ جارڈن کا بستر خالی تھا۔

☆☆☆

جارڈن نے کپ میں شکر ملاتے ہوئے سرسری انداز میں بھورے بالوں والی لڑکی کو دیکھا جس نے فوراً ہی نگاہ پھیر لی تھی۔ جارڈن کپ کی طرف متوجہ ہو گیا۔ ان دونوں کے درمیان تین میزیں حائل تھیں۔ وہ لڑکی کافی پُرکشش تھی۔ عمر لگ بھگ پچیس برس ہو گی۔ بال لڑکوں کے مانند تراشتے گئے تھے۔ سیاہ سویٹر، سیاہ اسکرٹ اور سیاہ رنگ کے اسٹاکنگ۔ یہ فیشن تھا یا کیموفلاج؟ جارڈن نے کن انکھیوں سے دیکھا۔ وہ لڑکی پھر اسے دیکھ رہی تھی۔ کوئی اور موقع ہوتا تو اسے خوشی ہوتی کہ ایک حسینہ اس پر فریفتہ ہو گئی ہے لیکن وہ بے چینی محسوس کر رہا تھا۔

رچرڈ اور برنیڈا کے رخصت ہونے پر وہ زیادہ دیر سوئٹ میں نہیں رکا تھا...... باہر نکلنے کے بعد اس نے پلیس وینڈوم کا رخ کیا۔ پھر اولمپیا میوزک ہال گیا۔ بعدازاں کیفے ڈی لاپیکس...... وہاں سے نکل کر وہ پیدل ریوڈی لاپیکس کی طرف چل پڑا تھا۔ نصف بلاک جانے کے بعد اسے اندازہ ہوا کہ سیاہ لباس والی اس کا پیچھا کر رہی تھی۔ ڈسپلے ونڈوز کے آگے وہ کئی بار رکا اور تصدیق کر لی کہ لڑکی اس کے پیچھے ہے۔ وہ اکتا گیا۔ اگر لڑکی فلرٹ ہے تو اب تک وہ قریب کیوں نہیں آئی۔ یہ کھیل ختم کرنا چاہیے...... براہِ راست اچھا رہے گا۔ فیصلہ کر کے اس نے نصف بلاک مزید طے کیا۔ سڑک کے دوسری جانب لڑکی ساتھ ساتھ تھی۔ وہ ایک دکان کے سامنے رکا۔ مخالف سمت میں لڑکی بھی رک گئی۔

"ٹھیک ہے، بے بی"...... وہ بڑبڑایا اور اچانک رخ پھیر کے سڑک پار کرنے لگا۔ وہ سیدھا دکان کی طرف لڑکی کے سر پر پہنچا۔

"میموزیل۔" وہ بولا۔ لڑکی پلٹی، اس کی آنکھوں میں حیرت اور بیگانگی تھی۔
"میموزیل، کیا میں پوچھ سکتا ہوں، آپ میرا پیچھا کیوں کر رہی ہیں؟"
لڑکی نے منہ کھولا اور بند کر لیا۔ وہ اپنی براؤن آنکھوں سے مستقل جارڈن کو دیکھے جا رہی تھی۔ خوب صورت آنکھیں تھیں۔
"شاید آپ سمجھی نہیں؟ پارلے وہ اینگلے (انگلش سمجھ آتی ہے؟)
"ہاں۔" وہ آہستہ سے بولی۔ "میں انگلش سمجھتی ہوں۔"
"تو آپ سمجھائیں گی...... کیوں میرا تعاقب کر رہی ہیں؟"
"لیکن میں ایسا نہیں کر رہی ہوں۔"
"ایسا ہی ہے۔"
"ایسا نہیں ہے...... میں واک کر رہی ہوں، موسیو۔ آپ غلط سمجھ رہے ہیں۔" وہ رخ پھیر کر چل دی۔ اس کے چہرے پر خفگی کے اثرات تھے۔ اداکاری کر رہی ہے، جارڈن نے سوچا اور واپس چل پڑا۔ رٹز کی لابی میں جانے سے پہلے نامعلوم خواہش کے تحت اس نے پلٹ کر دیکھا اور بھورے بالوں والی لڑکی کی جھلک دیکھ لی۔ لڑکی نے پھرتی سے آڑ لے لی تھی۔

☆☆☆

کلاڈ نے پانچویں رنگ پر جواب دیا۔
"کلاڈ، میں رچرڈ ہوں۔ تم نے کسی کی ڈیوٹی لگائی ہے ہمارے پیچھے؟"
"ہم سے کیا مراد ہے؟"
"میرے اور برنیڈا کے تعاقب میں؟"
کلاڈ کے ہنسنے کی آواز آئی۔ "تم برنیڈا کے ساتھ ہو، یہ کافی نہیں ہے؟"
"کلاڈ ایک آدمی ہمارا تعاقب کر رہا تھا۔"
"چہرہ دیکھا تم نے؟" کلاڈ نے سوال کیا۔
"نہیں۔" رچرڈ نے حلیہ بتایا۔
"ٹھیک ہے، میں چیک کروں گا۔"
"دوسری بات یہ کہ جارڈن ہوٹل میں نہیں ہے۔"
دوسری جانب کچھ دیر خاموشی رہی۔ "یہ تشویش کی بات ہے۔"
"تمہارے آدمیوں کے پاس کوئی اطلاع ہے؟"

"ابھی رپورٹ نہیں ملی۔" کلاڈ نے جواب دیا۔
"مطلب، جارڈن کی نگرانی کر وا رہے ہو؟"
"ہاں، احتیاط۔"
"نگرانی یا حفاظت؟"
"ظاہر ہے حفاظت۔ وہ ہیو کا بھتیجا ہے۔ وہ لڑکی زیادہ تجربہ کار نہیں ہے۔ تاہم کافی ہوشیار ہے۔"
"لڑکی؟"
"ہاں، جارڈن کے پیچھے میں نے اپنی ایجنٹ کو بھیجا ہے۔"
"کیا نام ہے؟"
"کولیٹ۔" کلاڈ نے کولیٹ کا حلیہ بتایا۔
اسی وقت دروازے پر دستک ہوئی۔ رچرڈ نے گھومتے ہوئے سرگوشی کی۔ "میں پھر فون کرتا ہوں۔ اس نے برنیڈا کو دیکھا جو ساکت کھڑی تھی۔ دستک پھر ہوئی۔
"جاؤ، معلوم کرو...... کون ہے؟" رچرڈ نے اشارہ کیا۔
"کون ہے؟" برنیڈا نے لرزاں آواز میں سوال کیا۔
"تم ٹھیک ہو، یا صبح میں آؤں۔" جارڈن کی آواز میں معنی خیز شوخی تھی۔
"جارڈن!" وہ خوشی سے چیخی اور دروازہ کھول دیا۔
"کہاں چلے گئے تھے؟"
رچرڈ کو دیکھ کر جارڈن تھم گیا۔ "آئی ایم سوری، میں مخل ہوا ہوں۔"
"کچھ نہیں، ہم تمہاری وجہ سے پریشان تھے۔"
"میں ذرا چہل قدمی کے لیے نکل گیا تھا...... ایک لڑکی نے میرا تعاقب شروع کر دیا۔ خوب صورت تھی......"
"بھورے بال، سیاہ لباس، پانچ فٹ چھ انچ...... عمر پچیس برس۔"
جارڈن نے حیرت سے رچرڈ کو دیکھا۔ "اب نام بھی بتادو۔"
"کولیٹ۔ فرنچ خفیہ کی اہلکار ہے۔" رچرڈ نے نام بتا کر اپنے تعاقب کا احوال بتایا۔
"وہ بھی فرنچ خفیہ کا آدمی ہوگا؟"
"نہیں وہ کوئی اور تھا۔"
وہاں خاموشی چھا گئی۔ "کون ہو سکتا ہے؟"
"فی الحال کچھ نہیں کہا جا سکتا۔" رچرڈ نے جواب دیا۔
"جارڈی، رچرڈ ہمارے ساتھ مخلص نہیں ہے۔"

برنیڈا نے خشک لہجے میں کہا۔
"کس معاملے میں؟"
"اس نے پہلے نہیں بتایا کہ وہ 1973ء میں پیرس میں تھا۔ جب ممی اور ڈیڈی......"
جارڈن نے رچرڈ کی طرف دیکھا۔ "اس لیے تم یہاں ہو کہ ہمیں سچائی تک پہنچنے سے روک سکو؟"
"میں اس لیے یہاں ہوں کہ سچائی کی تلاش میں تم دونوں کو مرنے سے بچا سکوں۔"
"کیا سچائی اتنی خطرناک ہے؟" جارڈن نے کہا۔
"نہ ہوتی تو تمہاری آمد کے ساتھ ہی تعاقب شروع نہ ہو جاتا۔"
"یعنی تم اس بات پر یقین نہیں رکھتے کہ یہ مرڈر اور خودکشی کا کیس تھا؟"
"یہ اتنا ہی سادہ ہوتا تو لوگ کب کا بھول چکے ہوتے لیکن کسی کو فکر ہے...... اور جس کو ہے اس نے تم دونوں پر نظر رکھی ہوئی ہے۔ وہ کون ہے؟ یہ سوال بیک وقت سادہ اور پیچیدہ ہے......"
برنیڈا اس دوران میں خاموش رہی۔ رچرڈ نے اُسے دیکھا اور فیصلہ کر کے بولا۔ "میں نے کبھی یقین نہیں کیا...... ایک لمحے کے لیے بھی نہیں۔ برنارڈ نے میڈیلن پر گولی نہیں چلائی نہ اُس نے خودکشی کی۔"
دھیرے سے برنیڈا نے پلکیں اٹھائیں۔ اس کی نظر میں بے یقینی تھی...... بے اعتباری تھی۔ "پھر ٹریگر کس نے دبایا؟"
رچرڈ اٹھ کر بیڈ پر اس کے قریب بیٹھ گیا۔ نرمی سے اس کے چہرے کو چھوا۔ "مجھے نہیں معلوم لیکن میں تمہارے ساتھ مل کر حقیقت معلوم کروں گا۔"

☆☆☆

کلاڈ، چالیس برس سے فرنچ خفیہ محکمے میں خدمات انجام دے رہا تھا۔ فلپ سینٹ پیری کی رہائش گاہ پر ہونے والے دھماکے کی رپورٹ کچن ٹیبل پر پڑی تھی۔ رچرڈ صبح ہی وہاں پہنچ گیا تھا۔
"یہ معما بن گیا ہے میرے لیے۔" کلاڈ نے ہاتھ لہرایا۔ دھماکا خیز مواد بیڈ کے نیچے نصب کیا گیا تھا۔ 9:10 کا وقت سیٹ کیا گیا تھا۔ ماری اس وقت اپنا پسندیدہ پروگرام دیکھتی ہے جس کی بھی حرکت ہے، وہ اندر کا آدمی ہے۔ ماری اتفاقاً بچ گئی...... ایک بات سمجھ نہیں آ رہی، فلپ اس وقت لندن میں تھا۔ اگر اسے اُڑانا مقصود تھا تو اتنی بڑی

غلطی کیسے ہوسکتی ہے؟''
''ہاں، دہشت گرد ایسی غلطی نہیں کرتے۔'' رچرڈ نے کہا۔ ''میری دانست میں یہ ایک وارننگ ہوسکتی ہے کہ ہم جب چاہیں تم تک پہنچ سکتے ہیں۔''
''نہ ہی ''کاسمک سولیڈیریٹی'' کا کوئی اتا پتا ہے...... تفتیش کیا کریں؟''
''تو پھر دوسری جانب توجہ دو۔'' رچرڈ نے کہا۔
''ٹراوسٹوک؟ میرے خیال میں ان کے لیے تم کافی ہو۔''
''تم معلوم کرو کہ میرے اور برنیڈا کے پیچھے کون تھا؟''
''جو بھی تھا، ممکن ہے اسے کسی اور نے ہائر کیا ہو۔'' کلاڈ نے کہا۔ ''دوسرے وہ جانتا تھا کہ بہن بھائی پیرس آرہے ہیں۔''
''میرے علم کے مطابق ہیو نے ریگی وان اور لیڈی وان کو بتایا تھا۔ ممکن ہے انہوں نے دوسروں کو بتایا ہو۔''
رچرڈ سوچنے لگا۔ ''کافی لوگ تھے، وہاں پر۔ فلپ، نینا، انتھونی یا شاید کسی اور کو بتایا ہو...... لسٹ اتنی مختصر نہیں ہے کہ ہم اس پر وقت ضائع کریں۔''
''کیا اس مشن پر کام کرنا ٹھیک رہے گا۔ کیا تم بھول گئے کہ برسوں پہلے سچائی دفن کرنے کی باقاعدہ ہدایت دی گئی تھی۔'' کلاڈ نے نکتہ اٹھایا۔
رچرڈ کیسے بھول سکتا تھا۔ واشنگٹن سے ہدایت آئی تھی کہ کیس کلوز ہو چکا ہے۔ تفتیش بند کر دی جائے۔ اسی قسم کی ہدایت کلاڈ نے فرنچ خفیہ محکمے سے وصول کی تھی۔ لہٰذا ڈیلفی کی تلاش اچانک روک دی گئی۔ تاہم رچرڈ اپنی جگہ پر ہمیشہ مشکوک رہا...... ایک ماہ بعد ہی اس کا شک یقین میں بدل گیا تھا جب امریکی سفیر اسٹیفن سدرلینڈ پیرس میں برج سے کود کر خودکشی کر بیٹھا تھا۔ وہ ایک سیاسی مہرہ تھا۔ اگر وہ جاسوس کی حیثیت سے بے نقاب ہو جاتا تو خود امریکی صدر کو شدید کوفت کا سامنا کرنا پڑتا۔
اصل غدار کون تھا؟ سرکاری طور پر یہ راز کبھی حل نہ ہو سکا۔ اس کے بجائے برنارڈ کو ڈیلفی تصور کیا گیا۔ مردہ شخص کب تردید کرتا ہے؟ اب بیس برس بعد ڈیلفی کا بھوت پھر سے نامعلوم افراد کی نیند اڑانے کے لیے نمودار ہو گیا تھا۔
''اس مرتبہ میں نہیں چھوڑوں گا۔'' رچرڈ نے پُرعزم لہجے میں کہا۔ ''واشنگٹن بھی مجھے نہیں روک سکتا۔ اب میں سرکاری ملازم نہیں ہوں۔''
''بیس سال گزر گئے، رچرڈ۔ وقت بدل گیا، سیاست بدل گئی...... شواہد مٹ گئے......''
''ایک چیز نہیں بدلی۔ ملزم۔ ہوسکتا ہے امریکی سفیر سدرلینڈ ''ڈیلفی'' نہ ہو، ممکن ہے ہم غلط ہوں...... لیکن یہ ممکن ہوسکتا ہے کہ ڈیلفی زندہ ہو اور کام بھی کر رہا ہو۔''
''اور اس وقت.... بہت زیادہ پریشان ہو۔'' کلاڈ نے اضافہ کیا۔ دو امکان اور ہیں، ڈیلفی کے بجائے کوئی اور ہو یا پھر جو کیس فائل میں لکھا ہے وہی سچ ہو۔''
☆☆☆
برنیڈا کی آنکھ دستک پر کھلی...... دستک دینے والا رچرڈ تھا۔ وہ حیرت سے پلکیں جھپکا رہی تھی۔ ''ہمارا اپائنٹمنٹ ہے، تیار ہو جاؤ...... ناشتا گاڑی میں کر لینا۔'' رچرڈ نے کاغذ میں لپٹا ہوا ناشتا اسے پکڑایا۔ ''جارڈن پہلے ہی نیچے انتظار کر رہا ہے۔''
''کیسا اپائنٹمنٹ؟''
''چیف انسپکٹر بروسرڈ...... اس وقت وہی تمہارے والدین کا کیس دیکھ رہا تھا۔''
''ہمارا کوئی اپائنٹمنٹ نہیں ہے۔'' برنیڈا نے ناک بھوں چڑھائے۔
''نہیں ملنا تو میں چلتا ہوں۔''
''رکو۔'' برنیڈا نے اسے گھورا۔ ''دس منٹ دو۔'' اس نے دروازہ رچرڈ کے منہ پر بند کر دیا۔
کچھ دیر بعد تینوں روانہ ہو چکے تھے۔ گاڑی رچرڈ ڈرائیو کر رہا تھا۔
''تم بروسرڈ سے مل چکے ہو؟'' برنیڈا نے خاموشی کا قفل توڑا۔
''ہاں، اس وقت، جب دورانِ تفتیش پولیس نے میرا انٹرویو کیا تھا۔''
''کیوں؟''
''وہ ان سب سے مل رہے تھے جو تمہارے والدین کو جانتے تھے۔''
''تمہارا نام پولیس فائل میں نہیں تھا؟''
''فائل میں کئی نام نہیں تھے۔''
''مثلاً؟''
''فلپ سینٹ پیری، ایمبیسیڈر سدرلینڈ......''
''سدرلینڈ؟ نینا کا مرحوم شوہر؟''
''ہاں، وہ حساس نام تھے۔ ایک وزیرِ مالیات، دوسرا سفیر اور وہ مشتبہ بھی نہیں تھے۔ لہٰذا ان کا نام فائل میں

نہیں تھا۔''

''تمہارا نام کیوں نہیں تھا؟'' برنیڈا کے سوالات جاری تھے۔

''میری کوئی اہمیت نہیں تھی۔ مجھ سے صرف ان دونوں کے تعلقات پر تبصرہ لیا گیا تھا...... کیا وہ خوش و خرم تھے؟ کیا وہ آپس میں بدمزہ رہتے تھے......''

''یہ بتاؤ کہ تم کیوں ملوث ہو رہے ہو؟''

''جارڈن اور تمہاری وجہ سے۔ کلاڈ کی وجہ سے...... تمہارے انکل کی وجہ سے اور اس لیے کہ تمہارا باپ ایک اچھا آدمی تھا۔ میں خود کو ان کا مقروض سمجھتا ہوں......''

''بس یا کچھ اور؟''

''ہاں ایک بات اور......'' رچرڈ نے گردن گھما کر سبز آنکھوں میں جھانکا اور بولتے بولتے چپ ہو گیا۔

''مت کہو...... میں سمجھتی ہوں۔'' وہ زیرِلب مسکرائی۔

''وولف۔'' عقبی نشست سے جارڈن کی آواز آئی۔ ''تمہیں پتا ہے ہمارا تعاقب ہو رہا ہے؟''

''کون سی گاڑی ہے؟''

''دو گاڑیوں کے پیچھے، نیلے رنگ کی پیجو۔''

''ہاں، وہ ہوٹل سے ہی ہمارے پیچھے ہے۔''

''تم جانتے تھے؟'' برنیڈا نے کہا۔

''غور سے ڈرائیور کو دیکھو۔'' رچرڈ نے کہا۔

''اوہ...... نو...... وہ تو کولیٹ ہے۔''

''ہاں۔'' رچرڈ نے کہا۔ ''سڑک کے دوسری جانب اس عمارت کو دیکھو۔''

برنیڈا نے پتھریلی عمارت کو دیکھا۔ عمارت پر کچھ لکھا تھا۔

''یہ کیا ہے؟''

''نرسنگ ہوم...... انسپکٹر بروسرڈ یہاں رہتا ہے۔ کئی سال ہو گئے۔'' رچرڈ کی آواز میں ہلکا سا تاسف در آیا۔

☆☆☆

ایکس چیف انسپکٹر کے کمرے میں ایک دیوار پر اس کی تصویر لگی ہوئی تھی۔ تصویر اسٹیشن کے باہر سیڑھیوں پر اتاری گئی تھی۔ تصویر میں وہ ایک وجیہہ اور تندرست شخص دکھائی دے رہا تھا۔ کمرے کے بستر پر جو شخص لیٹا تھا، اس کا سکڑا ہوا نصف مفلوج جسم کسی طرح تصویر سے مطابقت نہیں رکھتا تھا۔

مسز بروسرڈ بھی وہاں موجود تھی، وہ متواتر بول رہی تھی۔

''بروسرڈ کی یادداشت اچھی ہے۔ اسے ہر بات یاد ہے۔ ہر کیس، ہر نام۔ لیکن وہ بول نہیں سکتا، نہ قلم پکڑ سکتا ہے۔ یہی چیز اسے پریشان کرتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ میں ملاقاتیوں کو نہیں آنے دیتی۔ گنتی کے افراد ملنے آتے ہیں...... تھوڑی دیر کے لیے۔ تم لوگ کم سے کم سوال کرنا۔ اگر وہ پریشان ہونے لگے تو فوراً چلے جانا۔'' مسز بروسرڈ نے بریف کیا۔

''میں سمجھ گیا۔'' رچرڈ نے ایک کرسی بستر کے قریب رکھی۔ جارڈن اور برنیڈا خاموشی سے دیکھ رہے تھے۔ رچرڈ نے پولیس فائل نکال کر کرائم سین کے فوٹو نمایاں کیے۔

''اگر تم پہچان لو تو صرف سر ہلا دینا۔'' رچرڈ نے فوٹو دکھائے۔ مسز بروسرڈ نے ترجمہ کیا۔

بروسرڈ نے لرزتی انگلی میڈیلن کے چہرے پر رکھ کر کچھ کہا۔

''حسین عورت۔'' مسز بروسرڈ نے ترجمہ کیا۔

بروسرڈ دوسری تصاویر دیکھ کر کچھ کہنے کی کوشش کر رہا تھا۔

''ہم یہ رپورٹ پڑھ چکے ہیں...... ایک مرڈر اور ایک خودکشی ہے۔'' برنیڈا نے کہا۔ ''کیا چیف کو یقین ہے کہ ایسا ہی تھا؟''

مسز بروسرڈ نے پھر ترجمہ کیا۔ بروسرڈ نے پہلی مرتبہ برنیڈا کی طرف دیکھا۔ اس کی آنکھوں میں حیرت کا عنصر نظر آیا۔ یوں لگ رہا تھا، جیسے وہ کسی جانی پہچانی شخصیت کو دیکھ رہا ہو۔ مسز بروسرڈ نے برنیڈا کا سوال پھر دہرایا۔ جواب میں بروسرڈ نے آہستہ سے سر کو نفی میں جنبش دی۔

''کیا انسپکٹر نے سوال سمجھ لیا تھا؟'' جارڈن نے استفسار کیا۔

''کیوں نہیں۔'' مسز بروسرڈ نے قدرے غصے سے کہا۔ ''میں نے بتایا تھا کہ وہ ہر بات سمجھتا ہے۔''

اچانک بروسرڈ بے چین ہو گیا۔ وہ ایک تصویر کے کونے کی جانب انگلی مار رہا تھا۔ اس کا جسم کلبلا رہا تھا۔ وہ کچھ بتانے کی کوشش کر رہا تھا۔ وہ جس طرف اشارہ کر رہا تھا۔ وہاں عکس میں خالی فرش نظر آ رہا تھا۔ اس کی بیوی اس پر جھک گئی......

''ناقابلِ فہم۔'' وہ بڑبڑائی۔

''وہ کیا کہہ رہا ہے؟'' برنیڈا نے سوال کیا۔

''سروی ایٹ...... نیپکن یا تولیا، میں سمجھی نہیں۔'' وہ

سنک کے قریب سے تولیا لے کر آئی۔ بروسرڈ نے ناراضگی سے سردائیں بائیں ہلایا۔

''مجھے کوشش کرنے دو۔'' رچرڈ نے کہا اور بروسرڈ کے مزید قریب ہو گیا۔ ''پوفتے ڈوکومنٹ؟'' اس نے پوچھا۔

بروسرڈ نے اطمینان کی سانس لی اور تھک کر سر تکیے پر ڈال دیا۔

''وہ بریف کیس کہنا چاہتا تھا۔''

''مطلب وہ بریف کیس جس میں خفیہ فائلیں تھیں۔'' برنیڈا نے کہا۔ رچرڈ نے سر ہلا کر نحیف و نزار انسپکٹر بروسرڈ کی طرف دیکھا۔ جو ذرا سی دیر میں نڈھال ہو گیا تھا۔ اس کا چہرہ سفید پڑ گیا تھا۔ مسز بروسرڈ فوراً حرکت میں آئی اور شوہر کے سامنے ڈھال بن گئی۔ ''اس کی حالت ٹھیک نہیں ہے۔ تم لوگ جاؤ۔''

''میم، ہم نے کچھ اور سوالات کرنے تھے لیکن ان کی حالت ٹھیک نہیں ہے۔ ایک سراغ رساں اور تھا...... اینٹی گلگور، ہم کیسے اینٹی سے مل سکتے ہیں؟'' برنیڈا نے درخواست کی۔

''کیا؟ تمہیں نہیں معلوم؟''

''کیا نہیں معلوم؟''

''انیس برس قبل وہ ایک کار کے حادثے میں ہلاک ہو گیا تھا...... ہٹ اینڈ رن کیس۔ ڈرائیور بھی نہیں مل سکا تھا۔''

برنیڈا کی مایوس کن نظریں جارڈن کی حیرت زدہ نگاہ سے ٹکرائیں۔

''آخری سوال؟'' جارڈن نے کہا۔ ''آپ کے شوہر کو برین ہیمبرج کب ہوا تھا؟''

''1974ء۔''

''انیس سال پہلے۔'' وہ دنگ رہ گیا۔ یہ کیا اتفاقات ہیں؟

☆☆☆

تینوں نرسنگ کے باہر خاموش کھڑے تھے۔

''چلتے ہیں۔'' رچرڈ نے اشارہ کیا۔ تینوں نے کچھ فاصلے پر ''پیجو'' کو دیکھ لیا تھا۔ تاہم کوئی توجہ نہیں دی۔ وہ دریائے سین کے شمال کی طرف جا رہے تھے۔

اچانک جارڈن کی آواز بلند ہوئی۔ ''وولف، مجھے یہاں بولیوارڈ سینٹ جرمن پر اتار دو۔''

''یہاں کیوں؟'' رچرڈ نے گاڑی روکی۔

''میں ہوٹل میں ملوں گا...... ٹیکسی پر آ جاؤں گا۔''

گاڑی سے اتر کے وہ پیچھے کی طرف گیا۔ کچھ دیر بعد وہ آؤٹ ڈور کیفے ''ہیوگو'' میں تھا۔ وہاں کافی رش تھا۔ ویٹرز بھی کافی تعداد میں تھے۔ بیس سال قبل برنارڈ یہیں آتا تھا۔ فائل میں پولیس رپورٹ اور انٹرویوز جارڈن کی یاد میں تازہ تھے۔ لیکن اس سانحے کو عرصہ بیت گیا تھا۔ ضروری نہیں تھا کہ اس کا مطلوبہ شخص ابھی تک ''ہیوگو'' میں کام کر رہا ہو۔ لیکن کوشش کرنے میں کوئی حرج نہیں تھا۔ اگرچہ وہ زیادہ پُرامید نہیں تھا۔ تاہم یہ معلوم کر کے اسے مسرت آمیز حیرت کا سامنا کرنا پڑا کہ ماریو کاسینی ابھی تک ''ہیوگو'' میں ملازم تھا۔ اس کے بالوں میں سفیدی جھلکنے لگی تھی۔ اسے متوجہ کرنے میں جارڈن کو زیادہ وقت کا سامنا نہیں کرنا پڑا......

''ہاں...... ہاں...... مجھے یاد آ گیا۔ پولیس نے تین چار مرتبہ میرا انٹرویو کیا تھا۔ ہر مرتبہ میں نے ایک ہی بیان دیا تھا۔ مسٹر برنارڈ ہر صبح کافی یہیں پیتے تھے۔ کبھی مسز بھی ساتھ ہوتی تھیں۔ وہ ایک حسین عورت تھی لیکن اس روز مسٹر برنارڈ تنہا تھے۔ وہ مسز کا انتظار کرتے رہے۔''

''اور وہ نہیں پہنچیں؟''

''نہیں۔ پھر ان کی کال آئی۔ انہوں نے پیغام لکھا کر فون بند کر دیا۔'' ماریو نے آگے کا حال بھی مختصراً سنا دیا۔

''کیا برنارڈ اس دن ناراض معلوم ہو رہے تھے؟''

''نہیں۔ پریشان تھے۔ وہ مسز کی وجہ سے پریشان تھے کہ وہ پیگالی جیسی خطرناک جگہ پر کیوں گئی تھیں۔ پھر وہ ادائیگی کر کے چلے گئے۔ باقی وحشت ناک تفصیل میں نے دوسرے روز اخبار میں پڑھی تھی۔''

جارڈن کھڑا ہوتے ہوتے رک گیا۔ ''کیا تمہیں یقین تھا کہ تم مسز تراوستوک کی آواز سن رہے تھے؟''

''انہوں نے نام بتایا تھا......''

''تم نے آواز پہچانی تھی؟''

ماریو نے فوراً جواب نہیں دیا۔ ''ہاں۔''

جارڈن سمجھ گیا کہ وہ سو فیصد پُریقین نہیں ہے۔ سوچوں میں گم جارڈن کیفے سے نکل گیا۔ رٹز ہوٹل نصف بلاک دور تھا۔ جارڈن نے پیدل چلنا شروع کر دیا۔ معاً اس کی نظر نیلے رنگ کی پیجو پر پڑی۔ دفعتاً اس نے پیجو کا رخ کیا اور دروازہ کھول کر اندر بیٹھ گیا۔

''امید ہے، ذرا رٹز تک ڈراپ کر دو گی؟'' وہ مسکرایا۔

کولیٹ نے غصے سے اُسے دیکھا۔ ''نکلو میری گاڑی

سے...... یہ ٹیکسی نہیں ہے۔''

''اوہ، کم آن، بے بی...... بس اب چلو۔''

''کون ہو تم؟ میں تمہیں نہیں جانتی۔''

''لیکن میں تمہیں جانتا ہوں۔ تمہارا نام کولیٹ ہے۔ تم کلاڈ کے لیے کام کرتی ہو۔ اس کے کہنے پر تم نے میرے اوپر نظر رکھی ہوئی ہے۔ تمہارے لیے یہ ڈیوٹی دل خوش کن ہے۔ کیونکہ میں بہت خوب صورت ہوں، تمہاری طرح......''

کولیٹ نے مسکراہٹ دبانے کی کوشش کی۔ ''دروازہ بند کرو اور یہ بتاؤ کہ تمہیں کس نے بتایا کہ تم خوب صورت ہو؟''

''تمہاری حسین آنکھوں نے۔''

''اداکار ہو؟''

''نہیں صداکار ہوں، گلوکار ہوں، بے کار ہوں، خوار ہوں...... اور......''

''بس چپ ہو جاؤ، میں سمجھ گئی۔'' وہ ہنس پڑی۔

''کیا سمجھ گئیں؟''

''دیوانے ہو، پاگل ہو۔''

''ہائے، کیا ہنسی ہو...... یہ بتاؤ، کلاڈ کے ساتھ کب سے ہو؟''

''تین سال۔''

''اور اس نے تمہیں مردوں کے پیچھے لگایا ہوا ہے۔ یہ کیا کام ہوا؟''

''میں ہدایات کی تعمیل کرتی ہوں۔''

''بہت فرمانبردار ہو؟ میرے ہی پیچھے کیوں؟''

''تمہاری بہن رچرڈ کے ساتھ تھی اس لیے میں نے فیصلہ کیا کہ تم پر نگاہ رکھی جائے لیکن تم ایک مشکل آدمی ہو۔''

''ایسا بھی نہیں ہوں۔''

''تم نے دو مرتبہ غیر متوقع طور پر مجھے پکڑ لیا۔''

''یہ کام کیوں کر رہی ہو؟''

''پیٹ کے لیے۔''

''محبت کی ہے؟''

''سوری۔''

''سوچو، کھانے پر سوچتے ہیں۔''

''چلو اترو، ہوٹل آ گیا ہے۔''

''میں ڈیوٹی پر ہوں۔''

جارڈن، ہوٹل میں جاتے ہوئے ماریو کے بارے میں سوچ رہا تھا...... اچانک اسے خیال آیا کہ ایک سوال رہ گیا۔ اسے یہ پوچھنا چاہیے تھا کہ ''لہجہ انگریز عورت کا تھا؟'' وہ پلٹا اور پھر ہوٹل سے باہر آ گیا۔ پارکنگ میں اسے کولیٹ کی گاڑی نظر آئی...... وہ اسی طرف چلا گیا۔ ڈارک شیشوں کے پیچھے اسٹیئرنگ کے عقب میں کولیٹ کی شبیہ نظر آ رہی تھی۔ جارڈن نے پسنجر ڈور کی جانب سے شیشے پر دستک دی۔

''کولیٹ...... کیا ایک بار پھر لفٹ دو گی؟''

جواب نہ ملنے پر جارڈن دروازہ کھول کر اندر بیٹھ گیا۔ ''کولیٹ؟''

وہ بے حس و حرکت، سامنے دیکھ رہی تھی۔ لمحہ بھر کے لیے جارڈن کچھ نہ سمجھ سکا۔ پھر اس نے بالوں میں خون دیکھا جو ٹپکتا ہوا ٹرٹل نیک سویٹر میں جا رہا تھا۔ بدحواسی میں اس نے کولیٹ کا شانہ پکڑ کر ہلایا۔ ''کولیٹ!'' وہ پھسلتی ہوئی اس کی گود میں آن گری۔ کنپٹی میں گولی کا سوراخ صاف نظر آ رہا تھا۔

جارڈن گرتا پڑتا گاڑی سے نکلا۔ اسے کچھ ہوش نہ تھا۔ شاید وہ چیخ چلا رہا تھا۔ پیدل چلنے والے بھی چلانے لگے۔ بیشتر گاڑی کی طرف اشارہ کر رہے تھے۔ جہاں کھلے دروازے سے کولیٹ کا ایک ہاتھ باہر جھول رہا تھا۔ جارڈن نے دہشت سے اپنے ہاتھوں کو دیکھا جو خون میں لتھڑے ہوئے تھے۔

☆☆☆

بھیڑ لگنا شروع ہو گئی تھی۔ ایمل فوش بھی بھیڑ میں شامل تھا۔ دوسروں کے مانند وہ بھی دیکھ رہا تھا کہ پولیس جارڈن کو ہتھکڑی لگا رہی تھی جو کچھ ہوا، خلاف توقع و ارادہ تھا۔ نہ اس کے گمان میں تھا کہ کولیٹ سے مڈبھیڑ ہو گی اور وہ اسے پہچان بھی لے گی۔

کولیٹ کے ساتھ ایمل فوش نے صرف ایک بار کام کیا تھا۔ تین سال پہلے قبرص میں۔ فرنچ خفیہ کے نزدیک ایمل مردہ تھا۔ جب وہ سر جھکائے، شانے لٹکائے...... کولیٹ کی گاڑی کے قریب سے گزر رہا تھا۔ اسے یقین تھا کہ وہ اسے پہچان نہیں سکے گی۔ تاہم جب کولیٹ نے اسے آواز دی تو وہ ششدر رہ گیا۔ متوجہ ہوئے بغیر کوئی چارہ نہ تھا۔ وہ دھیمے قدموں کے ساتھ اس کی گاڑی کے قریب ہو گیا۔ کولیٹ مردہ ساتھی کو دیکھ کر حیرت زدہ رہ گئی۔ عالم حیرت نے اسے کچھ سوچنے سمجھنے کا موقع ہی نہیں دیا۔ ادھر ایمل فوش کے پاس کوئی راستہ نہیں بچا تھا۔ وہ ڈرائیونگ سیٹ کی جانب آیا اور سائیلنسر لگی گن...... نکال کر فائر کیا۔ اسے افسوس ہوا تھا لیکن وہ کیا کرتا نہ وہ اسے شناخت کرتی نہ

مار جاتی...... کھسکتے وقت اس نے گن گندی نالی میں پھینک دی۔ جارڈن کا بچنا ناممکن تھا...... چند بلاک آگے جا کر اس نے فون ملایا۔

”جارڈن ٹراوسٹوک کو قتل کے جرم میں گرفتار کر لیا گیا ہے۔“

”کس کا قتل؟“

”وہ لڑکی تھی۔ کلاڈ کی ایجنٹ۔“

”جارڈن نے اُسے مارا؟“

”نہیں، میں نے۔“

دوسری طرف سے قہقہے کی آواز آئی۔ ”جواب نہیں۔ مزہ آگیا۔ میں نے نظر رکھنے کے لیے کہا تھا اور تم نے اسے مرڈر کیس میں پھنسا دیا۔ کمال کر دیا...... اب دیکھنا ہے، اس کی بہن کا کیا کرتے ہو تم۔“

”تم کیا چاہتے ہو؟“ ایمل فوش نے سوال کیا۔

وقفے کے بعد جواب ملا۔ ”میرے خیال میں مسئلہ ختم کرو۔“

”لڑکی کا کام ہو جائے گا لیکن جارڈن کے لیے ضروری ہے کہ میں جیل کے اندر جاؤں اور یہ ممکن نہیں، انگلیوں کے نشانات کی مدد سے مجھے پہچان لیا جائے گا۔ یہ کام کسی اور کو کرنا پڑے گا۔“

”ٹھیک ہے، ایک وقت میں ایک کام۔ لڑکی کو ٹھکانے لگاؤ۔“

☆☆☆

ریو میراح اب ایک ترکی شخص کی ملکیت تھی۔ اس نے عمارت کی حالت درست کرنے کے لیے رقم خرچ کی تھی۔ تاہم وہ اطراف کے ماحول اور سڑکوں کا کچھ نہیں بگاڑ سکتا تھا۔ اس کا نام ضمیر تھا۔ ضمیر نے برنیڈا اور رچرڈ کو بتایا کہ وہاں چار خاندان آباد ہیں لیکن پانچ نمبر فلیٹ ہمیشہ غیر آباد ہی رہا۔

”تمہارے پاس یہ عمارت کب سے ہے؟“ برنیڈا نے سوال کیا۔

”ایک سال ہو گیا۔“ اس نے نمبر پانچ کا تالا کھولا۔ طویل عرصے سے بند کمرے میں عجیب سی باس تھی۔ برنیڈا کے سینے میں ہوک سی اٹھی۔ وہ ہچکچاتے ہوئے بھاری قدموں کے ساتھ اندر گئی۔ وہاں فرنیچر نام کی کوئی چیز نہیں تھی۔ کھڑکی کے قریب ایک جگہ وہ رک گئی۔ شاہ بلوط کے تختوں کے فرش پر مدھم خاکی دھبا تھا۔ دھبا بمشکل دکھائی دے رہا تھا۔

”کس کے خون کا دھبا ہے؟ ممی اور ڈیڈی کا؟ یا دونوں کا خون ہمیشہ کے لیے ایک ساتھ مل گیا ہے......“

”میں نے اسے مٹانے کی بہت کوشش کی لیکن یہ چوبی شریانوں میں جذب ہو گیا ہے۔“ ضمیر نے بتایا۔

برنیڈا نے تھوک نگلا۔ اس سڑک پر...... اس جگہ...... اس کمرے میں؟ تمام پیرس چھوڑ کر انہیں یہاں جان دینی پڑی......؟

”مسٹر ضمیر، پہلے یہاں کا مالک کون تھا؟“

”متعدد افراد تھے، میں نے ایم روزنتھال سے یہ جگہ خریدی تھی۔ روزنتھال سے پہلے یہ جگ ڈیوڈو کے پاس تھی۔“

”کیا تم اسے جانتے ہو؟“

”سوری، پرانی بات ہے۔ تم لوگ بات کرنا چاہو تو میں کچھ دیر کے لیے نیچے نمبر تین میں چلا جاتا ہوں۔“ ضمیر وہاں سے ہٹ گیا۔

برنیڈا نے رچرڈ کو دیکھا۔ وہ ایک کونے میں چوبی فرش کو گھور رہا تھا۔

”کیا سوچ رہے ہو؟“ برنیڈا اس کے قریب چلی گئی۔

”بروسرڈ کچھ بتانا چاہ رہا تھا۔ وہ جس طرف اشارہ کر رہا تھا وہ یہی مقام ہے۔“

”لیکن تصویر میں یہاں کچھ بھی نہیں ہے۔“

”یہی بات قابلِ تشویش ہے اور یہی چیز بروسرڈ کو بھی پریشان کر رہی تھی۔ بریف کیس کے بارے میں کوئی بات ہے۔“

”نیٹو فائل؟“

”تم ڈیلفی کے بارے میں کیا جانتی ہو؟“

”اتنا جانتی ہوں کہ ممی اور ڈیڈی میں سے کوئی ڈیلفی نہیں تھا۔“ برنیڈا نے یقین سے کہا۔

”یہ تمہاری محبت بول رہی ہے۔“

”یقین تو تمہیں بھی نہیں۔“ برنیڈا نے منہ بنایا۔

”میری اور بات ہے۔ میرا زاویۂ نگاہ محض محبت پر مبنی نہیں ہے۔“

”یعنی تم ابھی تک پورے کھلے نہیں ہو؟“

”ہمارا مقصد ایک ہی ہے لیکن شاید ہم ایک ٹیم نہیں بن سکے۔“

”تم ایک ہی بار سب کچھ کیوں نہیں بتا دیتے؟“

”میں بھی فیصلہ نہیں کر سکا کہ کتنی آگہی تمہارے لیے

بہتر رہے گی؟" رچرڈ پُرسوچ انداز میں ٹہل رہا تھا۔ "ڈلینگلے میں ٹریننگ ختم ہونے کے بعد میرا پہلا ٹاسک تھا۔"

"ڈلینگلے..... سی آئی اے؟"

"ہاں۔ اگرچہ سی آئی اے میرا پہلا انتخاب نہیں تھا۔ میں نے یونیورسٹی میں جو مقالہ لکھا تھا، وہ مشرق وسطیٰ کے ایک ملک کی حربی صلاحیتوں سے متعلق تھا۔ حیران کن طور پر وہ سی آئی اے کی نظر میں آ گیا۔ وہ یہ بھی جان گئے کہ میں کئی زبانوں پر عبور رکھتا ہوں، مجھے اسٹوڈنٹ لون کے ضمن میں خاصا قرض دیا گیا۔ یہ دراصل گاجر دکھانے والی بات تھی۔ یوں میرے کئی مسائل حل ہو رہے تھے بلکہ بطور انٹیلی جنس اینالسٹ کام کرنے کا موقع بھی مل رہا تھا۔"

"یوں تم میرے والدین سے ملے؟"

رچرڈ نے اثبات میں سر ہلایا۔ "نیٹو کو سیکیورٹی لیک کا علم ہوا تھا، جس کا مرکز پیرس تھا۔ ہتھیاروں کا ڈیٹا مشرقی جرمنی پہنچایا جا رہا تھا۔ میں تازہ تازہ پیرس پہنچا تھا۔ لہٰذا میری پوزیشن صاف تھی۔ مجھے فرنچ خفیہ کے کلاڈ ڈامیر کے ساتھ کام کرنا تھا۔ مجھے ایک ڈمی رپورٹ تیار کرنے کے لیے کہا گیا۔ یہ اصل کے مانند تھی۔ اسے کوڈ شکل میں پیرس میں منتخب سفارت خانوں میں پہنچایا گیا۔ مقصد ڈیلفی کو دھوکے سے پکڑنا تھا۔"

"میرے والدین کا کیا تعلق؟"

"وہ پیرس کی برٹش ایمبیسی میں تھے۔ برنارڈ کمیونیکیشن میں اور میڈیلن پروٹوکول میں۔ دونوں ایم آئی سکس کے لیے کام کرتے تھے۔ برنارڈ ان چند افراد میں سے ایک تھا جن کی رسائی خفیہ فائلوں تک تھی۔"

"یوں وہ مشتبہ افراد کی فہرست میں شامل تھے؟"

رچرڈ نے سر ہلایا۔ "وہی نہیں، ہر ایک تھا..... برٹش، امریکن، فرنچ، سفیر تک مشکوک تھے..... ڈمی فائل پہنچانے کے بعد انتظار شروع ہو گیا کہ وہ کب مشرقی جرمنی پہنچتی ہے۔ لیکن ڈمی فائل مشرقی جرمنی کے بجائے بریف کیس میں وہاں ملی..... جہاں تمہارے والدین کو مارا گیا۔"

"مارا گیا؟"

"ہاں میں یہی سمجھتا ہوں۔"

"کیوں؟"

"اس لیے کہ تمہارے والدین کی ہلاکت کے ایک ماہ بعد امریکی سفیر سدرلینڈ نے خودکشی کر لی تھی اور واشنگٹن سے براہِ راست تفتیش روکنے کے احکامات آئے تھے..... نیز تم نے دیکھ ہی لیا ہے کہ ریو میراح کے مالکان بدل چکے ہیں۔ بروسرڈ اکیس سال پہلے ناکارہ ہوا، سراغ رساں ایٹنی بھی ایک سال پہلے مارا گیا....."

"تم نے سچائی جاننے کی کوشش نہیں کی؟" برنیڈا نے اعتراض کیا۔

"مجبوری تھی۔ میں سرکاری ملازم تھا۔ حتیٰ کہ کلاڈ کو بھی روک دیا گیا۔ اسے براہِ راست فرنچ پرائم منسٹر نے آرڈر کیے تھے۔ یوں ڈیلفی کی فائل بند ہو گئی۔"

"کتنا آسان تھا سب۔ انہیں غدار تسلیم کر لیا گیا۔"

وہ مڑی اور کمرے سے نکل گئی۔

"میں نے بتایا کہ میرے لیے آرڈرز تھے۔" رچرڈ، برنیڈا کے پیچھے گیا۔

"اور تم آرڈرز پر چلنے والے آدمی ہو؟"

"مجھے واشنگٹن بلا لیا گیا تھا۔ میں چاہتا بھی تو کچھ نہ کر پاتا۔"

وہاں سے نکل کر دونوں کوچن اسپتال پہنچے۔ دورانِ سفر خاموشی چھائی رہی۔ ماری سینٹ پیری تک پہنچنے میں کوئی دقت نہیں ہوئی۔ درجن بھر پولیس مین وہاں موجود تھے۔ ماری تک اطلاع پہنچائی گئی کہ لارڈ لووٹ کی بھتیجی ملنے آئی ہے۔ دونوں پولیس اسکارٹ کے ساتھ کمرے میں داخل ہوئے۔ اندر جا کر معلوم ہوا کہ نینا سدرلینڈ اور ہیلن وان بھی عیادت کے لیے پہنچے ہوئے تھے۔ یوں لگتا تھا کہ مختصر سی ٹی پارٹی ہو رہی ہے۔ ماری تکیے سے ٹیک لگا کر نیم دراز حالت میں بیٹھی تھی۔ رچرڈ نے اندازہ لگایا کہ اسے دھماکے سے جسمانی سے زیادہ ذہنی صدمہ پہنچا تھا۔

نینا نے چائے کے دو کپ برنیڈا اور رچرڈ کو پکڑائے۔

"تم لوگ پیرس کب پہنچے؟"

رچرڈ نے جواب دیتے ہوئے وہی سوال کیا۔

"ہم ریگی اور ہیلن کے ساتھ واپس آئے تھے۔"

"کیس میں کوئی پیش رفت ہوئی؟" برنیڈا نے سوال کیا۔

"دہشت گردی بتائی جا رہی ہے۔" ماری نے سرد آہ کھینچی۔

"ہاں..... اور کیا ہو سکتا ہے؟ کسی کو کیا ضرورت پڑی ہے کہ کسی سیاست داں کے بستر کے نیچے بم رکھ دے۔"

"میں ریلیز ہوتے ہی شاید آج ہی فلپ کے ساتھ سوئٹزرلینڈ چلی جاؤں۔" ماری نے ارادہ ظاہر کیا۔

"ویری گڈ آئیڈیا۔" ہیلن نے حمایت کی۔ "تم

دونوں کچھ دن اکیلے اچھی جگہ گزار آؤ۔''

''ہاں تاکہ دہشت گردوں کو لائن مل جائے۔ وہ یہی چاہتے ہوں گے۔'' نینا نے کہا۔

''تمہارے لیے یہ کہنا آسان ہے، بمباری تمہارے گھر پر نہیں ہوئی ہے۔'' ہیلن نے غصہ دباتے ہوئے کہا۔

''اگر ہوتی بھی تو میں اپنی جگہ سے ایک انچ نہ ہلتی۔'' نینا نے ترکی بہ ترکی جواب دیا۔

''ہاں تم اپنی جگہ سے کہاں ہلتی ہو۔''

''وہاٹ؟''

''کچھ نہیں۔'' ہیلن دوسری جانب دیکھنے لگی۔

''ہیلن، کیا بڑبڑا رہی ہو؟'' ماری نے کہا۔

''تمہارے لیے پیرس سے نکلنا بہت اچھا رہے گا۔ کوئی بھی دوست اس کی مخالفت نہیں کرے گا۔'' ہیلن نے کہا۔

''کیا میں اس کی دوست نہیں ہوں؟'' نینا بھڑکنے لگی۔

''میں نے کب کہا......؟''

''اوہ پلیز......بس کرو۔'' ماری کراہ اٹھی۔

اسی وقت دروازے پر دستک ہوئی۔ بحث میں ازخود ہی بریک لگ گیا......نینا کا جواں سال بیٹا انتھونی اندر داخل ہوا۔ ''ماما تیار ہیں چلنے کے لیے؟''

جواب میں نینا نے اٹھنے میں سیکنڈ نہیں لگایا۔ جاتے جاتے اس نے ماری کو دیکھا۔ ''ایک دوست کی حیثیت سے میرا اب بھی یہ خیال ہے کہ تمہیں پیرس میں رکنا چاہیے۔'' یہ کہہ کر وہ باہر نکل گئی۔

''تھینک گاڈ، تم اِسے کیسے برداشت کرتی ہو؟'' ہیلن نے ماری سے کہا۔ برنیڈا سوچ رہی تھی کہ دونوں خواتین ایک دوسرے سے کتنا ملتی ہیں۔ دونوں کی عمریں اور حسن زوال پذیر تھا۔ دونوں کے شوہر ان میں دلچسپی کھو چکے تھے۔

''کبھی میں سوچتی ہوں کہ تم ایک راہبہ ہو جو اس کتیا کو برداشت کر لیتی ہو۔'' ہیلن نے کڑوے لہجے میں کہا۔ ''اگر میں ہوتی......''

اس وقت فلپ اندر داخل ہوا۔ ماری نے کسی قسم کی مسرت کا اظہار نہیں کیا۔ فوراً بعد ہی کلاڈ کی آمد ہوئی۔

''تم دونوں یہاں پر۔'' کلاڈ نے اظہارِ حیرت کیا۔

''ہم تمہارا انتظار کر رہے تھے۔''

''اور میں تم دونوں کی تلاش میں تھا۔''

رچرڈ اور برنیڈا دونوں چونک اٹھے۔ ''کوئی مسئلہ؟''

''نازک مسئلہ ہے۔ میرے ساتھ آؤ۔'' وہ ہال وے کے نسبتاً سنسان کونے میں آ گئے۔

''کچھ دیر پہلے پولیس کی کال آئی ہے۔ کولیٹ کو کار میں گولی ماردی گئی ہے۔''

''اوہ مائی گاڈ......جارڈی۔'' برنیڈا کا منہ کھل گیا۔

''وہ محفوظ ہے......لیکن جو کولیٹ کو دن دہاڑے مار سکتا ہے۔ وہ جارڈن کو......لہٰذا جارڈن کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔''

''حفاظت کے لیے...... یا مرڈر چارج میں؟'' برنیڈا چیخ اٹھی۔ اس نے کلاڈ کی آنکھوں میں ہمدردی کی جھلک دیکھ لی تھی۔

☆☆☆

دونوں اسپتال میں تنہا تھیں۔ تنہائی اچھی تھی۔ اس دوران میں دونوں نے بہت کم بات کی تھی۔ بالآخر ہیلن سے رہا نہ گیا۔

''یہ ناقابلِ برداشت ہے۔''

''میں کیا کر سکتی ہوں۔ اس کے بہت سے دوست ہیں۔ اس کے تعلقات ہیں۔ اثر ورسوخ ہے۔ وہ فلپ کو بھی میرے خلاف کر سکتی ہے۔''

''کچھ نہ کچھ تو کرنا پڑے گا۔ تم اس سے بات کرنا بند کر دو۔''

''کس بنیاد پر؟ میرے پاس کوئی ثبوت نہیں۔''

''کسی ثبوت کی ضرورت نہیں ہے۔'' ہیلن نے کہا۔ ''کیا تمہاری آنکھیں کافی نہیں ہیں۔ دونوں کس طرح ایک دوسرے کو دیکھتے ہیں......فلپ تمہیں کس طرح نظر انداز کرتا ہے۔ کتنی بار وہ اسپتال آیا ہے وہ بھی چند منٹ کے لیے۔''

ماری روہانسی ہونے لگی۔

''اچھا دل چھوٹا مت کرو۔ میں تمہارے ساتھ ہوں۔'' ہیلن نے اس کا رخسار تھپتھپایا۔ دونوں سہیلیاں ایک جیسے حالات سے گزر رہی تھیں۔ فرق صرف ہمت کا تھا۔ ماری کے برعکس ہیلن، ریگی وان کے حلق میں اٹکی ہوئی تھی۔

☆☆☆

جیل سیل میں جارڈن جس بینچ پر بیٹھا اسی پر ایک اور قیدی بھی براجمان تھا۔ اس کا حلیہ اور جسم سے اٹھنے والی

ناگوار بُو جارڈن کو پریشان کر رہی تھی۔ وہ جارڈن کے لباس، جوتوں اور قیمتی گھڑی کو گھورے جا رہا تھا۔

''کیا پریشانی ہے؟'' تنگ آکر جارڈن نے اسے آنکھیں دکھائیں۔

''سونے کی ہے؟'' اس نے گھڑی کی طرف اشارہ کیا۔

''ہاں، پھر......''

وہ اٹھ کر اور قریب آگیا۔ ''اٹالین ہیں؟'' اس نے جوتوں کو دیکھا۔

''ہاں، اٹلی کے ہیں۔''

اس نے لباس کی طرف دیکھتے ہوئے دانت نکالے۔

''لیس موا ٹرا نسکیل (مجھے تنہا چھوڑ دو)۔'' جارڈن نے فرنچ میں کہا۔

قیدی نے اپنے جوتوں کی طرف اشارہ کیا جو سخت گتے کے بنے تھے۔ ''یو لائک؟''

''ویری نائس۔'' جارڈن نے بھی دانت نکالے۔

سیل کے دروازے پر کھڑکھڑاہٹ ہوئی۔ چابی گھومنے کی آواز آئی اور دروازہ کھلا۔ کونے میں دوسرا قیدی اٹھ کر بیٹھ گیا۔

دروازے میں سے کسی نے جارڈن کا نام پکارا۔

''یس؟'' جارڈن کھڑا ہو گیا۔

''میرے ساتھ آؤ، ملاقاتی ہیں۔''

جارڈن اس کے پیچھے چل پڑا۔ دوسرے اہلکار نے دروازہ دوبارہ مقفل کر دیا۔

''اوہ، برنیڈا۔''

برنیڈا بھاگتی ہوئی اس سے لپٹ گئی۔ ''جورڈی، تم ٹھیک ہو؟''

''ڈارلنگ، آئی ایم فائن۔'' جارڈن نے برنیڈا کے شانے پر رچرڈ کو دیکھا۔ اس کے ساتھ کلاڈ کھڑا تھا۔

''کیا خبر ہے؟''

''سر میں نو ایم ایم کی ایک گولی۔ کوئی گواہ نہیں۔'' کلاڈ نے جواب دیا۔

''گن کہاں ہے؟ میں کیسے ملزم ہو گیا؟''

''گن گاڑی کے قریب گندی نالی سے مل گئی ہے۔''

''لیکن گواہ؟'' برنیڈا نے کہا۔

''گواہ کی ضرورت ہی نہیں ہے۔'' جارڈن نے کہا۔

''میں نے کولیٹ سے لفٹ لی تھی۔ گاڑی میں جگہ جگہ میری انگلیوں کے نشانات ہوں گے۔ میں دوبارہ بولیوارڈ سینٹ جرمن جانا چاہتا تھا...... باہر آکر میں نے پھر کولیٹ سے لفٹ لینا چاہی...... آگے جو ہوا وہ کلاڈ کے علم میں ہے۔''

''تم نے وہاں کوئی مشکوک آدمی دیکھا تھا؟'' رچرڈ نے سوال کیا۔

''نہیں، لیکن کولیٹ نے شاید......''

''تمہیں یقین نہیں ہے۔''

''ہاں، میں یقین سے نہیں کہہ سکتا۔'' جارڈن نے جواب دیا۔

''وہ بچی نہیں تھی۔ وہ اپنی حفاظت کے لیے تیار تھی۔'' کلاڈ نے کہا۔

''یہ بات میری بھی سمجھ میں نہیں آرہی۔ وہ اتنی آسانی سے......''

''کلاڈ، وہ دھوکے میں ماری گئی ہے جس نے اُسے نشانہ بنایا ہے، وہ اسے جانتی تھی اسی لیے اس نے دفاع کی ضرورت ہی محسوس نہیں کی۔'' رچرڈ نے اندازہ ظاہر کیا۔

''مجھے سینٹ جرمن جانا چاہیے۔ جو بھی ہے وہ میرے پیچھے آئے گا۔'' جارڈن نے تجویز دی۔

''جارڈی یہ ممکن نہیں ہے۔'' برنیڈا نے نرمی سے کہا۔

''کیا مطلب ہے، اس بات کا؟''

''پولیس تمہیں آزاد نہیں کرے گی۔''

''لیکن یہ قتل میں نے نہیں کیا۔'' جارڈن نے کلاڈ کی طرف دیکھا۔

رچرڈ نے کہا۔ ''جارڈن تم تسلی رکھو، ہم تمہیں ہر قیمت پر یہاں سے نکال لیں گے۔''

''کسی نے انکل ہیو کو فون کیا؟''

''وہ چیٹ ونڈ میں نہیں ہیں۔ کوئی نہیں جانتا، وہ کہاں ہیں؟'' برنیڈا نے بتایا۔ ''ہمیں ریگی اور ہیلن سے بات کرنی پڑے گی۔ ان کے تعلقات ہیں۔ شاید وہ سفارت خانے میں ڈوریاں ہلا سکیں۔''

''پولیس مجھے ملزم سمجھ رہی ہے؟''

''ہاں۔'' کلاڈ نے کہا۔

''اور تمہارا کیا خیال ہے؟''

''ہم میں سے کوئی بھی تمہیں قاتل نہیں سمجھتا۔''

''جورڈی ہمیں کچھ وقت درکار ہے۔'' برنیڈا نے کہا۔

جارڈن، بہن کو دیکھتا رہا۔ پھر گھڑی اتار کر اسے پکڑا دی۔

''یہ کیا کر رہے ہو؟''

''شاید یہاں مجھے زیادہ دیر رکنا پڑے۔ اسے اپنے پاس رکھو۔ میں چاہتا ہوں کہ اگلی فلائٹ سے تم گھر واپس جاؤ، سمجھ گئیں؟''

''میں کہیں نہیں جارہی۔''

''ہاں، تم جارہی ہو۔''

''تمہیں یہاں میری ضرورت ہے۔'' برنیڈا نے کہا۔

جارڈن نے اس کے دونوں شانے پکڑ لیے۔ ''ہوش سے کام لو۔ ایک ایسا ایجنٹ مارا جاچکا ہے جو تربیت یافتہ تھا۔''

''اس کا مطلب یہ نہیں کہ اگلی باری میری ہے۔''

''اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ لوگ خوف زدہ ہیں اور کچھ بھی کرسکتے ہیں۔ تمہیں جانا پڑے گا۔''

''تمہیں یہاں سڑنے کے لیے چھوڑ کر بھاگ جاؤں؟''

''میرے ساتھ کلاڈ ہے، ریگی ہے......''

برنیڈا نے زور زور سے نفی میں سر ہلایا۔ ''کیا تم واقعی یہ سمجھتے ہو کہ میں چلی جاؤں گی؟''

''اگر تم مجھ سے محبت کرتی ہو۔''

''میں تم سے محبت کرتی ہوں، لہٰذا میں یہیں رہوں گی...... چلو رچرڈ۔''

☆☆☆

''تمہارا بھائی درست کہتا ہے۔'' رچرڈ نے کہا۔ ''تمہیں گھر جانا چاہیے۔''

''اب تم مجھے سبق نہیں سکھاؤ۔'' برنیڈا اتر گئی۔

''تمہیں کسی کی تو سننی چاہیے...... سچ کی تلاش میں براہِ راست پیرس میں چھلانگ لگانا غلط تھا۔ میں جانتا ہوں، تم کیا چاہتی ہو لیکن حالات تیزی سے تبدیل ہورہے ہیں۔ ابھی دو دن نہیں گزرے اور ایک فرنچ ایجنٹ مارا گیا ہے جو کھیل بیس برس قبل شروع ہوا تھا، وہ رنگ بدل کر پھر سے شروع ہورہا ہے...... تم دونوں کا اپنے والدین سے کوئی موازنہ نہیں ہے اور وہ خود کو نہ بچاسکے۔ ہر کام جذبات سے نہیں ہوتا۔''

''یعنی مجھے جارڈن کو یہاں چھوڑ دینا چاہیے؟'' برنیڈا کی آواز کا زور کم ہوگیا۔

''میں اس کا خیال رکھوں گا۔ ریگی سے بات کروں گا۔ بہترین وکیل کا بندوبست کروں گا۔''

برنیڈا، جارڈن کی دی ہوئی گھڑی کو گھور رہی تھی۔

''اگر اسے کچھ ہوا تو میں خود کو کبھی معاف نہیں کرسکوں گی۔''

''اگر تمہیں کچھ ہوا تو جارڈن خود کو معاف نہیں کرسکے گا۔ اور...... اور میں بھی۔''

''میں تمہاری ذمّے داری نہیں ہوں۔''

''تم ہو!''

''یہ فیصلہ کس نے کیا؟''

''میں نے۔'' رچرڈ اُس کے قریب ہوگیا۔

''دور رہو...... کار میں بیٹھ جاؤ۔'' برنیڈا کی دھڑکنیں ناہموار ہوگئیں۔ رچرڈ کی قربت سے وہ ڈرنے لگی تھی۔

☆☆☆

''صورتِ حال بدنما ہے۔'' ریگی نے کہا۔ ''چوری، ڈاکے، تشدد کا معاملہ ہوتا تو بات دیگر تھی لیکن مرڈر؟ مجھے ڈر ہے کہ ڈپلومیٹک مداخلت بے سود ہوگی۔''

وہ ریگی وان کی شاندار اسٹڈی میں بیٹھے تھے۔

''سفیر محترم اتنے بے اختیار نہیں۔ نہ یہ کسی عام آدمی کا مسئلہ ہے۔ وہ میرا بھائی اور انکل کا بھتیجا ہے۔ سب سے بڑھ کر اسے ناکردہ جرم میں پھنسایا گیا ہے۔ وہ قاتل نہیں ہے۔'' برنیڈا نے زور دے کر کہا۔ ''ایمبیسیڈر کچھ کرسکتا ہے۔''

''یقیناً وہ قاتل نہیں ہوسکتا۔ میری اس سے بات ہوئی ہے۔ سفیر بھی زیادہ پُرامید نہیں ہے۔ میرے بس میں ہوتا تو وہ ایک سیکنڈ بھی وہاں نہ رہتا۔ میں ایک اچھے وکیل کا بندوبست کرتا ہوں۔ وہ خاصا قابل ہے۔''

''فرنچ پولیس کیا کررہی ہے؟'' رچرڈ نے کہا۔

''گن پر انگلیوں کے نشانات نہیں ہیں۔ لارڈ لووٹ کے بھتیجے کی حیثیت سے ہم کچھ مراعات لے لیں گے۔ تاہم آخر میں یہ مرڈر چارج ہی رہے گا۔ مصیبت یہ ہے کہ مقتولہ خود فرانسیسی شہری ہے۔ اخبارات میں اسٹوری آتے ہی نئی مشکلات کھڑی ہوجائیں گی۔''

رچرڈ نے ریگی کو بتایا کہ برنیڈا واپس جانے سے انکاری ہے۔ دونوں نے کچھ دیر اپنی سی کوشش کی۔ تاہم برنیڈا کو قائل کرنے میں ناکام رہے۔ دونوں نے بے بسی سے ایک دوسرے کو دیکھا۔ تاہم انہیں کوئی حیرانگی نہ تھی۔ برنیڈا اپنی ماں کی طرح ہی تھی۔

دروازے پر دستک ہوئی اور ہیلن اندر آئی۔ اس کے ہاتھ میں موجود ٹرے میں بسکٹ اور چائے تھی۔

''ریگی، تم کچھ نہیں کرسکتے؟''

''میں کوشش کررہا ہوں۔''

''وکیل سے کام نہیں چلے گا۔ کچھ اور بھی سوچنا

چاہیے۔'' ہیلن نے کہا۔

''وہ کیا؟'' ریگی نے سوال کیا۔

''یہ محض ایک مرڈر نہیں ہے۔ سازش ہے جس کی جڑیں ماضی میں دفن ہیں اور بیس سال پہلے کا مرڈر آج بھی کسی کے لیے خطرے کا باعث ہے۔'' ہیلن نے جواب دیا۔

''ڈیلفی...... تمہیں یاد ہے؟ اس کے بارے میں ہیو نے بتایا تھا۔''

''ہاں، ڈیلفی۔ ایم آئی سکس کبھی اس تک نہیں پہنچ سکی تھی؟'' ہیلن نے رچرڈ کو دیکھا۔

''ہاں، لیکن ان کو شبہات تھے۔''

''سدرلینڈ کی بات کر رہے ہو؟''

''ہاں، وہ مذکورہ سانحے کے ایک ماہ بعد پل سے کود گیا تھا۔''

''پتا نہیں وہ کیوں کودا تھا لیکن اگر میں مرد ہوتی اور میری شادی نینا سے ہو جاتی تو میں بہت پہلے کود چکی ہوتی۔'' ہیلن نے نفرت سے ہونٹ سکیڑے۔

''ہمیں اپنی توجہ مسئلے کی طرف رکھنی چاہیے'' ریگی نے پائپ ٹھونکا۔

''میں ہر ممکن کوشش کروں گا۔''

''میں آپ کی بہت مشکور ہوں۔'' برنیڈا نے کہا۔

''ڈیئر مسکراؤ، میں پریشان ہو جاتا ہوں...... ہیو کو کیا جواب دوں گا۔'' ریگی نے برنیڈا کی پیشانی پر بوسہ دیا۔

''تم اس کا بہت خیال رکھنا۔'' وہ رچرڈ کی طرف مڑا۔

''میں وعدہ کرتا ہوں۔''

☆☆☆

''ہیلن اور ریگی ایک دوسرے کی ضد ہیں؟''

''مطلب؟''

''یوں لگتا ہے، مجبوراً گزارا کر رہے ہیں۔'' برنیڈا نے وضاحت کی۔

''ہاں ایسا ہی ہے۔ یہ رشتہ ہیلن کی دولت کے باعث نبھ رہا ہے اور یہ بات ریگی وان کے لیے خلش کی طرح ہے۔ وہ بینکر بھی نہیں بننا چاہتا تھا۔ ہیلن نے اسے مجبور کیا۔ ان کی بدمزگی ہر جگہ نظر آتی ہے۔ میں عادی ہو گیا ہوں۔ اس کے برعکس تمہارے والدین تھے۔ ایک دوسرے کی چاہت میں ڈوبے ہوئے۔ خوش و خرم۔ کتنا پیارا اور ہم آہنگ جوڑا تھا...... کاش میرے والدین بھی ایسے ہوتے۔''

''کیا ہوا تھا؟''

''طلاق...... یہ علیحدگی خاصے خراب انداز میں ہوئی تھی۔ بعدازاں میں شادی کے خیال سے ہی بدظن ہو گیا۔''

کچھ دیر کے لیے کار میں خاموشی چھا گئی۔

''تو شادی نہ کرنے کی یہ وجہ تھی؟'' برنیڈا نے کہا۔

''ہاں یہ ایک وجہ تھی۔ دوسری کوئی مطلب کی لڑکی ملی ہی نہیں۔ تم نے کیوں شادی نہیں کی؟'' رچرڈ نے برنیڈا پر نظر ڈالی۔

اس نے شانے اچکائے۔ ''کوئی ملا ہی نہیں۔''

''خوب، آئیڈیلسٹ ہو؟''

''شاید۔'' وہ ہنس پڑی۔

ہوٹل پہنچ کر وہ کار سے اترے اور لابی کی طرف چل پڑے پھر ایلیویٹر میں...... ایلیویٹر سے نکل کر وہ سوئٹ میں داخل ہو گئے اور دروازہ بند کر دیا۔

''تم کہاں گھسے آ رہے ہو؟''

''کہاں جاؤں؟''

''میں کیا جانوں؟'' برنیڈا نے بے نیازی سے کہا۔

''واقعی تمہارا کوئی اسکرو ڈھیلا ہے۔''

''تمہیں معلوم ہے تو اسے کس کیوں نہیں دیتے؟''

برنیڈا کی آنکھوں میں شوخی نظر آئی۔

''سنجیدہ ہو؟''

''تم بھی احمق ہو۔''

''احمق تو نہیں ہوں، لارڈ کی بھتیجی کا خیال کر جاتا ہوں...... آؤ اِدھر بیٹھ کے باتیں کرتے ہیں۔''

''صرف باتیں؟''

رچرڈ نے برنیڈا کا ہاتھ پکڑ لیا۔

''چھوڑو ابھی آتی ہوں۔'' وہ جارڈن کے سوئٹ کی طرف جاتے ہوئے کھڑکی کے پاس سے گزری۔

''وہاں کہاں......؟''

برنیڈا رک کر جواب دینے کے لیے پلٹی اور دھماکا ہوا، کھڑکی کے شیشے ٹوٹ گئے۔ اضطراری طور پر برنیڈا کچھ اور پیچھے ہٹ گئی۔ رچرڈ نے جست لگائی اور اسے لے کر زمین بوس ہو گیا۔ دوسرا فائر ہوا۔ ''لیٹی رہو، میں روشنی بند کر رہا ہوں۔'' وہ سوئچ بورڈ کی طرف رینگ رہا تھا۔ تیسرا دھماکا ہوا اور دوسری کھڑکی کا شیشہ ٹوٹا۔ اتنی دیر میں رچرڈ نے سوئچ آف کر دیا۔ ''خاموش رہنا، اٹھنا مت...... وہ سامنے والی بلڈنگ پر ہے۔ دور مار رائفل سے فائرنگ ہوئی ہے۔ ممکن ہے انفرا ریڈ اسکوپ لگی ہو...... میں فون کرتا ہوں۔''

''اوہ نو...... فون لائن کٹی ہوئی ہے۔''

برنیڈا لرز اٹھی۔ ''کیا مطلب، کوئی یہاں آیا تھا؟''

''شا...... ا......شا......'' رچرڈ نے ساعت پر زور دیا۔

برنیڈا کا دل سینے میں بری طرح اچھل رہا تھا۔
ایلیویٹر کی مدھم آواز آرہی تھی جو تیسری منزل پر خاموش ہوگئی۔

''برنیڈا حواس بحال رکھنا۔ ہم مصیبت میں ہیں۔''

☆☆☆

''کوئی اندر نہیں آسکتا۔'' برنیڈا نے کہا۔ ''دروازہ مقفل ہے۔''

''ان کے پاس ماسٹر کی ہوگی...... وہ پہلے یہاں آئے تھے تو اب بھی آسکتے ہیں۔''

''کیا کریں؟''

''جارڈن کا کمرا......''

دونوں چاروں ہاتھ پیروں کے بل کنکٹنگ ڈور تک گئے۔ معاً برنیڈا کو احساس ہوا کہ وہ اکیلی ہے۔ ''کہاں ہو تم؟''

''تم اندر جاؤ، میں انہیں روکتا ہوں۔''

''کیا؟''

''وہ پہلے اس کمرے کو چیک کریں گے۔ تم جارڈن کے سوئٹ سے نکل کر سیڑھیوں پر جانا اور مڑے بغیر بھاگتی رہنا۔''

''یہ خودکشی ہے۔ تمہارے پاس اسلحہ نہیں ہے۔''
برنیڈا نے تاریکی میں آنکھیں پھاڑ کے دیکھا۔ رچرڈ کا سایہ دروازے کے ساتھ چپکا ہوا تھا۔

''برنیڈا، تم نکلو......'' رچرڈ نے بے چینی سے کہا۔

برنیڈا پر سکتہ طاری تھا۔

دستک ہوئی۔ ''مس ٹراوسٹوک؟'' مردانہ آواز آئی۔

برنیڈا خاموش رہی۔ آواز پھر آئی۔

رچرڈ اضطراب کے عالم میں ہاتھ سے اشارہ کررہا تھا کہ وہ نکل جائے۔

دروازہ کسی وقت بھی کھل سکتا تھا۔ سوچنے، حرکت کرنے کا وقت گزر گیا تھا۔ برنیڈا نے بیڈ سائڈ سے لیمپ اٹھایا اور رچرڈ کے قریب آگئی۔

''کیا کررہی ہو؟'' رچرڈ نے برہم سرگوشی کی۔

''شٹ اپ۔'' وہ آہستہ سے غرائی۔

دروازہ کھولا۔ دو سائے نظر آئے۔ رچرڈ قریب ترین سائے پر جا پڑا...... دونوں نیچے گرے۔ برنیڈا نے لیمپ دوسرے بن بلائے مہمان کے سر پر بجایا۔ وہ ڈکراتا ہوا منہ کے بل گرا۔ برنیڈا نے بیٹھ کر بغل کے پاس ہاتھ مارا۔ ہولسٹر؟ اس نے پشت کے بل گر کے اسے سیدھا کر کے ہولسٹر پر ہاتھ ڈالا...... تب باہر سے آنے والی روشنی کی لکیر آدمی کے چہرے پر پڑی اور برنیڈا کو غلطی کا احساس ہوا۔

''اوہ مائی گاڈ۔'' وہ بولی۔ ''رچرڈ اسے چھوڑ دو۔''

''کیا بکواس ہے؟''

''یہ دونوں دوست ہیں۔'' برنیڈا نے اٹھ کر سوئچ آن کیا۔

رچرڈ نے حیرت سے دیکھا اور منیجر کو چھوڑ دیا۔
دوسرا آدمی کلاڈ ڈامیر تھا۔

''تم نے میرا سر ہی کھول دیا تھا۔ اینٹ ماری تھی کیا؟'' وہ چاروں منیجر کے آفس میں بیٹھے تھے۔

''لیمپ تھا، آئی ایم سوری۔'' برنیڈا بیگ میں لپٹی برف سے کلاڈ کے سر کی ٹکور کررہی تھی۔ منیجر کی ایک آنکھ سیاہی مائل ہورہی تھی۔ وہ وقتاً فوقتاً رچرڈ کے دائیں پنچ کو دیکھ رہا تھا۔ دروازے پر دستک کے بعد ایک پولیس مین اندر آیا اور کلاڈ سے باتیں کر کے چلا گیا۔

''کیا کہہ رہا تھا؟'' برنیڈا نے سوال کیا۔

''گولیاں ہوٹل کے مخالف سمت کی عمارت سے چلائی گئی تھیں۔ وہ ایک پلازا ہے۔ چھت پر سے گولیوں کے خول ملے ہیں...... حملہ آور غائب ہے۔''

''اس کا مطلب ہم نہیں جانتے کہ اب وہ کب، کہاں حملہ آور ہوگا؟''

''وہ کیوں مجھے مارنا چاہتا ہے؟'' برنیڈا نے استفسار کیا۔

''اچھا سوال ہے؟'' رچرڈ نے جواباً کہا۔ ''میں پہلے بتا چکا ہوں کہ تم کیا کررہی ہو اور کیا نتائج برآمد ہوسکتے ہیں۔ شک وشبہے کی کوئی گنجائش نہیں رہی ہے کہ ڈیلفی زندہ ہے۔''

رچرڈ، کلاڈ کی طرف مڑا۔ ''ہمیں ایک سیف ہاؤس چاہیے۔''

''تم ایکس سی آئی اے ہو۔ ہوسکتا ہے کہ تمہیں مارنے کی کوشش کی گئی ہو؟'' برنیڈا نے نیا سوال اٹھایا۔

''کھڑکی کے سامنے سے تم گزری تھیں، میں نہیں۔ ڈیلفی کے لیے خطرہ میں نہیں، تم ہو...... مزید یہ کہ تم سوال بہت کرتی ہو۔ ہم سیف ہاؤس جائیں گے اور کل تم ہوائی جہاز میں ہوگی۔''

اس مرتبہ برنیڈا خاموش رہی۔ وہ خود کو بہت تھکا ہوا محسوس کر رہی تھی۔

کلاڈ نے ایک سیمی آٹومیٹک نکال کر رچرڈ کے حوالے کیا۔ ''ادھار دے رہا ہوں۔''

''اور تم؟''

''میرے پاس دوسرا ہے۔'' اس نے جواب دے کر چند ضروری کالز کیں اور رچرڈ کو بتایا کہ کچھ دیر بعد گاڑی آئے گی جو پاسی کے سیف ہاؤس تک پہنچا دے گی۔

☆☆☆

''ہم یہاں محفوظ ہیں۔ کم از کم آج کی رات۔''

رچرڈ نے دروازے میں ڈبل بولٹ لگایا اور فلیٹ کا جائزہ لیا، کھڑکیاں چیک کیں...... عمارت کے سامنے ایک گارڈ تھا اور ایک عمارت کی پشت کی نگرانی کر رہا تھا۔ رچرڈ نے پردے برابر کر دیے۔

''تم گن استعمال کرتے ہو؟''

''مرڈر کے لیے نہیں، حفاظت کے لیے۔'' رچرڈ نے جواب دیا۔ اس نے کلاڈ کا دیا گلاک نکالا ''یہ سیمی آٹومیٹک ہے، نو ایم ایم، سولہ کارٹریج...... میگزین کے لیے۔ ایسی چیزیں میں انتہائی ضرورت کے وقت استعمال کرتا ہوں۔''

''کیا تم نے کبھی آتشیں ہتھیار استعمال نہیں کیا؟''

''وہ اور بات تھی۔ انکل ہیو کے ساتھ پرندوں کا شکار۔''

''اس وقت کیا موضوع لے کر بیٹھ گئیں۔ دیکھو کچن میں کیا ہے؟ کچھ کھا کر سونے کی تیاری کرتے ہیں...... بہت بھاگ دوڑ کر لی۔''

☆☆☆

جارڈن نے وکیل کو دیکھ کر کوئی اچھا تاثر نہیں دیا تھا۔ انگریزی اچھی تھی نہ اس کی شکل وصورت۔ جارڈن نے خود کو تسلی دی کہ برنیڈا نے اسے ہائر کیا ہے تو وہ پیرس میں کوئی بہترین وکیل ہی ہوگا۔ وکیل کا نام ایم جارمی تھا۔

''فکر کی کوئی بات نہیں ہے۔ میں سب سنبھال لوں گا۔ کاغذات اسٹڈی کرنے کے بعد ہم ایگریمنٹ کر لیں گے۔''

''تفتیش کا کیا ہوا؟''

''رفتار بہت دھیمی ہے۔'' جارمی نے بتایا۔ تم صبر کا مظاہرہ کرو۔ پولیس کے پاس کام زیادہ ہے۔''

''کیا میرے انکل سے تمہارا رابطہ ہوا؟''

''وہ میری منصوبہ بندی سے مطمئن ہیں۔''

''کیا وہ پیرس آ رہے ہیں؟'' جارڈن نے استفسار کیا۔

''وہ مصروفیت میں اُلجھے ہوئے ہیں۔ جلد آئیں گے۔''

جارڈن سوال کرتے کرتے رہ گیا۔ کیسی مصروفیت؟ برنیڈا کے مطابق وہ تو چیٹ ونڈ میں ہیں ہی نہیں......

جارمی نے اٹھتے ہوئے کہا۔ ''میں پولیس کو ہدایت کر دوں گا کہ تمہیں کسی دوسرے بہتر سیل میں منتقل کر دیں۔''

''شکریہ۔'' وہ سوچ رہا تھا کہ جارمی کی ملاقات یا رابطہ انکل سے کہاں پر ہوا۔

''میرے انکل نے اور کیا بات کہی تھی؟'' اس نے پوچھا۔

''بات چیت جاری ہے۔ مجھے یقین ہے کہ وہ تمہیں خود بتائیں گے۔'' وکیل جارمی نے مبہم جواب دیا۔

وکیل جارمی سے متعلق جارڈن عدم اطمینان کا شکار ہو چلا تھا۔ نیا سیل کچھ بہتر تھا۔ وہاں بھی دو قیدی موجود تھے۔ دونوں جارڈن کے قیمتی اٹالین جوتوں کو دلچسپی سے دیکھ رہے تھے۔

''ہیلو۔'' جارڈن کو کوئی اور لفظ نہیں سوجھا۔

''اونگلے؟'' ایک نے سوال کیا۔ اونگلے (انگریز)

''اونگلے'' جارڈن نے کہا۔

''وہ تمہاری ہے۔'' سوال کرنے والے نے انگریزی میں بینچ کی طرف اشارہ کیا۔ بینچ پر پتلا سا میٹرس بھی تھا۔ جارڈن کے ذہن میں پھر وکیل کا چہرہ گھومنے لگا۔ اس نے جھوٹ کیوں بولا۔ انکل ہیو چیٹ ونڈ میں نہیں تھے۔ کہاں تھے؟ کوئی نہیں جانتا تھا۔

اتنے میں قدموں کی آہٹ سنائی دی۔ دروازہ کھلا، ایک اور قیدی اندر داخل ہوا۔ وہ چوتھی اور آخری خالی بینچ پر بیٹھ گیا۔ اس کا سر بالوں سے بے نیاز تھا۔ رخسار ابھرے ہوئے تھے۔ چہرہ، وکیل جارمی سے بہتر ہی تھا۔ وہ مجرم سے زیادہ بیکری والا لگ رہا تھا۔ اس کا نام فرانکو تھا۔

وقت پر کھانا آیا تو جارڈن کی روح تڑپ اٹھی۔ اس نے بمشکل تھوڑا سا کھایا اور لیٹ گیا۔ اس نے فیصلہ کیا کہ یہاں سے جان چھوٹتے ہی سب سے پہلے کسی بہترین ریسٹورنٹ کا رخ کرے گا۔ بینچ پر لیٹ کر اس نے کمبل کھینچ لیا۔ سونے کی ہر کوشش ناکام رہی۔ ایک وجہ وہ خراٹے تھے جو اس کے ساتھی قیدی تواتر کے ساتھ نشر کر رہے تھے......

دوسرے دن میں گزرے ہوئے حالات کے پریشان کن خیالات کی یلغار...... کولیٹ کا خوب صورت چہرہ بار بار اس کے تصور میں گھوم جاتا۔ وہ خود کو کولیٹ کی موت کا ذمے دار سمجھ رہا تھا۔ بار بار اندر سے اشتعال کی لہر اٹھتی...... اسے کیوں اور کس نے مارا؟ کیا اس نے کسی کو دیکھا تھا یا کسی نے اسے دیکھا تھا...... جارڈن خیالات میں ڈوبا ہوا نئی نئی تھیوریز ایجاد کررہا تھا کہ وہ ایک بینچ سے ابھرنے والی معمولی سی چرچراہٹ پر دھیان نہ دے سکا۔ اسے احساس اس وقت ہوا جب کوئی اٹھ کر دبے پاؤں اس کی طرف آنے لگا۔

تاریکی میں ہیولا سا دکھائی دے رہا تھا۔ جارڈن ساکت پڑا رہا۔ کوئی اُچکا اس کی جیبیں صاف کرنے آرہا ہے۔ جارڈن کا سینہ ہولے ہولے پھول پچک رہا تھا جیسے وہ گہری نیند میں ہو۔ آنے دو اسے سبق سکھاتا ہوں۔ ہیولا قریب تر ہوتا گیا۔ چھ فٹ...... پانچ فٹ۔ جارڈن کی دھڑکن بڑھ گئی۔ عضلات تن گئے۔ جارڈن کی جیکٹ قدموں کی طرف دیوار پر لٹک رہی تھی۔ لیکن ہیولا اس کے سر کی جانب آیا۔ ضرب لگانے کے لیے اس کا ہاتھ بلند ہوا، اسی وقت جارڈن کا ہاتھ حرکت میں آیا، اس نے حملہ آور کی کلائی تھام لی۔ حملہ آور کے حلق سے حیرت زدہ آواز برآمد ہوئی۔ اس نے دوسرے ہاتھ سے حملہ کیا۔ جارڈن نے اس وار کو بھی بلاک کیا اور بینچ پر اٹھ بیٹھا۔ جارڈن نے سختی سے اس کی کلائی مروڑی۔ جارڈن نے حملہ آور کی کراہ سنی۔ وہ خود کو چھڑانے کے لیے جدوجہد کررہا تھا لیکن جارڈن سبق سکھائے بغیر اسے چھوڑنے والا نہیں تھا۔ اس نے اٹھ کر ہیولے کو دھکیلا، دونوں دیوار کی طرف گئے۔ بھد کی آواز کے ساتھ حملہ آور دیوار سے ٹکرایا۔ کشمکش جاری تھی۔ جارڈن نے پھر دھکا دیا۔ دونوں لڑکھڑا کر سوئے ہوئے قیدی پر گرے۔ جو فرنچ میں مغلظات بکتا ہوا اٹھا۔ اسی دوران جارڈن نے محسوس کیا کہ حملہ آور کی مزاحمت ختم ہورہی ہے۔ باہر سے بھاگتے قدموں کی آواز آرہی تھی۔ باہر سے کوئی فرنچ میں چلّایا اور اندر روشنی ہوگئی۔ جارڈن نے اپنے نیم جاں حریف کو چھوڑ دیا۔ وہ حیران تھا کہ حملہ آور کو کیا ہوا؟ نیز روشنی ہونے پر اس نے دیکھا کہ وہ گنجے سر والا فرانکو تھا۔ جو عجیب انداز میں مچھلی کی طرح بل کھا رہا تھا۔ اس کی آنکھیں اوپر چڑھ گئی تھیں۔ ہاتھ پیر پھینکتے ہوئے اس نے حلق سے اذیت ناک آواز نکالی اور آناً فاناً دم توڑ دیا...... چند سیکنڈ تک وہاں موجود افراد اس کی حرکت کا انتظار کرتے رہے۔ تاہم انتظار فضول ہی ثابت ہوا۔

گارڈ نے چیخنا شروع کردیا۔ ذرا دیر میں وہاں مزید گارڈ پہنچ چکے تھے۔ انہوں نے فرانکو کا جائزہ لیا پھر جارحانہ انداز میں جارڈن کا رخ کیا۔

''ایٹ مورٹ (یہ مرگیا ہے)۔''

''یہ ناممکن ہے۔ میں کیسے مار سکتا ہوں؟ نہ میرے پاس کوئی ہتھیار ہے۔''

گارڈز نے کوئی جواب نہیں دیا۔ باقی دونوں قیدی عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہوئے جارڈن سے دور ہوگئے۔ پتا نہیں یہ عزت تھی یا خوف؟

''تمہیں ہمارے ساتھ چلنا پڑے گا۔'' گارڈ نے کہا۔

''میں نے اسے نہیں مارا۔'' جارڈن جھلاّ اٹھا۔

''دیکھ لو وہ زندہ نہیں ہے۔''

معاً جارڈن کی نگاہ باریک سرخ لکیر پر گئی۔ لکیر فرانکو کے رخسار پر تھی۔ جارڈن قریب جا کر جھکا۔ سوئی جیسی ڈارٹ فرانکو کی کھوپڑی میں کنپٹی کے قریب تھی۔ جہاں سیاہ سفید بالوں کے درمیان اس کی موجودگی مبہم تھی۔

''یہ کیا ہے؟'' وہ بڑبڑایا۔ جارڈن نے فرش پر اِدھر اُدھر دیکھا۔ سرنج اور ڈارٹ گن وہیں کہیں ہونی چاہیے تھی۔ فرش اور بینچ کے میٹرس پر اسے کچھ دکھائی نہیں دیا۔ اس کی گھومتی ہوئی نظر مردہ آدمی کی بائیں مٹھی پر گئی۔ اس نے مٹھی کھولی تو کوئی شے نکل کر نیچے گری...... وہ بال پوائنٹ تھا۔

''چلو۔'' گارڈ نے اسے باہر کی طرف دھکا دیا۔

''کہاں، لے جارہے ہو؟''

''ایسی جگہ، جہاں تم کسی اور کو نقصان نہ پہنچا سکو۔''

اسے جس سیل میں منتقل کیا گیا، وہ خطرناک قیدیوں کے لیے تھا۔ کوئی کھڑکی نہ کوئی فرنیچر...... دہری سلاخیں۔ لیٹنے کے لیے کنکریٹ کا سلیب۔ وہاں تیز روشنی مستقل جلتی رہتی تھی۔

جارڈن سر پکڑ کر سلیب پر بیٹھ گیا۔ کیا ہورہا ہے؟ ایک اور حملہ؟ ایک اور بحران؟ بھیانک خواب کے سائے مزید گہرے ہوگئے تھے۔

ایک گھنٹا گزر گیا۔ سونے کا سوال ہی نہیں تھا۔ دفعتاً دروازے پر کھڑبڑ نے کسی کی آمد سے مطلع کیا۔ جارڈن نے سر اٹھا کر دیکھا۔ گارڈ کے ساتھ ٹائی لگائے ایک معقول آدمی اندر آرہا تھا۔ اس کے ہاتھ میں بریف کیس تھا۔

''مسٹر ٹراوسٹوک؟'' وہ بولا۔

''یہاں اور کوئی نہیں ہے لہٰذا جارڈن ٹراوسٹوک میں

ہی ہوں۔''
آنے والے نے سیل کا جائزہ لیتے ہوئے ناگواری کا اظہار کیا۔
''اس کا ذمّے دار میرا اٹارنی ہے۔'' جارڈن نے کہا۔
''اٹارنی؟ میں تمہارا وکیل ہوں۔'' اس نے ہاتھ آگے بڑھایا۔ ''ہنری لورینٹ۔ میں جلدی آجاتا لیکن ریگی وان کا پیغام مجھے بروقت نہیں مل سکا تھا۔ پیغام کے مطابق یہ ایک ایمرجنسی ہے۔''
جارڈن نے ہاتھ ملایا اور اُلجھن سے کہا۔ ''ریگی وان نے تمہیں بھیجا ہے؟''
''ہاں، تمہاری بہن نے ریگی کے ذریعے میری فوری خدمات حاصل کرنے کی درخواست کی تھی۔''
''برنیڈا......؟ کیا جنجال ہے...... پہلے آنے والا کون تھا؟ مسٹر لورینٹ۔ چند گھنٹے قبل ایک وکیل میرے پاس آیا تھا۔ اس کا نام ایم جارمی تھا۔''
لورینٹ کی پیشانی پر بل پڑ گئے۔ ''میرے پاس ایسی کوئی اطلاع نہیں ہے۔''
''اس کا دعویٰ تھا کہ میری بہن نے اسے ہائر کیا ہے۔''
''میری ریگی وان سے براہِ راست بات ہوئی ہے جس کے مطابق تمہاری بہن نے درخواست کی تھی...... کیا نام بتایا تم نے وکیل کا؟''
''ایم جارمی۔''
''میں اس نام کے کسی کرمنل اٹارنی سے ناواقف ہوں۔''
جارڈن کچھ دیر خاموش رہا۔ ''میرا خیال ہے کہ پہلی فرصت میں تم ریگی وان سے رابطہ کرو۔''
''لیکن کیوں؟''
''کیونکہ آج رات مجھے مارنے کی کوشش کی گئی ہے...... یہ سلسلہ یونہی چلتا رہا تو صبح تک تمہیں میری لاش ملے گی۔''

☆☆☆

وہ جنگل میں بکھرے ہوئے خشک پتّوں پر بے تحاشا بھاگ رہی تھی۔ سیاہ رنگ کے خونخوار کُتّے اس کے تعاقب میں تھے۔ درمیانی فاصلہ کم ہوتا جارہا تھا۔ یکا یک کہیں سے فروگی نمودار ہوئی۔ تاہم وہ بھڑکی ہوئی تھی۔ برنیڈا نے اس کی لگام تھام کر اسے پُرسکون رکھنے کی کوشش کی...... کوشش ناکامی سے دوچار ہوئی اور لگام چھوٹ گئی۔ کتّوں کے غول نے ہلّا بولا۔ چند ایک فروگی کی گردن سے لپٹ گئے۔ ان کے بھیڑیے نما دانت فروگی کی گردن اُدھیڑ رہے تھے۔ گھوڑی کی دردناک آوازیں جنگل کے سنّاٹے کو چیر رہی تھیں۔ وہ اچھل اچھل کر جان بچانے کی کوشش کررہی تھی۔ دہشت نے آہنی زنجیروں کے مانند برنیڈا کو جکڑ لیا تھا۔ وہ کس طرح فروگی کو بچائے۔ فروگی نے گھٹنے ٹیک دیے۔ پھر وہ گر گئی۔ کُتّوں کے منہ پر خون لگا ہوا تھا۔ وہ اب برنیڈا کو گھور رہے تھے۔
برنیڈا چیخ مار کر اٹھی، وہ ہانپ رہی تھی۔ آہستہ آہستہ وہ حواس میں آئی۔ چہرہ پسینے میں ڈوبا ہوا تھا۔ رچرڈ کی آواز سن کر اس کا خوف کم ہوگیا۔ اس نے گردن موڑی۔ کمرے میں روشنی ہوگئی تھی۔ رچرڈ دروازے میں کھڑا تھا۔ اس کے ہاتھ میں گن تھی۔
''برنیڈا؟'' وہ بولا۔
''میں خواب دیکھ رہی تھی۔ شاید جارڈن خطرے میں ہے۔'' برنیڈا کا جسم ابھی تک لرز رہا تھا۔
''تمہارا وہم، اسے کچھ نہیں ہوگا...... تم تیار ہوجاؤ۔''
''کیا وقت ہے؟''
''صبح کے پانچ بج رہے ہیں، کلاڈ کا فون آیا تھا۔ ہمیں پولیس اسٹیشن جانا ہے۔''
''جارڈن ٹھیک ہے؟'' وہ جلدی سے اٹھ کر بیٹھ گئی۔
''اسے کسی نے مارنے کی کوشش کی تھی۔ تاہم وہ محفوظ ہے۔''

☆☆☆

''حیرت انگیز، غیر معمولی چیز ہے۔'' کلاڈ نے بال پوائنٹ پین میز پر رکھ دیا۔ ''یہ پریشرائزڈ سرنج ہے...... ہائپوڈرمک نیڈل۔ بڑی آسانی سے جان لیوا دوا انجیکٹ کی جاسکتی ہے۔''
''کون سی دوا؟'' برنیڈا نے سوال کیا۔
''ابھی تجزیہ ہورہا ہے۔ آٹوپسی بھی ہوگی۔ تاہم وجہِ ہلاکت سرنج والی دوائی ہی ہے اور کوئی وجہ سمجھ نہیں آئی۔''
''یعنی جارڈن پر الزام نہیں لگایا جاسکتا ہے۔'' برنیڈا نے کہا۔
''بہت مشکل ہے۔'' کلاڈ نے جواب دیا۔
کانفرنس روم کا دروازہ کھلا۔ جارڈن دو گارڈز کی ہمراہی میں اندر داخل ہوا۔
''اوہ گاڈ، یہ کیا حالت ہورہی ہے تمہاری......'' برنیڈا

اس سے لپٹ گئی۔
''میں ٹھیک ہوں۔ کوئی خراش تک نہیں۔'' وہ بولا۔ اس نے وکیل کے بارے میں استفسار کیا۔
''ناممکن...... وہ فراڈ تھا۔ میں نے ریگی کے ذریعے لورینٹ کو ہائر کیا تھا۔ ریگی کے مطابق وہ بہترین ہے۔'' برنیڈا نے وضاحت کی۔
''مجھے ڈر ہے کہ اس مصیبت سے بہترین وکیل بھی میری جان نہیں چھڑا سکتا۔ لگتا ہے مجھے لمبے عرصے کے لیے یہاں سکونت اختیار کرنی پڑے گی۔ جب تک یہاں کا کھانا مجھے ہلاک نہ کر دے۔''
''جارڈی، ایسی باتیں نہیں کرو۔'' برنیڈا، کلاڈ کی طرف مڑی۔ ''وہ مردہ آدمی کون تھا؟''
''اریسٹ ریکارڈ کے مطابق اس کا نام فرانکو پرامنٹر تھا۔ وہ پیشے کے اعتبار سے چوکیدار تھا۔ اس کے خلاف تشدد اور خراب رویّے کی رپورٹ تھی۔'' کلاڈ نے جواب دیا۔
''وہ جارڈن کے سیل میں کیسے پہنچا؟'' رچرڈ نے استفسار کیا۔
''جارمی نامی جعلی وکیل، فرانکو کی وکالت بھی کر رہا تھا...... اس نے خصوصی درخواست کی تھی کہ اس کے دونوں موکلان کو ایک ہی سیل میں رکھا جائے۔'' کلاڈ نے انکشاف کیا۔
''یہ درخواست نہیں تھی۔'' رچرڈ نے رائے دی۔ ''وکیل نے رشوت کا سہارا لیا ہوگا۔ نیز فرانکو اور وکیل جارمی ٹیم کے طور پر کام کر رہے تھے...... ٹارگٹ جارڈن تھا۔''
''کس کے کہنے پر؟'' جارڈن نے سوال اٹھایا۔
''وہی، جس نے برنیڈا پر حملہ کروایا۔''
''وہاٹ؟'' جارڈن کا رنگ بدل گیا۔
''ہوٹل کے سامنے والی بلڈنگ سے ہائی پاور رائفل کے ذریعے برنیڈا پر فائرنگ کی گئی تھی۔''
''اور وہ ابھی تک پیرس میں ہے؟'' جارڈن، برنیڈا کی طرف مڑا۔ ''بہت ہوگیا۔ تم گھر جا رہی ہو اور فوراً روانہ ہو رہی ہو۔''
''میں پہلے ہی زور لگا چکا ہوں مگر اس کے کانوں پر جوں نہیں رینگتی۔'' رچرڈ نے کہا۔
''ہاں وہ نہیں سنے گی۔ مائی ڈارلنگ لٹل سسٹر، کسی کی نہیں سنتی۔'' جارڈن نے تلخی سے کہا۔ ''مگر اس بار اس کے پاس کوئی چوائس نہیں ہے۔''
''تم ٹھیک کہہ رہے ہو جارڈی، کوئی چوائس نہیں ہے۔ اسی لیے میں رکی ہوئی ہوں۔''
''تم ماری جاؤ گی۔'' جارڈن تڑخا۔
''اور تم؟''
دونوں رُوبرو تھے۔ ڈیڈلاک۔ کوئی پیچھے ہٹنے کے لیے تیار نہ تھا۔ جارڈن، بہن کو گھورتے ہوئے کرسی پر بیٹھ گیا۔ ''رچرڈ، اس کا خیال رکھنا......'' رچرڈ نے سر ہلایا۔ وہاں خاموشی تھی۔
''سوال یہ ہے کہ کون تم دونوں کو مروانا چاہتا ہے؟'' رچرڈ نے کہا۔
''اس معمے کی چابی فرانکو کے پاس تھی۔'' جارڈن نے کہا۔ ''اور وہ مر چکا ہے...... کلاڈ تم اس کی فیملی یا فرینڈز کے بارے میں کیا جانتے ہو؟''
''پیرس میں اس کی ایک بہن ہے۔ اس کی صحت کافی خراب ہے۔ وہ بھی نرسنگ ہوم میں ہے۔''
''تم نے بتایا تھا کہ فرانکو چوکیدار تھا، کہاں پر؟'' رچرڈ نے پوچھا۔
''انیکا آرٹ گیلری۔ گیلری کی اچھی ساکھ ہے۔''
''فرانکو کے بارے میں وہ لوگ کیا کہتے ہیں؟'' رچرڈ نے دوسرا سوال کیا۔
''انیکا سے میری مختصر بات ہوئی ہے۔ اس کے مطابق فرانکو قابل بھروسا اور کم گو شخص تھا۔ تاہم تفصیلی بات چیت ضروری ہے۔ اس سے قبل ہمیں چند گھنٹے کی نیند لے لینی چاہیے۔''
''جارڈن کا کیا ہوگا؟'' برنیڈا نے کہا۔
''اسے پرائیویٹ سیل میں رکھا جائے گا۔ مکمل آئسولیشن......''
''یہ غلطی ہوگی۔'' رچرڈ بولا۔ ''اگر کچھ ہوا تو کوئی گواہ نہیں ہوگا۔''
جارڈن نے اثبات میں سر ہلایا۔ ''رچرڈ کا کہنا ٹھیک ہے۔ میں ایسے سیل میں زیادہ محفوظ رہوں گا جہاں ایک سے زیادہ قیدی ہوں۔''
''لیکن وہ کسی اور ہائرڈ کلر کو وہاں بھیج سکتے ہیں۔'' برنیڈا نے خدشہ ظاہر کیا۔
''نہیں۔ کلاڈ وہاں بے ضرر قیدیوں کو رکھے گا۔''
کلاڈ نے سر ہلایا۔ ''خیال برا نہیں ہے۔''

☆☆☆

وہ پاسی کے سیف ہاؤس میں تھے۔ وہ ایک فلیٹ تھا۔ رچرڈ پانچ گھنٹے کی نیند لے کر اٹھا تھا۔ دن چڑھ گیا تھا۔

شاور، ٹوسٹ اور انڈوں نے اسے تازہ دم کر دیا تھا۔ اس نے برنیڈا کے کمرے میں جھانکا۔ وہ ابھی تک سو رہی تھی۔
"گڈ۔" وہ بڑبڑایا۔ جب تک وہ اٹھے گی میں کچھ کام نمٹا لوں گا...... احتیاطاً اس نے ایک نوٹ لکھ کر نائٹ اسٹینڈ پر رکھ دیا۔ "باہر جا رہا ہوں، تین بجے آؤں گا۔ آر۔"
گن اس نے نوٹ کے ساتھ چھوڑ دی۔ اس نے تصدیق کی کہ دونوں گارڈ فلیٹ پر ڈیوٹی دے رہے تھے۔
بعد ازاں ڈور لاک کر کے وہ نکل گیا۔ رچرڈ سب سے پہلے ماما، ریو میراح پہنچا۔ وہ پیرس پولیس کی رپورٹ اور عمارت کے مالک کا بیان دوبارہ پڑھ چکا تھا۔ سانحے کے وقت مالک ری ڈیو تھا۔ اس نے برنارڈ اور میڈیلن کے اجسام جولائی 15، 1973ء کو دریافت کیے تھے اور فی الفور پولیس کو مطلع کر دیا تھا۔ پولیس کی تفتیش کے مطابق مذکورہ فلیٹ اس نے اسکارلیٹی کو کرائے پر دیا تھا جو کبھی کبھار فلیٹ استعمال کرتی تھی۔ البتہ کرایہ پابندی سے ادا کرتی تھی۔ ری ڈیو کے بیان کے مطابق اس نے کئی بار فلیٹ سے جنسی آوازیں سنی تھیں۔ تاہم وہ اس بات کی تصدیق نہیں کر سکا کہ وہاں اس نے میڈیلن کو دیکھا تھا۔ البتہ اسکارلیٹی کو وہ کئی بار دیکھ چکا تھا...... ری ڈیو نے اتنا ضرور کہا کہ برنارڈ کے ساتھ میڈیلن نامی جس عورت کی لاش وہاں سے ملی تھی ...... عورت وہی تھی جس کا نام اسکارلیٹی تھا۔ ری ڈیو نے برنارڈ کو پہچاننے سے انکار کر دیا۔ تین ماہ بعد ری ڈیو عمارت فروخت کر کے چلا گیا تھا۔ وہ فیملی کے ساتھ ملک ہی چھوڑ گیا تھا۔ پولیس رپورٹ میں اس حوالے سے فوٹ نوٹ پر لکھا تھا۔ "لینڈ لارڈ مزید پوچھ گچھ کے لیے مہیا نہیں ہے وہ ملک چھوڑ چکا ہے۔"
رچرڈ کی چھٹی حس کہہ رہی تھی کہ ری ڈیو ایک نہایت اہم کلیو ہے۔ اگر وہ کسی طرح اس تک پہنچ جائے تو پیش رفت کی امید کی جا سکتی ہے۔ اس نے ہر فلیٹ کو کھٹکھٹایا، سوال جواب کیے...... تاہم کچھ ہاتھ نہ آیا۔ بیس برس کا طویل عرصہ رکاوٹ بنا ہوا تھا۔ رچرڈ عمارت سے نکل کر سڑک پر کھڑا ہو گیا۔ گھڑی دیکھی۔ اسے برنیڈا کی طرف جانا چاہیے تھا۔ ابھی وہ سوچ ہی رہا تھا کہ ایک گیند اس کی ٹانگوں سے ٹکرائی۔ گیند کے پیچھے پانچ سات بچے بھاگے چلے آ رہے تھے...... رچرڈ کی نظر بھٹک کر ایک عمر رسیدہ عورت پر پڑی۔ عورت کی عمر ستر سال کے قریب ہو گی۔ وہ بالکونی سے بچوں کا تماشا دیکھ رہی تھی۔ رچرڈ عورت کو نظر انداز کرتے کرتے رہ گیا۔ اگر وہ یہیں کی رہنے والی ہے تو بیس برس پرانی بات یاد کرنا کچھ مشکل نہ ہو گا۔
وہ نئی امید کے ساتھ خاتون کے پاس چلا گیا۔ "گڈ آفٹرنون۔"
وہ مسکرائی۔ منہ میں اِکا دُکا دانت تھے۔
"میں پرانے شناسا کو ڈھونڈتا ہوا یہاں آیا ہوں۔ کیا آپ جیکوئس ری ڈیو کو جانتی ہیں۔ کافی عرصے پہلے وہ یہاں سے چلا گیا تھا؟" رچرڈ نے نرمی سے کہا اور 66، ریو میراح کی طرف اشارہ کیا۔ "وہ عمارت اسی کی تھی۔"
"وہ چلا گیا۔" بڑی بی نے کہا۔
"تم جانتی تھیں اس کو؟"
"اس کا لڑکا میرے گھر بہت آتا تھا۔"
"میں سمجھتا ہوں، پوری فیملی فرانس چھوڑ گئی ہے۔"
"ایسا ہی ہے۔ وہ یونان شفٹ ہو گئے، اچھی جگہ پر...... پرانی کار اور پرانے کپڑے استعمال کرنے والے کیسے وہاں چلے گئے۔" بڑی بی نے ٹھنڈی سانس بھری۔ "اور میں یہیں، سڑ رہی ہوں۔" بڑی بی نے حسرت بھرا تبصرہ کیا۔
"یونان میں کہاں؟ تمہیں کچھ یاد ہے؟" رچرڈ نے سوال کیا۔
"سمندر کے کنارے ولا میں۔ بس یہی معلوم ہے۔"
"کچھ اتا پتا؟"
"اس کا لڑکا میرا بوائے فرینڈ نہیں تھا...... اور میں کیا بتا سکتی ہوں...... اب تو وہ مر کھپ گئے ہوں گے۔"
رچرڈ مایوسی سے جانے کے لیے مڑا۔ اچانک کسی خیال کے تحت وہ رک گیا۔ "وہ لڑکا تمہارے گھر آتا تھا...... تمہاری بیٹی کا دوست تھا؟"
"میری نواسی کا۔"
"وہ فون کرتا ہو گا۔ وہاں سے خط لکھتا ہو گا؟" رچرڈ کو ڈر تھا کہ بڑی بی چڑ نہ جائیں۔
وہ ہنس پڑی۔ "ہاں وہ خط تو لکھتا تھا اور میری احمق نواسی نے خطوط کو سنبھال کر بھی رکھا ہوا ہے پھر اس نے خط لکھنے بند کر دیے۔"
نواسی سے ملنے کے لیے رچرڈ کو کچھ تگ و دو کرنی پڑی۔ بہرحال وہ بڑی بی کو راضی کرنے میں کامیاب ہو گیا۔ بڑی بی اسے اندر لے گئی۔
"یہ آدمی جیرارڈ کے خطوط دیکھنا چاہتا ہے۔" بڑی بی نے دوسری خاتون سے کہا جو عمر میں اس سے کم تھی۔ خاتون

نے مشکوک نظروں سے رچرڈ کو دیکھا۔
''یہ بہت ضروری ہے۔ امید ہے تم مدد کرو گی۔'' رچرڈ نے نرمی سے کہا۔
''اس کا باپ نہیں چاہتا کہ کوئی اسے ملے۔'' خاتون نے جواب دیا اور گود میں موجود بے بی کو فیڈ کرانے لگی۔
''کیوں؟''
''مجھے کیا پتا...... جیرارڈ نے مجھے نہیں بتایا۔''
''کیا اس کا تعلق مرڈر سے ہے...... وہاں دو انگریزوں کا مرڈر ہوا تھا؟''
خاتون کی توجہ بے بی پر سے ہٹ گئی۔ ''تم انگریز ہو؟''
''نہیں، امریکن...... کیا تمہیں وہ واردات یاد ہے؟''
''عرصہ ہو گیا۔ اس وقت میں پندرہ برس کی تھی۔''
''جیرارڈ نے تمہیں خط لکھنا کیوں بند کر دیے؟''
خاتون بدمزگی سے ہنس پڑی۔ ''اس کی دلچسپی ختم ہو گئی تھی۔ مرد ایسے ہی ہوتے ہیں۔''
''ممکن ہے ایسا نہ ہو۔ کوئی حادثہ پیش آ گیا ہو۔ وہ تمہیں خط لکھنا چاہتا ہو۔ تمہیں بغیر تصدیق کے ناامید یا بدگمان نہیں ہونا چاہیے۔ وہ سمندر کے کنارے یونان میں کہاں ہے۔ مجھے اتا پتا مل جائے تو میں اس سے تمہارے بارے میں بھی بات کروں گا۔''
خاتون نے غیر یقینی نظروں سے رچرڈ کو دیکھا۔ پھر ان دو بچوں کو دیکھا جو الگ سے کھیل رہے تھے۔
''یقین کرو۔ میں وعدہ کرتا ہوں۔''
کچھ دیر بعد وہ کھڑی ہو گئی۔ دوسرے کمرے میں گئی۔ واپس آئی تو اس کے ہاتھ میں خطوط کا ایک نحیف پلندا تھا جو اس نے میز پر رکھ دیا۔ خطوط لفافوں کے ساتھ تھے۔ تعداد صرف چار تھی۔ متن چاروں کا ایسا ہی تھا جیسا اظہارِ محبت میں ہوتا ہے۔ جیرارڈ نے واپسی کا یقین بھی دلایا تھا۔ تاہم چوتھے خط میں رچرڈ نے بین السطور میں سرد رویّہ صاف پڑھ لیا...... واپسی کا پتا بھی ندارد تھا۔ البتہ ایک لفافے پر رچرڈ نے مہر دیکھی: پاروس، گریس۔
رچرڈ نے خطوط واپس کر دیے۔ خاتون نے خاموشی سے خطوط لیے...... وہ ماضی کی یادوں میں کھو گئی تھی۔ رچرڈ بھی خاموش تھا۔ اس نے خاتون کے لیے ہمدردی محسوس کی۔
''اگر جیرارڈ تمہیں مل جائے...... اگر وہ زندہ ہو۔'' وہ بولی۔ ''اس کو پوچھنا......'' وہ چپ ہو گئی۔ ''پوچھنا...... مجھے کیوں بھول گئے؟'' اس کی آواز ٹوٹنے لگی۔
''میں پوچھوں گا...... ضرور پوچھوں گا۔''

☆☆☆

وہاں سے نکل کر رچرڈ نے فرانکو کی بہن کے نرسنگ روم کا رخ کیا۔ یہ نرسنگ روم پہلے والے سے زیادہ بدتر حالت میں تھا۔ قریب قریب قید خانہ ہی تھا۔ فرانکو کی بہن کی حالت خاصی ابتر تھی۔ ذہنی حالت بھی خستہ تھی۔ ایک بیلٹ کے ساتھ اسے اس طرح باندھا گیا تھا کہ وہ ہل تو سکتی تھی لیکن اٹھنے سے قاصر تھی۔ دونوں کلائیوں پر بھی فیتے تھے۔ بات کرنا تو دور کی بات تھی، وہ کسی کو پہچاننے تک سے قاصر تھی...... نرس کے ذریعے معلوم ہوا کہ بارہ سال کی عمر میں درخت سے گرنے پر اس کے سر پر چوٹ آئی تھی۔ تب سے وہ معذور تھی۔ بعدازاں اس کی حالت مزید بگڑ گئی تھی۔ فرانکو اسے دیکھنے کے لیے روز پابندی سے صبح نو بجے آتا تھا۔ نرس فرانکو کی اچانک گرفتاری اور موت سے آگاہ تھی۔
''اب اس کا خیال کون رکھے گا؟'' رچرڈ نے سوال کیا۔
''اس کی ضرورت نہیں ہے۔''
''کیا مطلب؟''
''اسے گردوں کا مرض لاحق ہو گیا ہے۔ وہ ایک دو ماہ سے زیادہ زندہ نہیں رہے گی۔''
''فرانکو کے علاوہ یہاں کون آتا تھا؟''
''کوئی نہیں۔''

☆☆☆

''تمہیں علم ہونا چاہیے، وہ کہاں گیا ہے؟'' برنیڈا بضد تھی۔
''میموزیل، اس نے صرف فلیٹ اور آپ کی حفاظت کا کہا تھا۔''
برنیڈا بڑبڑاتی ہوئی واپس فلیٹ میں چلی گئی۔ رچرڈ کا چھوڑا ہوا نوٹ دوبارہ پڑھا۔ نوٹ کا گولا بنا کر اس نے ایک طرف پھینک دیا۔ کیا وہ سارا دن بیٹھ کر انتظار کرے؟ جارڈن کا کیا ہو گا؟ تفتیش...... لنچ کیا کرے؟
اس نے فریج کھول کے دیکھا۔ رات کی باسی چیزیں پڑی تھیں...... اس نے لباس منتخب کیا اور تیار ہو کر باہر نکل گئی۔ فلیٹ کے سامنے والے گارڈ نے ٹوکا۔
''میموزیل، آپ کو جانے کی اجازت نہیں ہے۔''
''لیکن وہ کیسے چلا گیا؟ میں انڈوں اور ٹوسٹ پر

گزارہ نہیں کرسکتی۔''
''آپ اکیلی نہیں جاسکتیں۔'' گارڈ خوف زدہ ہو گیا۔
''میں جارہی ہوں۔ چلنا ہے تو ساتھ چلو۔''
کچھ دیر بعد وہ، دونوں گارڈز کی ہمراہی میں قریبی ریسٹورنٹ پہنچ گئی۔ کھانا برنیڈا کے معیار کے مطابق نہیں تھا، تاہم فلیٹ کے فریج میں موجود اشیا سے بہتر تھا۔ واپسی پر برنیڈا کی نظر انیکا گیلری پر پڑی...... اسے یاد آیا کہ فرانکو اسی گیلری پر چوکیداری کے فرائض انجام دیتا تھا۔ وہ خود بھی آرٹ کا ذوق رکھتی تھی۔ گارڈز کی جھجک ختم ہوگئی تھی۔ انہوں نے گیلری کا وزٹ کرنے پر کوئی احتجاج نہیں کیا۔

☆☆☆

''یہ پاگل پن ہے۔ تم عمداً خطرات کو دعوت دے رہی ہو۔'' رچرڈ برہم نظر آرہا تھا۔
''تمہیں بھی یہاں رکنا چاہیے تھا۔'' برنیڈا نے دلیل دی۔
''میں کام سے نکلا تھا۔ تم محض پیٹ پوجا کے لیے۔''
''کیا کام کرلیا تم نے؟''
''کچھ نہ کچھ کیا ہی ہے۔'' رچرڈ نے اسے بتایا۔
''میں بھی خالی ہاتھ نہیں آئی۔'' برنیڈا نے پرس میں سے ایک کارڈ نکال کر رچرڈ کو دیا۔ رچرڈ نے کارڈ دیکھا۔
''انیکا آرٹ گیلری کی پیشکش...... کانسی کے مجسمے انتھونی سدرلینڈ کی فنکاری......
''یہ کیا ہے؟''
''انتھونی سدرلینڈ کو نہیں جانتے؟''
''جانتا ہوں، پھر؟''
''پھر یہ کہ جب میں وہاں گئی تو مختلف چیزیں دیکھنے کے ساتھ چند کانسی کے مجسمے بھی دیکھے۔ ایک مجسمہ میڈونا اور چائلڈ کے تھیم پر بنایا گیا تھا...... میں متاثر ہوکر قریب گئی تو میڈونا کے سینے سے لپٹا ہوا بچہ انسانی نہیں تھا۔ وہ بندر کا بچہ تھا۔ میرے استفسار پر میزبان نے بتایا کہ ایک نوجوان آرٹسٹ پیرس میں نام پیدا کررہا ہے۔ یہ مجسمے اس کے تخیل کے نمونے ہیں۔ آرٹسٹ کے اعزاز میں انیکا نے ایک دعوت کا انتظام کیا ہے۔ میزبان نے مجھے کارڈ دیتے ہوئے دعوت میں مدعو کیا...... مجھے نہیں معلوم تھا کہ آرٹسٹ کون ہے۔ کارڈ پر نگاہ پڑی تو احتیاط سے رکھ لیا۔''
''پھر تم نے کیا سوچا؟''
''رچرڈ ہم فرانکو کے بارے میں جتنا جان سکتے تھے، جان گئے ہیں۔ وہ اسی گیلری میں ملازم تھا۔ اس کی بہن سے تم مل آئے...... نرس نے فرانکو کے بارے میں اچھی رائے دی ہے۔ وہ روزانہ بہن کو دیکھنے جاتا تھا۔ اس کی بہن کی دیکھ بھال اور فرانکو کی تنخواہ...... سوچو اسے رقم چاہیے تھی، جس کے بغیر وہ بہن کے لیے کچھ نہیں کرسکتا تھا۔ وہ رقم کے لیے کچھ بھی کرسکتا تھا اور وہ کرگزرا۔ سوال یہ ہے کہ رقم کس نے دی؟ جس نے بھی دی، اس کا تعلق انیکا گیلری سے ہے...... جو جارڈن کو مروانا چاہتا ہے۔ وہی مجھے بھی زندہ دیکھنا نہیں چاہتا۔ مردہ فرانکو ہماری آخری کڑی ہے۔''
''بس، بس...... میں سمجھ گیا۔ اچھی منطق ہے۔ تم وہاں جاؤ گی۔ کوئی تمہیں ختم کرنے آئے گا اور خود پھنس جائے گا۔ معمولی جان ہے تمہاری کہانی میں لیکن خطرہ بہت بڑا ہے۔''
''شکریہ، شکریہ...... میں تو جاؤں گی۔ خیال غلط بھی نکلا تو وہاں بڑے بڑے لوگوں سے تو ملاقات ہوجائے گی۔ کیا حرج ہے۔ تُکّا بھی لگ سکتا ہے۔''
''تُکّا لگنے کی صورت میں تم ایک آسان ٹارگٹ ہوگی اور ماری جاؤ گی۔ اس سے جارڈن کو کیا فائدہ ہوگا؟''
''میرے لیے دو باڈی گارڈز ہیں اور تیسرے تم ہو۔''
''مجھے خود پر بھروسا نہیں۔'' رچرڈ نے کہا۔
''مجھے ہے...... رچرڈ، جارڈن قید ہے۔ میری حفاظت کی ضمانت کوئی نہیں لے سکتا۔ یہاں ہمارے لیے ایک چانس ہے۔''
''تم خود کو چارے کے طور پر پیش کررہی ہو؟''
''تم بتاؤ کیا کروں؟'' واپس میں جاؤں گی نہیں......''
رچرڈ اُس کی آنکھوں میں دیکھتا رہا پھر نائٹ اسٹینڈ کی طرف جاکر گلاک اٹھالیا۔

☆☆☆

آرٹ کے دلدادہ، معززینِ شہر اور شائقین آرٹ گیلری کی رونق میں اضافہ کررہے تھے۔ انتھونی سدرلینڈ اپنے ڈیانا والے کانسی کے مجسمے کے قریب ایستادہ تھا۔ ڈیانا کے مجسمے کے مانند اس کے دیگر مجسمے بھی ایب نارمل زاویے اور سوچ کے حامل تھے۔ اسی مناسبت سے متنوع تبصرے کیے جارہے تھے۔
برنیڈا، رچرڈ کے ہمراہ ایک مجسمے کے قریب رک گئی۔ بظاہر یہ مرد عورت کے اختلاط کا اظہار تھا لیکن درحقیقت اس

میں آدم خوری کا عنصر واضح کیا گیا تھا۔ وہ بھی محبت کے ساتھ......

''شادی بھی اسی کا نام ہے۔ ایک دوسرے کو زندہ کھایا جائے۔'' ایک شناسا سا آواز آئی۔ وہ ریگی وان تھا۔ اس کے ہاتھ میں شیمپئن کا گلاس تھا۔ اس نے آگے جھک کر برنیڈا کی پیشانی چومی۔

''کیا آپ، ماڈرن آرٹ میں دلچسپی رکھتے ہیں؟'' برنیڈا نے سوال کیا۔

''میں نہیں جانتا، ماڈرن آرٹ کیا ہوتا ہے۔ مجھے نفرت ہے لیکن فلپ سینٹ پیری اور ماری آرہے تھے...... تم جانتے ہو کہ ماری ہیلن سے کتنی محبت کرتی ہے۔ اس نے ہیلن سے کہا اور ہیلن نے مجھے بھی گھسیٹ لیا۔'' ریگی نے وضاحت سے جواب دیا۔

''مجھے خوشی ہوئی آپ لوگوں کے آنے کی۔'' ایک نسوانی آواز نے ان کی توجہ بٹائی۔ وہ آرٹ گیلری کی مالکن اینکا تھی۔

''شاندار انتظام کیا ہے تم نے۔'' ریگی نے تبصرہ کیا۔ پھر برنیڈا اور رچرڈ کا تعارف کرایا۔ ''نینا نظر نہیں آرہی۔'' اس نے اطراف میں دیکھا۔

''انتھونی موجود ہے تو نینا بھی یہیں ہوگی۔'' اینکا مسکرائی۔

برنیڈا نے کچھ فاصلے پر ماری کو دیکھا جو اپنی دوست ہیلن وان کے ساتھ کھڑی تھی۔ دو عورتیں، دو گہری سہیلیاں، دونوں کی شادی ناکام تھی۔ آج دونوں زیادہ ہی تنہا تنہا لگ رہی تھیں۔ ہیلن، ریگی وان سے دور تھی۔ اور ماری کا شوہر آس پاس نظر ہی نہیں آرہا تھا۔

ریگی، اینکا سے مصروفِ گفتگو تھا۔ جب رچرڈ نے معذرت کرتے ہوئے برنیڈا کا بازو پکڑا اور گول گھومتے ہوئے زینے کی طرف قدم بڑھایا۔

''کہاں؟ وہاں اوپر دیکھنے کے لیے کچھ نہیں ہے۔'' برنیڈا نے نشاندہی کی۔

''میں نینا کو دیکھنا چاہتا ہوں۔ وہ اوپر گئی ہے۔'' دونوں سیکنڈ فلور پر آگئے۔ نینا وہاں کہیں دکھائی نہیں دی۔ انہوں نے بالکونی سے نیچے فرسٹ فلور پر نظر ڈالی۔ انتھونی مرکزِ نگاہ بنا ہوا تھا۔ تالیوں کی گونج، موسیقی کی لہریں اور تصاویر کے انداز......رنگین پیرہن، سرگوشیاں، قہقہے۔

دفعتاً برنیڈا کو احساس ہوا کہ دو آنکھیں اس پر مرکوز ہیں۔ اس نے کانسی کے مجسمے کی طرف دیکھا۔ انتھونی، میڈونا کے پاس کھڑا برنیڈا کو تک رہا تھا۔ اس کی نگاہ میں چبھن تھی۔ برنیڈا پیچھے ہٹی، انتھونی نے بھی نظر ہٹالی۔

''کیا ہوا؟'' رچرڈ نے استفسار کیا۔

''انتھونی......وہ عجیب انداز میں مجھے گھور رہا تھا۔''

رچرڈ نے نظر ڈالی تو انتھونی اس وقت ریگی وان سے مصافحہ کررہا تھا۔ رچرڈ دوبارہ سیکنڈ فلور کی طرف متوجہ ہوگیا۔ تاہم نینا کا کہیں پتا نہیں تھا۔ بے شک نینا نے اوپر آنے کے لیے احتیاط برتی تھی لیکن اس کے مخصوص لباس کی جھلک کے باعث رچرڈ نے اندازہ لگالیا تھا۔

''تیسری منزل پر چلتے ہیں۔'' برنیڈا نے مشورہ دیا۔

رچرڈ نے اس کے مشورے پر عمل کیا لیکن وہاں بھی سناٹا تھا۔ دونوں واپسی کا ارادہ کررہے تھے جب پہلی منزل کے سازندوں نے یک لخت موسیقی کا سلسلہ روک دیا۔ موسیقی کے اختتام پر خاموشی گہرے سناٹے کے مانند لگی...... اور ایک نسوانی آواز سنائی دی۔ الفاظ، موسیقی کے اختتام کے ساتھ سرگوشی میں ڈھل گئے۔ آواز ایک ستون کی آڑ میں سے آرہی تھی۔ ستون کونے میں تھا۔ رچرڈ، برنیڈا کو لے کر دھیرے سے ایک طرف ہوگیا۔

''میں نے بے صبری کا مظاہرہ کبھی نہیں کیا، میں صورتِ حال کو سمجھتی ہوں۔'' وہ نینا کی آواز تھی۔

''میں جانتا ہوں، جانتا ہوں۔''

''تمہیں پتا ہے کہ انتھونی میرے لیے کیسا ہے، کتنا اہم ہے؟ ان تمام سالوں میں، میں تمہارے فیصلے کا انتظار کرتی رہی۔''

''مجھے احساس ہے، میں نے ہمیشہ تمہاری قدر کی...... کسی چیز کی کمی نہیں ہونے دی۔ انتھونی کو بہترین مواقع دیے...... اب وہ اکیس برس کا ہوگیا ہے۔ میری ذمے داری ختم ہوچکی۔''

''تمہاری ذمے داری۔'' نینا کی آواز آئی۔ ''وہ تو اب شروع ہوتی ہے۔''

رچرڈ نے بروقت برنیڈا کو آڑ میں دبالیا۔ نینا اچانک نکل کر کھٹ کھٹ کرتی بیرل نما سیڑھیوں کی طرف جارہی تھی۔ اس کے پیچھے فلپ سینٹ پیری نمودار ہوا۔

☆☆☆

فلیٹ کی طرف جاتے ہوئے برنیڈا کے ذہن میں سینٹ ماری کا ہی تصور تھا۔ یہ احساس کس قدر اذیت ناک تھا کہ اس کا شوہر کسی اور کا ہے...... ''اسے بہت پہلے ادراک ہوجانا چاہیے تھا۔'' برنیڈا نے آہستگی سے کہا۔

''کیا ہونا چاہیے تھا؟'' رچرڈ نے سامنے سڑک کو گھورتے ہوئے کہا۔

''ماری سینٹ پیری، اسے اپنے شوہر اور نینا کے افیئر کا ادراک بہت پہلے کر لینا چاہیے تھا۔ اس نے خود کو عرصے سے دہری اذیت میں مبتلا کر رکھا ہے۔ شوہر کا معاشقہ اور انتھونی......''

''انتھونی؟''

''تم نے انتھونی کے چہرے کے نقوش پر غور نہیں کیا؟''

''آہ، تمہارا مطلب ہے کہ انتھونی کا باپ فلپ ہے؟''

''تم نے اُن کی باتیں نہیں سنیں۔ نینا، انتھونی کے لیے فلپ کی ذمّے داریوں کی بات کر رہی تھی...... اور یہ کہ آرٹ اسکول یا اس میں نمائش مہنگا شوق ہے۔ آرٹ بذاتِ خود مہنگا شوق ہے۔ انتھونی کے اخراجات کون پورے کرتا ہوگا؟''

''میں نے تمہیں بتایا تھا کہ نینا کا شوہر پل سے کود گیا تھا۔ میں تب سے شک میں تھا کہ وہی اصل غدار تھا لیکن کیا یہ ممکن نہیں ہے کہ خودکشی کی وجہ ذاتی ہو؟''

''شادی؟'' برنیڈا نے کہا۔

''شادی اور انتھونی...... کیا اُسے معلوم ہو گیا تھا کہ انتھونی اس کا بیٹا نہیں۔''

''اس کا مطلب یہ ہوگا کہ سندرلینڈ، ڈیلفی نہیں تھا......؟''

''ہمیں تلاش کا رخ موڑنا پڑے گا۔'' رچرڈ نے کہا۔

''ڈھونڈنا تو ہمیں ڈیلفی کو ہی ہے جو زندہ ہے...... وہ جارڈن اور مجھ سے خوف زدہ ہے۔'' برنیڈا نے پلٹ کر دیکھا۔ پیجو میں دونوں فرنچ ایجنٹ پیچھے آرہے تھے۔ پیجو کے عقب میں نامعلوم روشنیاں تھیں۔ معاً برنیڈا کو لگا کہ رچرڈ ٹھیک کہتا تھا۔ اسے فلیٹ سے نہیں نکلنا چاہیے تھا۔ کہیں، کوئی بھی اسے دیکھ سکتا تھا۔ اسے نشانہ بنا سکتا تھا۔ معاً اس کے دل میں خوف نے سر اٹھایا۔ خواہش شدت سے بیدار ہوئی کہ وہ جلد از جلد فلیٹ میں پہنچ جائے۔

جیسے ہی گاڑی منزل پر پہنچی، برنیڈا نے تیزی سے گاڑی کا دروازہ کھولا۔ رچرڈ نے بازو سے پکڑ کر واپس اُسے اندر کھینچا۔ ''باہر مت نکلو۔ پہلے ایجنٹ فلیٹ کو چیک کریں گے۔ یہی طریقہ کار ہے۔''

برنیڈا رک کر دونوں ایجنٹ کی طرف دیکھنے لگی جو سیڑھیاں چڑھ کر فلیٹ کا لاک کھول رہے تھے۔ ایک سیڑھیوں پر کھڑا رہا اور دوسرا اندر غائب ہو گیا۔

''سیف ہاؤس کے بارے میں کون جان سکتا ہے؟'' برنیڈا نے جزبز ہو کر سوال کیا۔

''رشوت، پیچ اور تمہاری دن والی بے احتیاطی۔''

''کیا کلاڈ نے......''

''میں تمہیں ڈرا نہیں رہا ہوں۔ احتیاط ضروری ہے۔''

کچھ دیر بعد سیڑھیوں پر کھڑے ایجنٹ نے اشارہ دیا۔

''آل کلیئر، آؤ اب چلتے ہیں۔'' رچرڈ نے کہا۔

وہ دونوں عمارت کی طرف بڑھنے لگے۔ برنیڈا آگے تھی۔ قریب پہنچ کر اس نے فٹ پاتھ پر قدم رکھا۔

سماعت شکن دھماکے نے اسے پیچھے کی جانب پھینکا۔ زمین نے جیسے کروٹ بدلی۔ ٹوٹے ہوئے شیشے بارش کی طرح برسے...... اگلے لمحے رات کی سیاہی کو لپکتے شعلوں کی زبان نے روشن کر دیا۔ برنیڈا نیچے گری ہوئی تھی۔ کانوں میں گھنٹیاں بج رہی تھیں۔ اسے رچرڈ کی چیخیں سنائی نہیں دے رہی تھیں۔ نہ اسے احساس تھا کہ وہ اس کے قریب گھٹنوں کے بل بیٹھا ہے۔

''تم ٹھیک ہو؟'' وہ چیخا۔ ''میری طرف دیکھو۔''

برنیڈا نے نقاہت سے سر ہلایا۔

''یہیں رہنا، ابھی آیا۔'' وہ سیڑھیوں کے پاس سڑک پر گرے ایجنٹ کی طرف گیا۔ کچھ دیر وہاں بیٹھ کر وہ اس کی نبض تلاش کرتا رہا۔ پھر واپس آ گیا۔

''گاڑی میں چلو۔'' اس نے برنیڈا کو سہارا دیا۔

''ان کا کیا ہوگا؟''

''وہ مر چکا ہے۔ دوسرا اندر تھا۔ اس کے بچنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ رچرڈ نے برنیڈا کو گاڑی میں دھکیلا۔

پہیوں کی چرچراہٹ کے ساتھ گاڑی حرکت میں آئی۔ رچرڈ پاگلوں کی طرح گاڑی دوڑا رہا تھا۔

''جارڈن کا کیا ہوگا؟ وہ لوگ وہاں بھی پہنچ جائیں گے۔''

''وہ محفوظ ہے۔''

''ہم کہاں جائیں گے؟'' برنیڈا نے لرزاں آواز میں سوال کیا۔

''یونان!''

☆☆☆

دوسری گھنٹی پر کلاڈ نے فون اٹھایا۔
''یہ سب کیا ہو رہا ہے؟''
''رچرڈ تم کہاں ہو...... اور برنیڈا؟''
''ہم ٹھیک ہیں اور محفوظ جگہ پر ہیں۔''
''میرے ہی آدمی مارے گئے؟'' کلاڈ کی آواز میں شکوہ تھا۔
''مجھے افسوس ہے لیکن سیف ہاؤس محفوظ نہیں تھا۔''
''غلطی تمہاری ہے۔ برنیڈا کو باہر نہیں آنا چاہیے تھا...... اُسے کسی نے دیکھا اور تعاقب کرتا ہوا سیف ہاؤس تک پہنچ گیا۔''
''میں غلطی تسلیم کرتا ہوں اور مزید غلطیوں کا متحمل نہیں ہوسکتا۔ لہٰذا امید کرتا ہوں کہ تم میرا پتا نہیں پوچھو گے۔''
کلاڈ نے ٹھنڈی سانس بھری۔ ''ہم دونوں ایک دوسرے کو طویل عرصے سے جانتے ہیں۔ یہ وقت بے اعتباری کا نہیں ہے۔''
''کلاڈ، میں معذرت خواہ ہوں مگر حالات کے تحت میرے پاس دوسری چوائس نہیں ہے۔'' رچرڈ نے نرمی سے کہا۔
''پھر میں تمہاری کوئی مدد نہیں کرسکتا۔''
''ہم تمہیں زحمت نہیں دیں گے۔''
''رچرڈ، رکو......'' لیکن رابطہ منقطع ہو چکا تھا۔ رچرڈ جیسے کھلاڑی کی کال ٹریس کرنے کا کوئی فائدہ نہیں تھا۔ شاید یہ دونوں کے لیے اچھا ہوا، کلاڈ نے سوچا۔
''گڈ لک، میرے دوست۔'' کلاڈ بڑبڑایا۔

☆☆☆

رچرڈ نے پے فون کے ذریعے ایک اور کال کارسک لیا۔ کال واشنگٹن ڈی سی کے لیے تھی۔
اس کے کاروباری شریک نے جواب دیا۔
''سکاروف ہیئر۔''
''نکی، میں رچرڈ بات کر رہا ہوں۔''
''خوب صورت پیرس، کیسا وقت گزر رہا ہے؟''
''پریشانی ہے۔ لمبی بات نہیں کرسکتا۔''
''مجھے کوئی حیرت نہیں ہوئی۔'' نکی نے سرد آہ کھینچی۔
''وہی پرانا ڈیلفی کیس ہے، 1973ء۔ نیٹو لیک۔''
''آں ہاں، یاد ہے۔''
''ڈیلفی کے سلسلے میں تمہارا تعاون ضروری ہے۔''
''ضرور، لیکن میں KGB میں تھا۔ یہ معاملہ مشرقی جرمنی سے تعلق رکھتا ہے۔''
''تمہارے تعلقات ہیں وہاں۔''
''براہِ راست نہیں...... بتاؤ کیا کرسکتا ہوں؟''
''کسی اسٹاسی ایجنٹ کو پکڑو۔''
''ہونہہ۔'' کچھ دیر بعد آواز آئی۔ ہنرچ لیٹزو۔ وہ ڈیلفی کے کام کے بارے میں کچھ نہ کچھ جانتا ہوگا مگر ہنرچ کبھی مشرقی برلن سے باہر نہیں گیا۔''
''ٹھیک ہے، میں اس سے بات کروں گا، یہ کیسے ہو گا؟''
''مشکل سوال ہے۔ وہ برلن میں ہے۔'' نکی نے بتایا۔
''ہم برلن جائیں گے۔ کوئی مسئلہ نہیں۔'' رچرڈ نے عندیہ دیا۔
''مسئلہ ہے۔ وہ انتہائی نگہداشت کے قید خانے میں ہے۔''

☆☆☆

بوتھ سے نکل کر رچرڈ نے احتیاط سے سب وے پلیٹ فارم کا جائزہ لیا...... کرسٹل پریفیکٹر کی ٹرین اسٹیشن میں داخل ہو رہی تھی۔ وہ ٹرین پر سوار ہوا اور تین اسٹاپ کے بعد اتر گیا۔ ایک بار پھر گرد و پیش کا جائزہ مکمل کرنے کے بعد اس نے بوبگنی پکاسو کی ٹرین پکڑی۔ ٹرین اس نے گارڈی ایسٹ پر چھوڑ دی۔ وہاں سے پیدل ''نیشن'' تک آیا......
برنیڈا بتیاں بند کر کے کھڑکی کے قریب آرم چیئر میں بیٹھی تھی۔ رچرڈ نے اندر جا کر دروازہ بولٹ کر دیا۔
''سب ٹھیک ہے۔ ہم یہاں محفوظ ہیں...... کم از کم آج کی رات محفوظ ہیں۔''
''اور کل؟'' برنیڈا نے سرگوشی کی۔
''کل کی کل دیکھیں گے۔'' وہ بولا۔
''مجھے جارڈن کی فکر ہے۔''
''کلاڈ اس کا خیال رکھے گا۔''
''انکل ہیو؟''
''میں نے نکولائی سکاروف سے کہا ہے انکل کا پتا لگائے۔''
''رچرڈ!''

''ہاں؟''
''میں ڈر گئی ہوں...... مجھے چھوڑ کے مت جایا کرو...... میرے قریب آجاؤ......''

☆☆☆

وہ معمول کے مطابق مخصوص مقام پر ملے تھے...... اینکا گیلری کے عقب میں موجود گودام ان کی ملاقات کے لیے مخصوص تھا۔
''اب کیا کہو گے؟''
''بم منصوبے کے مطابق ٹھیک پلانٹ کیا گیا تھا۔'' ایمل فوش نے جواب دیا۔ ''کام ہو گیا تھا۔''
''نہیں، کام نہیں ہوا تھا۔ کام ہوتا تو وہ زندہ نہ ہوتی...... نہ رچرڈ وولف سانس لے رہا ہوتا۔''
''فیوز اپنی مرضی سے کام نہیں کرتا۔ اسے دومنٹ پر سیٹ کیا گیا تھا۔ دروازہ کھلنے کے دومنٹ بعد بم پھٹ گیا تھا۔'' فوش نے کہا۔
''جو بھی ہے۔ وہ دونوں زندہ ہیں...... تم اس معمولی چوہیا ماری سینٹ پیری کو بھی ختم نہ کر سکے۔''
''اس کی قسمت اچھی تھی۔ بہرحال اس مرتبہ وہ نہیں بچے گی۔''
''اُسے بھول جاؤ۔ پہلے بہن بھائی کو ٹھکانے لگاؤ۔ میرے خدا! کتنے خون ہو چکے ہیں...... اور وہ دونوں زندہ ہیں۔ کیسے؟''
''جارڈن اندر ہے، میں کچھ......''
''وہ جہاں ہے، ناکارہ ہے۔ لڑکی کو دیکھو، میرے اندازے کے مطابق وہ رچرڈ کے ساتھ پیرس چھوڑنے کے چکر میں ہے۔ ان دونوں کو ڈھونڈو۔''
''کیسے؟'' ایمل فوش نے سوال اٹھایا۔
''تم پروفیشنل ہو۔''
''رچرڈ بھی ہے۔''
کچھ دیر کے لیے گودام میں خاموشی چھا گئی۔
''میں کرشمے نہیں دکھا سکتا۔ نہ اندھا دھند کام کرتا ہوں۔ مجھے اشارہ درکار ہے۔ اگر وہ انگلینڈ جا رہے ہیں تو......؟'' فوش نے کہا۔
''نہیں، وہ انگلینڈ نہیں جائیں گے۔ وہ یونان کے جزیرے پاروس جائیں گے۔''
''تمہارا مطلب ہے...... ری ڈیو فیملی؟''
''رچرڈ۔ وہاں ضرور کوشش کرے گا۔ مجھے یقین ہے...... میری ماں نے برسوں پہلے ری ڈیو کا انتظام کر دیا تھا۔ خیر اب بھی کچھ نہیں بگڑا۔'' انتھونی نے نفرت سے کہا۔

☆☆☆

فوش کے جانے کے بعد انتھونی تنہا کھڑا رہا۔ بعض حلقوں کی جانب سے نکتہ چینی کے باوجود بطور آرٹسٹ وہ پیرس میں نام پیدا کر رہا تھا۔ اس میں ٹیلنٹ یا قسمت سے زیادہ دولت کا کمال تھا۔ فلپ سینٹ پیری کی دولت کا جادو تھا۔ جیسے ہی انتھونی کی ماں کا راز فاش ہوتا، دولت کا جادو بھی ختم ہو جانا تھا۔ انتھونی، اپنے باپ فلپ کے بارے میں سوچ کر ہنس پڑا۔ اتنی مدت گزرنے کے بعد بھی فلپ کو کبھی شک نہیں ہوا تھا کہ انتھونی اور اس کی ماں کیا کر رہے ہیں......
لیکن عورت، عورت ہی ہوتی ہے۔ بیس برس پہلے نینا اگر مکمل صفائی کر دیتی تو بہتر تھا۔ ایک گواہ کو ملک سے باہر بھیج کر اس نے دانش مندی کا مظاہرہ نہیں کیا تھا...... ایک زندہ گواہ...... بہت بڑی غلطی تھی۔ اگرچہ وہ ملک سے باہر تھا لیکن جب تک زندہ تھا، ایک ٹائم بم کی طرح تھا۔
انتھونی گودام سے نکل کر گلی میں آ گیا اور کار کی طرف چل دیا۔ گھر جانے کا وقت تھا۔ نینا کو اس کی فکر رہتی تھی۔ وہ کوشش کرتا تھا کہ ماں کو کوئی پریشانی نہ ہو...... اس دنیا میں نینا ہی تو وہ واحد ہستی تھی جو انتھونی سے پیار کرتی تھی۔ اُسے سمجھتی تھی!

☆☆☆

جارڈن کو نو بجے ایسکارٹ کے ساتھ سیل سے نکالا گیا۔ وہ گارڈز کے ساتھ کوریڈور سے گزرتا ہوا ویٹنگ روم میں پہنچا۔
وہاں ریگی وان منتظر تھا۔ اس نے ہاتھ کے اشارے سے جارڈن کو بیٹھنے کے لیے کہا۔ ''کیا حالت بنا رکھی ہے؟''
''جناب، جیل میں پڑا ہوں......''
''خوش ہو جاؤ، تمہاری مطلوبہ چیزیں لایا ہوں۔ بھنا ہوا گوشت، فرنچ بریڈ۔'' ریگی نے کاغذی لفافہ اس کی طرف کھسکایا۔ ''مزے کرو۔''
جارڈن نے لفافے میں جھانکا۔ ''ریگی، اولڈ مین، تم ایک سینٹ (Saint) ہو...... لیکن وائن کہاں ہے؟''
''وائن کے بغیر کیا مزہ آئے گا۔ سرخ برگنڈی وائن کی دو بوتلیں ہیں۔'' ریگی نے آنکھ جھپکا کر دوسرا پیپر بیگ آگے بڑھایا۔
جارڈن نے ہونٹوں پر زبان پھیری۔ ''سینٹ نہیں، سینٹ سے بڑھ کر ہو۔''

"ہیلن نہیں مانتی اس بات کو۔" ریگی نے منہ بنایا۔ "وہ تمہاری مطلوبہ کتابیں آج لے کر آئے گی۔"

"اچھا، تازہ خبر کیا ہے؟ برنیڈا کہاں ہے؟"

ریگی نے لمبی سانس لی۔ "اسی سوال کا ڈر تھا۔ وہ دونوں غالباً ملک چھوڑ گئے ہیں۔ کلاڈ نے انہیں جہاں رکھا تھا، وہاں بم پھٹا ہے۔"

"وہاٹ؟"

"وہ دونوں ٹھیک ہیں لیکن کلاڈ کے دو آدمی مارے گئے ہیں۔"

"دھماکا کس نے کیا؟ کلاڈ کیا کہتا ہے؟"

"یہ دھماکا گزشتہ دھماکے سے مماثل ہے۔"

"کاسمک سولیڈیرٹی؟ کیا پاگل پن ہے؟ کون گروپ ہے؟"

"ابھی تک اندھیرا ہے۔"

"لیکن ہم سویلین ہیں...... دہشت گرد ہمیں یا ماری سینٹ پیری کو نشانہ کیوں بنائیں گے؟"

"ہوسکتا ہے اُن کی سوچ مختلف ہو...... عام لوگوں پر حملے ہوتے ہیں اور دہشت پھیلتی ہے......"

"یہ بھی ہوسکتا ہے کہ یہ سرے سے کوئی دہشت گرد گروپ نہ ہو۔" جارڈن کھڑا ہو گیا۔ "یہ محض ایک کور اسٹوری ہو...... اصل مقصد کو چھپانے کے لیے۔"

"تمہارا مطلب یہ سیاست سے ہٹ کر ہے؟"

"ہاں۔"

"لیکن انہوں نے فلپ سینٹ پیری کو مارنے کی کوشش کیوں کی؟"

جارڈن ٹہلتے ٹہلتے رک گیا۔ "فلپ کو نہیں...... اس کی بیوی ماری......"

"ماری نے بم لگایا؟"

"نہیں، ماری ٹارگٹ تھی۔ وہ اکیلی گھر پر تھی۔ سب نے خیال کیا کہ دہشت گرد غلطی کر گئے ہیں لیکن وہ ٹھیک ٹھیک جانتے تھے کہ فلپ اس وقت لندن میں تھا۔ آپ فوراً رچرڈ تک یہ بات پہنچائیں جو میں نے ابھی کی ہے۔"

"مجھے نہیں معلوم، وہ کہاں ہے؟"

"کلاڈ سے معلوم کریں...... انکل ہیو کو بھی تلاش کریں...... یہ اچھا ہوا کہ برنیڈا چلی گئی۔"

ریگی سے ملاقات کے بعد جارڈن کو اس کے سیل میں واپس پہنچا دیا گیا۔ اس کے دو ساتھی اور تھے۔ ایک فراڈ، دوسرا چور...... تیسرا وہ خود تھا۔

☆☆☆

رچرڈ اور برنیڈا ایک پب میں بیٹھے تھے۔ میز پر ریٹسینا کے دو گلاس رکھے تھے۔ یہ پب، یونان میں ان کی تیسری کوشش تھی۔

"موسم گرما میں یہاں بہت سیاح آتے ہیں۔" پب کیپر نے کہا۔ "میں سب کا ریکارڈ نہیں رکھ سکتا۔"

"لیکن یہ ری ڈیو نام کا فرانسیسی سیاح نہیں تھا۔ وہ بیس سال سے اس جزیرے پر رہ رہا ہے۔" رچرڈ نے وضاحت کی۔

پب کیپر ہنسنے لگا۔ "فرنچ مین ہو یا ڈچ مین، میرے لیے سب ایک ہیں۔" وہ واپس کچن کی طرف چلا گیا۔

"ایک اور بند گلی۔" برنیڈا نے مایوسی سے کہا اور ریٹسینا کا سپ لیا۔ "یہ بھی کوئی پینے کی چیز ہے۔"

پب کیپر کچن سے نمودار ہوا۔ اس کے ہاتھ میں دو پلیٹیں تھیں جو اس نے ایک ٹیبل پر رکھ دیں۔ وہاں ایک جرمن فیملی بیٹھی تھی۔ کیپر جانے کے لیے مڑا تھا کہ رچرڈ نے آواز لگائی۔

"شاید کوئی اور جانتا ہو......؟"

"تم اپنا وقت ضائع کر رہے ہو۔ میں نے بتایا کہ اس جزیرے پر ری ڈیو نام کا کوئی آدمی نہیں رہتا۔"

"وہ عرصہ پہلے فیملی کے ساتھ یہاں آیا تھا۔ اپنی بیوی اور لڑکے کے ساتھ لڑکا اس وقت تیس بتیس سال کا ہو گا۔ اس کا نام جیرارڈ ہے۔"

اچانک بار کے پیچھے کوئی ڈش گر کر ٹوٹ گئی۔ سیاہ آنکھوں والی ایک جوان عورت رچرڈ کو گھور رہی تھی۔

"جیرارڈ؟" وہ بولی۔

"ہاں، جیرارڈ ری ڈیو۔ تم اُسے جانتی ہو؟"

"وہ کچھ نہیں جانتی۔" کیپر نے مداخلت کی اور عورت کو کچن کی طرف جانے کا اشارہ کیا۔

"میں سمجھ رہا ہوں کہ وہ جیرارڈ کے نام سے واقف ہے۔"

عورت کشمکش کے عالم میں کھڑی تھی۔ کیا کرنا ہے؟ کیا کہنا ہے؟ وہ رچرڈ کو دیکھ رہی تھی۔

"ہم پیرس سے آئے ہیں۔" اس وقت برنیڈا نے کہا۔ "ہمارا ملنا بہت ضروری ہے۔"

"تم فرنچ نہیں ہو۔" عورت نے کہا۔

"میں انگریز... ہوں اور یہ امریکی ہے۔"

"اس نے کہا تھا...... کہا تھا کہ ایک فرنچ آدمی ہے جو

اُن کے لیے اچھا نہیں ہے۔''

''کس نے کہا تھا؟''

''جیرارڈ نے۔''

''اس نے ٹھیک کہا تھا۔ اسے احتیاط کرنی چاہیے۔'' رچرڈ نے کہا۔ ''لیکن اسے یہ نہیں معلوم کہ معاملات زیادہ پُرخطر ہیں اور بھی افراد ''پاروس'' آسکتے ہیں، اسے نقصان پہنچا سکتے ہیں۔ براہِ کرم ہماری اس سے بات کرادو...... ہم فرنچ نہیں ہیں۔''

عورت ہچکچاہٹ کے ساتھ کچن میں چلی گئی۔ چند منٹ بعد اس کا چہرہ نظر آیا۔ ''فون پر جواب نہیں مل رہا ہے...... میں تم لوگوں کو وہاں تک لے جاتی ہوں......''

☆☆☆

وہ ایک کچی اور ناہموار سڑک تھی جس کے ذریعے وہ لوگارس بیچ تک پہنچے تھے۔ عورت کا نام صوفیہ تھا۔ اس کی جائے پیدائش وہی جزیرہ تھی۔ اسے چار زبانوں پر دسترس حاصل تھی۔ تین بھائی کاروبار چلاتے تھے۔ باپ ہاربر پر ہوٹل سنبھالتا تھا۔

''تم جیرارڈ کو کیسے جانتی ہو؟'' برنیڈا نے سوال کیا۔

''ہم دوست ہیں۔'' صوفیہ نے جواب دیا۔

''لورز۔'' برنیڈا کے ذہن میں آیا۔

''جیرارڈ کی ماں کا انتقال پانچ سال پہلے ہوا تھا۔ اس کا باپ زندہ ہے لیکن اس کا نام ری ڈیو نہیں ہے۔''

''شاید انہوں نے نام تبدیل کرلیا ہو۔'' برنیڈا نے کہا۔

بیچ کے قریب صوفیہ نے گاڑی روک دی۔ تینوں نیچے اترے۔ ''وہ ہے۔'' صوفیہ نے سمندر کی موجوں کی طرف اشارہ کیا۔ جہاں جیرارڈ سیل بورڈ پر سرفنگ میں مشغول تھا۔ صوفیہ نے ہاتھ لہرایا اور یونانی زبان میں بلند آواز میں کچھ کہا...... رنگین بورڈ پانی پر پھسلتا ہوا موج کی اٹھان پر ساحل تک آیا۔ جیرارڈ ماہرانہ انداز میں پانی سے اتر گیا۔ بورڈ اس نے ریت پر چھوڑ دیا تھا۔

''جیرارڈ، یہ دونوں تم سے ملنا چاہتے ہیں۔ ری ڈیو تمہارے پاپا کا نام تھا؟'' صوفیہ اس کے ساتھ ہمکلام ہوئی۔

''یہ نام میرے لیے اجنبی ہے۔'' جیرارڈ نامی آدمی نے خشک لہجے میں کہا اور پلٹ کر جانے لگا۔

''جیرارڈ؟'' صوفیہ نے پکارا۔

''مجھے بات کرنے دو۔'' رچرڈ آگے بڑھ گیا۔

برنیڈا، صوفیہ کے ساتھ کھڑی دونوں آدمیوں کو دیکھ رہی تھی۔ جیرارڈ بار بار نفی میں سر ہلا رہا تھا۔ ہوا کے دوش پر رچرڈ کے چند الفاظ برنیڈا تک پہنچے...... جن میں دو الفاظ ''مرڈر'' اور ''بم'' نمایاں تھے۔ برنیڈا نے محسوس کیا کہ جیرارڈ نروس ہوگیا ہے۔ شاید صوفیہ کو بھی احساس ہوگیا تھا۔ وہ پوچھ بیٹھی۔

''جیرارڈ کے پاپا نے کیا کیا تھا؟''

''کرنے کی بات نہیں ہے...... سوال یہ ہے کہ وہ کیا جانتا تھا؟''

اچانک جیرارڈ مڑا اور واپس صوفیہ کے پاس آگیا۔

''نہیں جانتا ہے۔'' اس نے خشک آواز میں کہا۔

اس مرتبہ وہ سب گاڑی میں ساحل کے متوازی سفر کررہے تھے۔ جابجا زیتون کے درخت تھے۔

''پاپا انگریزی نہیں جانتے۔'' جیرارڈ نے کہا۔ ''مجھے تمہاری باتوں کی وضاحت کرنی پڑے گی۔ نہیں معلوم انہیں یاد بھی ہے؟''

''انہیں یاد ہونا چاہیے۔'' رچرڈ نے کہا۔ ''جس وجہ سے اُن کو پیرس چھوڑنا پڑا، وہ وجہ یاد ہوگی۔''

''بیس سال، ایک مدت ہوتی ہے۔'' جیرارڈ بولا۔

''تمہیں کیا یاد ہے؟ تم شاید اس وقت سولہ سال کے ہوگے؟'' برنیڈا نے سوال کیا۔

''سولہ نہیں، پندرہ سال......''

''پھر یقیناً تم ''66، ریو میراج'' کو نہیں بھولے ہوگے۔''

جیرارڈ کی گرفت اسٹیئرنگ وہیل پر سخت ہوگئی۔

''ہاں، ہم وہاں رہتے تھے۔ قتل کے بعد پولیس ایک ہفتے تک روزانہ آتی رہی۔ وہ پاپا سے سوالات کرتے تھے۔''

''تمہیں وہ عورت یاد ہے...... جس نے اسکارلیٹی کے نام سے فلیٹ کرائے پر حاصل کیا تھا؟'' رچرڈ نے استفسار کیا۔

''ہاں، وہ ہر بدھ کو وہاں آتی تھی۔ ایک آدمی بھی اُس سے ملنے آتا تھا...... میں دروازے سے سنتا تھا لیکن ان کی عجیب آوازیں میری سمجھ میں نہیں آتی تھیں۔''

برنیڈا کچھ کہتے کہتے رک گئی...... کیا یہ سچ ہے کہ اُس کی ماں وہاں اپنے آشنا سے ملنے آتی تھی؟

''ان دونوں کا حلیہ کیسا تھا؟'' رچرڈ نے سوال کیا۔

''اتنا یاد ہے کہ آدمی دراز قامت تھا۔''

''عورت؟''

''وہ ہمیشہ اسکارف اور سن گلاسز کے ساتھ آتی تھی اور بہت خوب صورت تھی۔''

''کیا وہ انگریز تھی؟'' برنیڈا نے سوال کیا۔ وہ سوچ رہی تھی کہ رچرڈ نے جیرارڈ کو تعاون پر کیسے آمادہ کیا۔

جیرارڈ نے وقفے سے جواب دیا۔ ''میرا خیال ہے، وہ انگریز تھی۔''

''کیا تمہیں یقین نہیں ہے؟''

''اُس وقت میں کم عمر تھا۔ مجھے علم تھا کہ وہ غیر ملکی ہے لیکن یہ نہیں معلوم تھا کہ اس کا تعلق کس ملک سے ہے۔ قتل کے بعد مجھے پتا چلا کہ وہ انگریز بھی۔''

''واردات کے بعد تم نے انہیں دیکھا تھا؟''

جیرارڈ نے نفی میں سر ہلایا۔ ''پاپا نے اجازت نہیں دی تھی۔''

''یعنی تمہارے پاپا نے سب سے پہلے لاشوں کو دیکھا تھا؟'' رچرڈ بولا۔

''نہیں۔ سب سے پہلے اُس آدمی نے دیکھا تھا۔''

رچرڈ نے حیرت سے گردن گھمائی۔ ''کس آدمی نے؟''

''وہ جو اسکارلیٹی سے ملنے آتا تھا۔ ہمارے سامنے وہ اوپر گیا پھر چلاتا ہوا واپس بھاگا۔ اس وقت ہمیں گڑبڑ کا اندازہ ہوا اور پاپا نے پولیس کو فون کر دیا۔''

''اس آدمی کا کیا ہوا؟''

''وہ پھر کبھی نظر نہیں آیا۔ وہ خوف زدہ تھا، کہیں الزام اس پر نہ آجائے اسی لیے اس نے رقم بھیجی تھی۔''

''خاموشی کی قیمت۔'' برنیڈا کی سرگوشی سنائی دی۔

''یا جھوٹی گواہی؟'' رچرڈ نے کہا۔ ''رقم کیسے پہنچائی گئی؟''

''پولیس کے آنے سے پہلے ایک آدمی بریف کیس میں لایا تھا۔ میں نے پہلے اُسے نہیں دیکھا تھا۔ وہ پستہ قد اور گٹھے ہوئے جسم کا مالک تھا۔ میرے پاپا کو وہ دوسرے کمرے میں لے گیا تھا۔ مجھے نہیں معلوم کیا بات ہوئی...... پھر وہ چلا گیا۔''

''تمہارے پاپا نے نہیں بتایا؟''

''نہیں، انہوں نے مجھے بھی حکم دیا تھا کہ میں اس معاملے میں بالکل خاموش رہوں۔''

''تمہیں کیسے علم ہوا کہ بریف کیس میں رقم تھی؟''

''صاف ظاہر تھا...... فوراً ہی ہمارے حالات بدلنے شروع ہو گئے۔ نئی چیزیں آنے لگیں اور پھر ہم یونان آ گئے۔ یہاں ہم نے ولا بھی خرید لیا۔'' اس نے گاڑی آہستہ کرتے ہوئے ایک جانب اشارہ کیا۔ ولا کی چھت سرخ ٹائلوں سے مزین تھی۔ دیواروں کا رنگ سفید تھا۔ جیرارڈ نے گاڑی گرد آلود سیٹواین کے قریب پارک کر دی۔ ولا کے آس پاس کوئی دوسرا گھر نہیں تھا۔ عمارت بنجر پہاڑی کی ڈھلوان پر ایستادہ تھی۔ وہ سب گاڑی سے اتر گئے۔

جیرارڈ نے پتھریلی سیڑھیوں پر چڑھتے ہوئے آواز لگائی۔ ''پاپا!'' آہنی گیٹ کھول کر وہ آگے بڑھا۔

دروازے کے قریب پہنچ کر اُس نے پھر آواز لگائی اور دروازہ دھکیلا۔ برنیڈا اور رچرڈ اس کے پیچھے تھے۔ دوسری بار بھی کوئی جواب نہیں آیا۔

''پب سے میں نے یہیں پر فون کیا تھا۔'' صوفیہ نے بتایا۔

''گاڑی باہر کھڑی ہے۔ پاپا کو گھر پر ہونا چاہیے۔'' جیرارڈ بولا۔ لیونگ روم کراس کر کے وہ ڈائننگ روم کے در پر آیا۔ ''پاپا؟'' وہ وہیں رک گیا۔ اس کے حلق سے گھٹی گھٹی چیخ برآمد ہوئی۔ اس نے قدم بڑھایا...... یوں لگا جیسے وہ گھٹنوں کے بل گرنے والا ہے۔ برنیڈا نے ڈائننگ روم کا منظر دیکھا۔ روم کی لمبی اور وزنی ٹیبل کے ایک سرے پر سفید بالوں والے شخص کا سر میز پر رکھی ڈنر پلیٹ میں تھا۔ پلیٹ کی اشیائے طعام کا کچھ حصہ میز پر بکھرا ہوا تھا۔ رچرڈ، جیرارڈ کے قریب سے ہوتا ہوا ٹیبل پر پہنچا۔ اس نے آہستگی سے عمر رسیدہ شخص کا سر اوپر کیا۔ وہاں موجود تمام افراد نے دیکھا کہ معمر شخص کی پیشانی میں ایک سرخ گول سوراخ تھا۔

☆☆☆

ایمل فوش، آؤٹ ڈور کیفے کی میز پر مشروب کی چسکیاں لے رہا تھا۔ اطراف میں اور میزوں پر سیاح موجود تھے۔ گھڑی پانچ بجا رہی تھی۔ آخری پبلک فیری، ''پیریس'' کے لیے نصف گھنٹے میں نکلنے والی تھی۔ اگر لڑکی نے جزیرہ آج رات چھوڑ دینا ہے تو اسے ساڑھے پانچ بجے والی فیری پر ہونا چاہیے۔ ایمل فوش نے سیاحوں کے علاوہ فیری پر بھی نظر رکھی ہوئی تھی۔ جیرارڈ کا باپ ایک آسان ٹارگٹ ثابت ہوا تھا۔ ایک تو وہ ولا سنسان جگہ پر تھا۔ دوسرے ٹارگٹ تنہا اور کمزور تھا لیکن وولف اور برنیڈا کا معاملہ اتنا سادہ نہ تھا۔ پہلے اس نے سوچا تھا کہ ولا پر ہی گھات لگا کر دونوں کا قصہ پاک کر دے لیکن ولا کی لوکیشن اس کے لیے موزوں نہیں تھی۔ گاڑی وہ اریب قریب نہیں چھپا سکتا تھا۔ وہ فوراً نظروں میں آجاتی۔ خود بھی نظر میں آئے بغیر گھات لگانا مشکل تھا اور وہ اپنا اصول

نہیں توڑ سکتا تھا۔ فرار کا محفوظ راستہ...... یہ اصول اس نے کبھی نہیں توڑا تھا۔ ایسی بے تکی جگہ پر رچرڈ وولف کو نشانہ بنانے کی کوشش بذاتِ خود ایک بہت بڑی حماقت ہوتی۔

فوش بزدل نہیں تھا لیکن وہ احمق بھی نہیں تھا۔

مناسب موقع کا انتظار ہی بہتر تھا۔ ''پیرئیس'' کی مصروف سڑکیں اور ہجوم بھی ایک اچھی جگہ تھی۔ وہاں دو سیاح مارے جاتے تو کوئی خاص ہلچل پیدا نہیں ہوئی تھی۔

آخری فیری پورٹ میں داخل ہو رہی تھی۔ فوش چوکس ہو گیا۔ اترنے والوں کی تعداد زیادہ نہیں تھی۔ جزیرہ پاروس سے جانے والے جمع ہو رہے تھے۔ تاہم یہ بھی تھوڑی تعداد میں تھے۔ ایمل فوش، بغور جانے والے گروپ کا جائزہ لے رہا تھا۔ دونوں میں سے کوئی نظر نہیں آیا۔ فوش جانتا تھا کہ اس روز دونوں پاروس آئے تھے۔ پاروس میں موجود رابطے نے یہی اطلاع دی تھی۔ رابطہ کار نے دونوں کو ایک پب میں بھی دیکھا تھا۔ فوش سوچ رہا تھا، کیا دونوں کسی اور راستے سے نکل گئے یا یہیں پر رکے ہیں؟ دفعتاً اس کی نظروں نے ایک مرد کا نوٹس لیا۔ اس نے جیکٹ کے ساتھ ماہی گیروں والی سیاہ کیپ لگائی ہوئی تھی۔ اگرچہ اس کے شانے جھکے ہوئے تھے۔ تاہم قد کا کچھ نہیں کیا جاسکتا تھا۔ کم از کم چھ فٹ۔ قد بت اور چال مضبوط تھی۔ سائڈ سے چہرے کی جھلک ایک سیکنڈ کے قریب تھی، فوش کے لیے کافی تھی۔ وہ رچرڈ وولف ہی تھا۔ پریشان کن بات یہ تھی کہ وہ اکیلا تھا۔

فوش نے ادائیگی کی اور مسافروں میں گھل مل گیا۔ اس کی نگاہ تیزی سے گردش کر رہی تھی۔ رچرڈ کو نظر انداز کیے بغیر اس نے کسی عورت اور لڑکی کا چہرہ نہیں چھوا لیکن برنیڈا ٹراوسٹوک غائب تھی۔ اس نے اضطراب محسوس کیا۔ کیا دونوں علیٰحدہ ہو گئے ہیں؟ اگر ایسا ہے تو نیا مسئلہ کھڑا ہو جائے گا۔ لڑکی کو تلاش کرنے کے لیے اسے جزیرے پر رکنا پڑے گا۔ اس کا دماغ برق رفتاری سے کام کر رہا تھا...... اس نے وولف کے پیچھے رہنے کا فیصلہ کیا جو چیز سامنے ہے، اس کے ساتھ رہنا بہتر ہے۔ جلد یا بدیر وولف دوبارہ لڑکی سے ملے گا۔ اس وقت تک فوش اپنی چال نہیں چلے گا......

فوش، رچرڈ کے عقب میں نشستوں کی دو قطاریں چھوڑ کر بیٹھ گیا۔ کچھ دیر بعد فیری کے انجن بیدار ہوئے اور اس نے ڈاک سے کھسکنا شروع کیا۔ فوش کی نگاہ ٹوپی پر تھی۔ ایندھن اور خشک مچھلیوں کی بو بری لگ رہی تھی۔ فوش اٹھ کر ریلنگ پر گیا اور گہرے گہرے سانس لیے۔ چند منٹ بعد پلٹا اور اپنی نشست پر جاتے ہوئے سیاہ ٹوپی والے کے پاس سے گزرا۔ جیکٹ، کیپ وہی تھی...... قد کاٹھ بھی وہی تھا۔ لیکن چہرہ؟ وہ رچرڈ وولف نہیں تھا۔

فوش نے دانت پیستے ہوئے اطراف میں نظر دوڑائی۔ رچرڈ کہیں نہیں تھا۔ وہ ڈیک پر آیا پھر سیڑھیاں چڑھ کر فیری کی دوسری منزل پر آیا۔ وولف نہیں تھا۔ اس نے مڑ کر جزیرے کی طرف دیکھا جو لحہ بہ لحہ دور ہوتا جا رہا تھا۔ فوش کی مٹھیاں بھنچ گئیں۔ اس نے خود کو کوسا۔ یہ جھانسا تھا۔ وہ دونوں جزیرے پر ہی تھے۔ خود وہ یہاں پھنس گیا تھا۔ وہ پرانا کھلاڑی تھا۔ وولف کی نشست پر جو بھی بیٹھا تھا، اس سے سوال جواب کرنا فضول تھا۔ رچرڈ نے جگہ بدلنے کے لیے اسے پیسے دے کر فیری پر سوار کرایا ہوگا۔ فوش کو اب پیرئیس پہنچ کر بوٹ کے ذریعے واپس آنا پڑے گا۔ اس نے گھڑی دیکھ کر گھنٹوں کا حساب لگایا۔ اگر وہ خوش قسمت رہا تو رات ہی رات میں واپس آجائے گا۔ اس نے قسم کھائی کہ دوسری رات سے پہلے دونوں کو ٹھکانے لگا دے گا۔ ''اگر وولف پروفیشنل ہے تو میں بھی اناڑی نہیں۔'' وہ بڑبڑایا۔

☆☆☆

رچرڈ نشست پر چند سیکنڈ بیٹھ کر ہی اٹھ گیا۔ ٹوپی اور جیکٹ اتار کر اس نے سیٹ پر چھوڑی اور ڈیک پر پڑے کریٹس کے عقب میں دبک گیا۔ فوراً ہی صوفیہ کے بھائی نے جیکٹ چڑھا کر ٹوپی پہنی اور رچرڈ کی نشست پر بیٹھ گیا۔ اس کا قد چھ فٹ ایک انچ تھا۔ یہ حکمتِ عملی انہوں نے پہلے ہی ترتیب دے لی تھی۔ صوفیہ کے بھائی نے ٹوپی جھکائی اور دونوں بازوؤں میں سر رکھ کر بالائی دھڑ اگلی نشست پر ٹکا دیا۔ بنظر غائر یوں لگ رہا تھا جیسے وہ اونگھ رہا ہے...... رچرڈ اپنی کمین گاہ سے مسافروں کو آتے جاتے دیکھ رہا تھا۔ چند منٹ بعد فوش نظر آیا۔ وہ رچرڈ کی نشست پر نگاہ ڈالتا ہوا عقب میں دو قطار پیچھے بیٹھ گیا۔ بعد ازاں رچرڈ نے نیلے رنگ کی ٹوپی نکالی، سر پر جمائی اور احتیاط سے آڑ لیتا ہوا فیری سے اتر گیا...... کچھ دور جانے کے بعد وہ صوفیہ کی کار میں بیٹھ رہا تھا۔ چھ میل سفر کے بعد وہ ''میلینا'' پر سوار ہو گئے۔ میلینا، ان کی فشنگ بوٹ کا نام تھا۔ برنیڈا، بے چینی سے رچرڈ کا انتظار کر رہی تھی۔

رچرڈ نے اسے بانہوں میں لے لیا۔ ''سب ٹھیک ہو گیا۔'' اس نے برنیڈا کے کان میں سرگوشی کی۔

''میں خوف زدہ تھی۔'' برنیڈا نے اس کے سینے میں چہرہ چھپا لیا۔ اس کے بال سمندری ہوا میں لہرا رہے تھے۔ بوٹ اسٹارٹ تھی۔ صوفیہ اور رچرڈ کے آتے ہی اس نے سمندر میں راستہ بنایا۔

"تم نے اُسے پہچانا کیسے تھا؟" برنیڈا نے الگ ہو کر سوال کیا۔

"بیس سال پہلے جس شخص نے جیرارڈ کی فیملی کو رشوت دی تھی، تمہیں یاد ہے جیرارڈ نے اس کا حلیہ بتایا تھا اور پیرس کے پارک میں جو آدمی ہمارے پیچھے لگا تھا، اس کا حلیہ میرے ذہن میں تھا۔ دوسرے، فرنچ ایجنٹ کولیٹ اور جیرارڈ کے باپ کا قتل ایک ہی انداز میں ہوا۔ اور مجھے یقین ہے کہ پیرس کے ہوٹل میں تم پر فائرنگ کرنے والا بھی یقیناً یہی شخص تھا۔ تیسرا اس کا انداز، اس کی نگاہیں...... وہ وہاں تفریح نہیں کر رہا تھا بلکہ کسی کو کھوج رہا تھا۔ ہم دونوں بھی اس کا ہدف تھے۔ اسے خبر تھی کہ ہم 66، ریو میراج کے مالک کے پیچھے یونان آئے ہیں۔ وہ پروفیشنل ہے۔ میرا اندازہ ہے کہ میری وجہ سے اس نے تمہیں یا ہم دونوں کو ولا پر ختم کرنے کا خطرہ مول نہیں لیا۔ ولا کی لوکیشن ایسی ہے کہ اس کی جگہ میں ہوتا، میں بھی کسی اور جگہ کا انتخاب کرتا۔ جیرارڈ کے پاپا سے فارغ ہو کر اس نے ٹھیک سوچا ہوگا کہ ہماری دلچسپی جزیرے پر ختم ہو جائے گی اور ہم "پیرئیس" کی فکر کریں گے۔ آج ہی واپس جائیں گے تو اسی ساڑھے پانچ بجے والی فیری کو پکڑیں گے۔ لہٰذا اُس نے فیری پر اور اس کے اطراف میں نظر رکھنی تھی۔ میرے اندازے کے مطابق اسے پورٹ کے قریبی کیفے میں ہونا چاہیے تھا۔ خطرہ صرف اتنا تھا کہ کہیں وہ پہلے مجھے نہ دیکھ لے۔ یہاں میں خوش قسمت رہا کہ پہلے اسے پہچان گیا اور جو منصوبہ ترتیب دیا، وہ تمہارے سامنے تھا۔"

"اب وہ کیا کرے گا؟"

"اب وہ بے بس ہے کہ فیری کا سفر مکمل کرے اور پرائیویٹ بوٹ پر فوراً ہی پلٹنے کی کوشش کرے کیونکہ وہ فریب کھا گیا ہے اور سمجھ بھی گیا ہے۔ اس کی دانست میں ہم جزیرے پر ہیں...... اس لیے واپس آئے گا۔"

"یوں لگتا ہے، میں تم سے نہیں قاتل سے باتیں کر رہی ہوں۔"

"تم نے کبھی شطرنج کھیلی ہے؟" رچرڈ نے سوال کیا۔

"نہیں۔"

"یہ شطرنج کا کھیل ہے۔ اس کھیل میں حریف کے دماغ میں بیٹھنا پڑتا ہے۔"

"پھر ہم ابھی تک ناکام کیوں ہیں؟ جیرارڈ کے پاپا کے قتل کے بعد پھر سے اندھیرے میں چلے گئے ہیں؟"

"ہم ناکام نہیں ہیں۔ بس کامیابی سے کچھ دور ہیں۔ ناکام وہ ہیں۔ اب تک تم دونوں کو ختم کرنے کی اُن کی ہر کوشش ناکام ہوئی ہے۔ وہ کوشش میں لگے ہیں اس لیے کہ وہ خوف زدہ ہیں۔"

"تم پریشان تو نہیں ہو؟" برنیڈا، صوفیہ کی طرف متوجہ ہوئی۔

"مجھے جیرارڈ کی فکر ہے۔ وہ لوگ کہیں اُسے بھی......"

"نہیں ایسا نہیں ہے۔" رچرڈ نے کہا۔ "بیس سال پہلے وہ بچہ تھا۔ اس کی بات یا شہادت کی کوئی اہمیت نہیں ہے۔"

صوفیہ خاموش ہو کر دونوں بھائیوں کو دیکھنے لگی جو بے فکری سے گپ لگاتے ہوئے بوٹ بھگا رہے تھے۔

"کیا واقعی جیرارڈ کے مطابق بریف کیس میں رقم تھی؟" اچانک برنیڈا نے سوال کیا۔

"رقم تو ری ڈیو کو دی گئی تھی...... ہاں یہ ممکن ہے کہ بریف کیس میں کچھ اور بھی ہو۔" رچرڈ نے پُرسوچ انداز میں کہا۔ "اسکارلیٹی کا معاملہ پُراسرار ہے۔ ہر مرتبہ اسکارف اور چشمے کا مطلب؟ نیز اس کا آشنا دہری مصیبت میں پڑ گیا تھا۔ پہلی مصیبت یا کرائسس...... فلیٹ میں دو لاشیں، اس نے رقم کے ذریعے ری ڈیو فیملی کا منہ بند کر کے اس کرائسس سے جان چھڑائی۔"

"اور دوسرا کرائسس؟"

"ڈیلفی...... بطور ڈبل ایجنٹ اس کی پوزیشن۔ ممکن ہے اسے خبر مل گئی ہو کہ اس کا راز فاش ہونے والا ہے۔ چنانچہ اس نے نیٹو کی دستاویزات بھی بریف کیس میں رکھ دیں۔ رقم ری ڈیو کے پاس گئی اور دستاویزات پولیس کے ہاتھ لگیں۔ بروسرڈ ہمیں اشاروں سے بریف کیس کے بارے میں ہی بتانے کی کوشش کر رہا تھا۔ مرڈر سین کے فوٹو میں بریف کیس نظر نہیں آ رہا۔ کیا کہہ سکتے ہیں اگر بریف کیس بعد میں رکھا گیا ہو اور انسپکٹر بروسرڈ کو یاد ہو......"

"لیکن بروسرڈ نے اس معاملے کو آگے نہیں بڑھایا۔ کیونکہ فرنچ انٹیلی جنس نے کیس کلوز کر دیا تھا؟" برنیڈا نے کہا۔

"بالکل ٹھیک۔"

"انہوں نے فرض کر لیا کہ میرے والد دستاویزات وہاں لائے تھے لیکن ہم کیسے ثابت کریں؟" برنیڈا نے مایوسی سے کہا۔

"اسکارلیٹی کا نامعلوم آشنا بتائے گا۔"

"کون ہے وہ؟" برنیڈا ششدر رہ گئی۔

"اس کے لیے ہمیں مشرقی جرمنی جانا پڑے گا۔"

''تم جانتے ہو اُسے؟''

''نہیں، جاننے کے لیے ہی وہاں جانا پڑے گا۔''

☆☆☆

جارڈن کے ساتھی قیدیوں کے نام لی رائے اور فوفو تھے۔ دونوں کے ساتھ اس کی اچھی گھٹنے لگی تھی۔ انہوں نے سیل میں جُوا کھیلنا شروع کر دیا تھا۔ کھل کر رقم لگائی جاتی تھی کیونکہ ادائیگی کے لیے پرچیاں استعمال ہوتی تھیں جن پر ہندسے لکھ دیے جاتے۔ ہنسی ہنسی میں بعض اوقات داؤ کروڑوں تک چلا جاتا۔

اس وقت بھی یہی شغل جاری تھا۔ جب قدموں کی آہٹ نے خلل پیدا کیا...... سیل کے باہر ریگی وان باسکٹ لیے کھڑا تھا۔

''یہ اشیا خاص طور پر ہیلن نے بھجوائی ہیں...... آج سالمن بھی ہے۔'' ریگی نے کہا۔

''آپ واقعی ایک سچے دوست ہیں۔'' جارڈن کھڑا ہو گیا۔ ریگی نے دانتوں کی نمائش کی۔

''انکل ہیو کا کچھ پتا چلا؟''

ریگی نے مردہ سی آواز میں مژدۂ ناکامی سنایا۔

''کمال ہے۔'' جارڈن نے باسکٹ نیچے رکھ دی۔

''میں یہاں پڑا ہوں۔ برنیڈا غائب ہے اور انکل ہیو......'' وہ سیل کا چکر کاٹنے لگا۔ لی رائے اور فوفو ندیدی نظروں سے باسکٹ کو تک رہے تھے۔

جارڈن نے ماری کیس کے بارے میں پوچھا۔ ریگی کے مطابق اس میں بھی کوئی پیش رفت نہیں ہوئی تھی۔

''لیکن اس کے بارے میں ایک افواہ گردش کر رہی ہے۔''

''کیسی افواہ؟''

''عجیب سی بات ہے۔ افواہوں کی بنیاد بھی ہیلن ہی ہے...... مجھے اچھا نہیں لگ رہا۔ یہ افیئر سے متعلق ہے۔'' ریگی نے ہچکچاہٹ کے ساتھ کہا۔

''کیا کہنا چاہ رہے ہو؟''

''فلپ اور نینا کا افیئر......''

''اوہ...... یہ محرک ہے۔ جارڈن نے سوچا۔ ''افیئر کب سے تمہارے علم میں ہے؟''

''یہ افواہ پندرہ بیس سال پہلے میرے کان میں پڑی تھی۔ اس کے بعد ہی مجھے سمجھ آیا کہ ہیلن کیوں نینا کو ناپسند کرتی ہے۔ بلکہ نفرت کرتی ہے۔ پہلے میں سمجھا تھا کہ یہ محض عورتوں والا حسد ہے...... افیئر کی بات بعد میں سنی گئی......''

''ہیلن کو کیونکر علم ہوا؟''

''ماری نے بتایا تھا۔'' ریگی نے کہا۔

''اور کون کون جانتا ہے؟''

''ماری بےچاری تو خاموش رہتی ہے پھر بھی میرا خیال ہے کہ کافی لوگ جانتے ہیں۔'' ریگی نے جواب دیا۔

''پھر بھی وہ اب تک اس رشتے سے جڑی ہے؟''

''وفا ہے شاید...... اور فائدہ بھی کیا؟ بات پھیل جائے گی۔ ہاں فلپ کا کیریئر برباد ہو سکتا ہے۔ وہ وزیر مالیات ہے اور بظاہر مزید آگے بڑھتا نظر آ رہا ہے۔ ماری اس کی مضبوط پوزیشن میں قانونی شریک ہے۔''

''کیا تم یہ نہیں کہہ رہے کہ فلپ اپنی ہی بیوی کو قتل کروا سکتا ہے...... شاید ماری نے اسے وارننگ دی ہو کہ مسٹریس ایک کو چن لے...... نینا یا ماری۔ کیونکہ فلپ پرائم منسٹر کی نشست سے زیادہ دور نہیں ہے۔'' جارڈن نے خیال آرائی کی۔

ریگی سوچ میں پڑ گیا۔ ''اگر وہ نینا کا انتخاب کرتا ہے تو ماری سے جان چھڑانی پڑے گی۔''

''آہ، لیکن اگر اس کے برعکس ہوا تو نینا کیا کرے گی؟''

دونوں ایک دوسرے کو تکنے لگے۔

''کاسمک سولیڈیریٹی، کاسمک اسکرین ہے...... بم کا تعلق سیاست سے نہیں ہے۔ یہ ذاتی معاملہ ہے۔'' جارڈن نے کہا۔

☆☆☆

برلن کی فلائٹ میں نصف مسافر تھے۔ دونوں فرسٹ کلاس میں تھے۔ جبکہ دونوں کی خستہ حالی فرسٹ کلاس سے میچ نہیں کر رہی تھی۔ فضائی میزبان نے ان کی فرمائش معلوم کی۔

''بلڈی میری۔'' برنیڈا نے کہا۔

''راب رائے۔'' رچرڈ نے کہا۔ ساتھ ہی لذیذ اشیائے طعام کا ڈبل آرڈر بھی دیا۔

کھا پی کر وہ دونوں ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑے، تھکے ماندے بچوں کی طرح سو گئے۔ دونوں برلن پہنچنے تک سوتے رہے۔ فلائٹ اٹینڈنٹ بار بار انہیں دیکھ چکا تھا۔ فرسٹ کلاس کے مسافر اس حلیے میں سفر نہیں کرتے...... وہ دونوں سب سے آخر میں اترے۔ وہ ویٹنگ ایریا کی طرف جا رہے تھے۔ اٹینڈنٹ اُن کے پیچھے تھا۔

معاً دو افراد نمودار ہوئے اور اُن کا راستہ روک لیا۔ وہ ٹھٹک کر گھومے جیسے واپس جہاز کی طرف جانا چاہتے ہوں۔ تین مزید آدمی کہیں سے ٹپکے...... دونوں گھر چکے تھے۔ برنیڈا گھبرائی ہوئی تھی۔ اٹینڈنٹ کو یقین ہو گیا کہ کچھ گڑبڑ ہے۔

رچرڈ اور برنیڈا کو ایک ایسے کمرے میں لے جایا گیا جہاں کوئی کھڑکی نہیں تھی۔ دروازہ بند ہو گیا۔

''وہ ہمارا انتظار کر رہے تھے۔ انہیں کیسے معلوم ہوا؟'' برنیڈا نے سوال کیا۔

رچرڈ پریشانی کے عالم میں کمرے میں چکرانے لگا۔

''کسی طرح انہیں خبر ہو گئی...... ٹکٹ ہم نے کیش پر لیے تھے۔ پھر انہیں کیونکر علم ہوا۔ دوسرے وہ ائرپورٹ گارڈز تھے۔ اگر ان کو ہمیں ہلاک کرنا ہوتا تو گرفتار نہ کرتے؟''

''تمہارے سر بچانے کے لیے ہی تمہیں گرفتار کیا گیا ہے۔'' ایک شناسا سا آواز نے انہیں متحیر کر دیا۔ برنیڈا ایڑیوں پر گھومی۔ دروازہ کھول کر انکل ہیو اندر داخل ہو رہے تھے۔

''انکل؟'' وہ منہ کھولے حیرت سے انکل ہیو کو دیکھ رہی تھی۔ رچرڈ کی آنکھوں میں بھی استعجاب تھا۔

''یہ کیا حلیہ ہے تمہارا؟ خانہ بدوش لگ رہی ہو؟'' انکل نے برنیڈا سے کہا۔

''یونان کے چھوٹے چھوٹے ٹاؤنز میں ہم کریڈٹ کارڈز استعمال نہیں کر سکتے تھے۔ وہاں بیشتر سفر لفٹ لے کے کیا ہے۔'' رچرڈ نے بتایا۔

''بہر حال برلن پہنچ گئے تم۔''

''مگر...... آپ یہاں؟''

''دعوتیں نہیں اُڑا رہا...... یہاں میں تمہارے اگلے مشن کے لیے کام کر رہا تھا۔ فی الحال دونوں ہوٹل جا کر حلیہ درست کرو، باہر کار کھڑی ہے۔ پھر ہم تمہارے قیدی ہینرچ لیٹزر سے ملتے ہیں۔''

''کیا کلیئرنس مل گئی؟'' رچرڈ کو ایک بار پھر حیرت کا سامنا تھا۔

''نہیں، میں یہاں مچھلیاں پکڑنے آیا تھا۔'' انکل ہیو کے چہرے پر مسکراہٹ تھی۔

☆☆☆

ہوٹل کے سوئٹ سے نہا دھو کر دونوں نے بہترین لباس زیب تن کیے۔ بعدازاں وہ انکل کے ہمراہ لیموزین میں روانہ ہوئے۔

''کیا وہ سچائی اگل دے گا؟'' رچرڈ نے استفسار کیا۔

''ہم نہیں جانتے۔'' ہیو نے کہا۔ ''ہم یہ بھی نہیں جانتے کہ وہ کتنا بتائے گا۔ وہ پیرس آپریشنز کو مشرقی برلن سے دیکھتا تھا۔ وہ مختلف کوڈ نیم جانتا تھا لیکن چہروں سے ناآشنا تھا۔''

''یعنی، ممکن ہے...... ہمیں مطلوبہ جواب نہ ملے؟'' رچرڈ نے کہا۔

''ہاں، یہی تمام دشواریاں بیس سال پہلے بھی تھیں جو وقت گزرنے کے ساتھ مزید گمبھیر ہو گئی ہیں۔ اگر اس نے تعاون کیا تو شاید کچھ ہاتھ آ جائے۔''

رچرڈ خاموش ہو گیا۔

قید خانے کی سیکیورٹی توقع سے زیادہ سخت تھی۔ اگر انکل ہیو نے پیش بندی نہ کی ہوتی تو وہاں داخل ہونا محال تھا۔ وہاں انکل ہیو کی آمد متوقع تھی۔ وہ تینوں، مختلف رکاوٹوں، چیک پوائنٹس سے گزرتے رہے۔ پُراسرار، آسیب زدہ سرد جنگ کے دشمن کی سرزمین کے نیم تاریک قید خانے میں آمد ایک عجیب تر تجربہ تھی۔ کمانڈنٹ آفس پر شائستگی کا مظاہرہ ہوا۔ انہیں گرما گرم چائے پیش کی گئی۔ سگار ہیو نے قبول کر لیا۔ رچرڈ نے نرمی سے انکار کر دیا۔

''اب تک لیٹزر سب سے زیادہ اڑیل ثابت ہوا ہے۔'' کمانڈنٹ نے سگار سلگاتے ہوئے کہا۔ ''وہ اس بات سے ہی انکاری تھا کہ پیرس آپریشن میں اس کا کوئی رول تھا لیکن ہمارے پاس کافی ثبوت موجود ہیں۔''

''لیٹزر نے کوئی نام افشا کیا تھا؟'' رچرڈ نے پوچھا۔

کمانڈنٹ نے رچرڈ کی آنکھوں میں دیکھا۔ ''تم CIA میں تھے مسٹر وولف؟''

رچرڈ نے سر کو خفیف سی جنبش دی۔ ''عرصہ ہوا میں لاتعلق ہوں۔''

''لیکن تم جانتے ہو کہ کس کے ماضی کو کیسے استعمال کیا جاتا ہے؟''

''میں سمجھتا ہوں۔'' رچرڈ نے تردید نہیں کی۔ ''لیٹزر پہلے ہی قید میں ہے۔ اس کے پاس کھونے کے لیے کچھ نہیں۔ اگر وہ ماضی کی چند باتیں ہمیں بتا دے۔''

''ہاں، لیکن وہ ساتھی جو ڈبل ایجنٹ کے طور پر کام کر رہے تھے اور اب تک غائب ہیں، ان کے پاس کھونے کے لیے سب کچھ ہے۔ سرد جنگ کے اختتام پر مشرقی جرمنی کی فائلز کھل گئی ہیں۔ ہر روز کوئی نہ کوئی ان فائلوں میں سچائی کی تلاش کے لیے جاتا ہے۔ کوئی اپنے دوست کے لیے، کوئی محبوب کے لیے، کوئی شوہر کے لیے...... یہی وجہ ہے کہ لیٹزر ڈبل ایجنٹس کے نام دینے میں ہچکچاتا ہے۔ وہ اپنے پرانے ساتھیوں کا تحفظ چاہتا ہے۔'' کمانڈنٹ نے وضاحت کی۔

''لیکن وہ آج کل تعاون پر آمادہ ہے؟''
''ہاں، مسٹر ہیو کو میں نے بتایا تھا کہ کچھ عرصے سے اس کی کیفیت بدلی ہوئی ہے۔''
''کیوں؟'' رچرڈ نے سوال کیا۔
''کمزور دل، ڈاکٹروں کے مطابق دل اس کا ساتھ چھوڑ رہا ہے......دو مہینے یا شاید تین مہینے......'' کمانڈنٹ نے شانے اچکائے۔ ''لیٹزر کو احساس ہے کہ اختتام قریب ہے اور وہ آخری ایام میں چند سہولتوں کا متمنی ہے۔ جن کے عوض بات کرنے پر آمادہ ہے۔''
''اس کا مطلب وہ جواب دے سکتا ہے؟''
''اس کے موڈ پر ہے......آؤ دیکھتے ہیں وہ کس موڈ میں ہے۔''
لیٹزر کے سیل کی طرف جاتے ہوئے برنیڈا سوچ رہی تھی کہ اس جیل سے نکلنے کے لیے فرشتۂ اجل کا انتظار کرنا لازم ہے۔ وہ لوگ سیل نمبر 5 کے قریب رک گئے۔ جہاں دو گارڈز پہرا دے رہے تھے۔ دونوں کے پاس اپنی چابی تھی۔ دونوں نے علیحدہ لاک کھولے۔
اندر ایک عمر رسیدہ نحیف آدمی آرام دہ چرمی نشست میں بیٹھا تھا۔ کرسی کے قریب آکسیجن ٹینک رکھا تھا۔ وہ ناک کے نتھنوں میں ٹیوبز کے ذریعے سانس لے رہا تھا۔
''لارڈ لووٹ، انگلینڈ سے ملنے آئے ہیں۔'' کمانڈنٹ نے ہینریچ لیٹزر کو مخاطب کیا۔ ''تم اس نام سے واقف ہو؟''
لیٹزر نے سر کو خفیف سی جنبش دی۔ ''ایم آئی سکس۔'' اس کے ہونٹوں سے مدھم سرگوشی خارج ہوئی۔
''ہاں، اب میں ریٹائرڈ ہوں۔'' ہیو نے کہا۔
لیٹزر نے رچرڈ اور برنیڈا پر نظر ڈالی۔
''یہ میری بھتیجی ہے۔'' ہیو نے پھر کہا۔ ''اور یہ رچرڈ وولف، میرا ساتھی۔''
لیٹزر، رچرڈ کو دیکھ رہا تھا۔ ''CIA؟'' دوسری سرگوشی۔
''ہاں، میں بھی ریٹائرڈ ہوں۔'' رچرڈ نے بتایا۔
لیٹزر ہولے سے مسکرایا اور خاموش رہا۔ تاہم اس کی آنکھوں میں سوال پوشیدہ تھا۔ معاً اس نے کھانسنا شروع کر دیا۔ ہیو نے اَن کہے سوال کے جواب میں کہا۔ ''پیرس میں ایک ڈبل ایجنٹ، جس کا کوڈ ڈیلفی تھا......اس کی شناخت کے لیے آئے ہیں۔''
وہ خاموش رہا۔
''وہ تمہارے اور نیٹو کے درمیان ایک کڑی تھا۔ تمہیں یاد ہے؟''
''بیس سال ہو گئے۔ دنیا تبدیل ہو چکی ہے۔'' سرگوشی سنائی دی۔
''ہمیں صرف اُس کا نام چاہیے۔''
''تاکہ تم اسے بھی میری طرح پنجرے میں بند کر دو۔''
''نہیں۔'' رچرڈ بولا۔ ''تاکہ قتلِ عام رک جائے۔''
لیٹزر کے تاثرات میں تبدیلی پیدا ہوئی۔ ''کیسا قتلِ عام؟''
رچرڈ نے بتایا کہ پیرس اور یونان میں کیا ہوا......
''یہ ممکن نہیں ہے۔'' لیٹزر نے کہا۔
''کیوں؟''
''ڈیلفی سویا ہوا ہے۔ اُسے غیر فعال کر دیا گیا تھا۔''
''پھر قتل کی وارداتیں کیوں ہو رہی ہیں جو اسی کے ساتھ لنک ہیں۔''
''ایک منٹ۔'' ہیو نے کہا۔ ''سلانے کا مطلب مردہ تو نہیں ہے؟''
''وہ غیر فعال ہے۔ قتل کی وارداتوں سے اُس کا کوئی تعلق نہیں۔''
''شاید تم سچ نہیں بتانا چاہتے۔'' رچرڈ نے کہا۔
''یہ امکان ہمیشہ رہتا ہے۔'' وہ مسکرایا۔ اچانک وہ پھر کھانسنے لگا۔ اس مرتبہ کھانسی طویل تھی۔ آوازیں آ رہی تھی جیسے کوئی شخص ڈوب رہا ہو۔ سب خاموش تھے۔
سکون ملنے پر وہ بولا۔ ''ڈیلفی کرائے کا ایجنٹ تھا۔ اس کا نظریات سے کوئی تعلق نہیں تھا۔ اسے موٹی رقم مل رہی تھی۔''
''ادائیگی کب روکی گئی؟''
''جب بہت زیادہ افراد ملوث ہو گئے اور اُس کا راز خطرے میں پڑ گیا۔ اس نے اپنے تمام نشان مٹائے اور کام بند کر دیا۔''
''اسی لیے میرے والدین کو ہلاک کیا گیا؟'' برنیڈا پہلی مرتبہ بولی۔
لیٹزر نے غور سے برنیڈا کی جانب دیکھا۔ ''کیا مطلب ہے؟''
''برنارڈ اور میڈیلن ٹراوسٹوک، انہیں 66، ریو میراج، پگالی (پیرس) کے ایک فلیٹ میں قتل کیا گیا تھا۔''
''میری معلومات کے مطابق وہ ایک قتل اور خودکشی کا کیس تھا۔''
''یا ڈیلفی نے دونوں کو قتل کیا؟'' انکل ہیو نے کہا۔
''سچ یہ ہے کہ میں نے ایسا کوئی حکم نہیں دیا تھا۔''

''مطلب یہ کہ تم نے جو کچھ بتایا، اس میں سارا سچ نہیں ہے؟'' رچرڈ نے منطقی سوال اٹھایا۔
''بسا اوقات سچ، جھوٹ بن جاتے ہیں۔'' اس نے تھکی ہوئی آواز میں کہا اور کمانڈنٹ کی طرف دیکھا۔ ''مجھے آرام چاہیے۔''
''صرف ایک سوال۔ آخری بار۔'' رچرڈ نے کہا۔ ''کیا ڈیلفی مر چکا ہے؟''
لیٹزر نے رچرڈ کی آنکھوں میں دیکھا۔ یوں لگا جیسے وہ حقیقت بتانے والا ہے۔ لیکن اس کے جواب نے سب کو اُلجھن میں ڈال دیا۔
''وہ سویا ہوا ہے۔''
''یعنی زندہ ہے؟''
''تمہاری سوچ کے مطابق۔'' لیٹزر نے آنکھیں موند لیں۔

☆☆☆

انہوں نے لیموزین میں گفتگو کرنا مناسب خیال نہیں کیا تھا۔ اس وقت تینوں ایک پُرہجوم ریسٹورنٹ میں بیٹھے تھے۔
''مجھے پورا یقین ہے کہ وہ سلیپر (Sleeper) کہنا چاہ رہا تھا۔'' رچرڈ نے کہا۔
''سلیپر؟'' برنیڈا نے ایک ابرو اچکایا۔
''مطلب، سیکرٹ ایجنٹ...... ایسا ایجنٹ جو لمبے عرصے کے لیے غیر فعال ہو۔ اس کو ہم لوگ ''سلیپر'' کی اصطلاح سے جانتے ہیں۔'' رچرڈ نے تشریح کی۔
''خوابیدہ حالت میں وہ ایجنٹ مخصوص جگہ پر نئی پوزیشن ڈویلپ کرتا ہے۔'' انکل ہیو نے اضافہ کیا۔ ''بوقتِ ضرورت سگنل ملنے پر وہ دوبارہ فعال ہو جاتا ہے۔''
''مطلب وہ زندہ ہے لیکن فعال نہیں ہے؟'' برنیڈا نے نتیجہ اخذ کیا۔
''ہاں...... تاہم اُس نے واضح انکار کیا ہے کہ پیرس میں ان دونوں کو اس نے ڈیلفی کے ذریعے قتل کرایا تھا۔''
''اگر بوقتِ ضرورت اسے ایکٹو کیا جا سکتا ہے تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ درمیانی وقفے میں اسے بااثر حیثیت میں ہونا چاہیے یا ایسی حیثیت کے قریب تر......''
''ٹھیک سمجھ رہی ہو۔'' رچرڈ نے تائید کی۔
''لیکن پھر یہ خون خرابا کیوں ہو رہا ہے؟''
''ظاہر ہے...... تم دونوں بہن بھائی اسے بے نقاب کرنے کے مشن پر ہو۔''
''اسٹیفن سدرلینڈ؟''
''لیکن وہ عرصہ پہلے خودکشی کر چکا ہے۔''
''فلپ سینٹ پیری، وہ اہم پوزیشن پر ہے اور وزیراعظم کی پوزیشن سے قریب تر ہے۔'' ہیو نے رائے دی۔ ''میں کلاڈ سے کہتا ہوں کہ فلپ پر نظر رکھے۔''
''ساتھ ہی نینا پر بھی۔'' رچرڈ نے لقمہ دیا۔
''نینا؟''
''ہاں، اس کا دائرۂ اثر وسیع ہے۔ وہ بستر کے دونوں جانب سے خفیہ معلومات لے سکتی ہے...... فلپ سے اور ماری سے بھی۔'' رچرڈ نے کہا۔
''نینا کو میں نے ہمیشہ شک کے دائرے سے باہر رکھا لیکن اس مرتبہ یہ غلطی نہیں ہوگی۔'' انکل ہیو نے عندیہ دیا۔

☆☆☆

کلاڈ، تینوں کو لینے اورلی ائرپورٹ پہنچ گیا تھا۔ دورانِ سفر گفتگو جاری تھی۔ ''میں فلپ اور نینا کی سیکیورٹی فائلز دیکھ چکا ہوں۔'' کلاڈ نے بتایا۔ ''فلپ کی فائل صاف ہے...... اگر وہ سلیپر ہے بھی تو ہمارے پاس کوئی شواہد موجود نہیں ہیں۔''
''اور نینا؟''
کلاڈ نے گہری سانس لی۔ ''ہماری ڈیئر نینا آنٹی میں معمولی نقص نظر آتا ہے۔ اٹھارہ سال کی عمر میں اس نے لندن اسٹیج پر ایک غیر اہم کردار سے ایکٹنگ کا آغاز کیا تھا۔ اس وقت اس کا ایک ساتھی اداکار سے معاشقہ رہا۔ اس اداکار کا تعلق مشرقی جرمنی سے تھا۔ اداکار کا دعویٰ تھا کہ وہ وہاں سے فرار ہو کر نکلا ہے۔ تاہم تین سال بعد وہ اچانک غائب ہو گیا۔''
''وہ ریکروٹر ہو سکتا ہے۔'' رچرڈ نے کہا۔
''امکان ہے۔''
''یہ معمولی افیئر، نینا کی تفتیش میں کیا مدد کر سکتا ہے؟'' برنیڈا نے سوال کیا۔
کلاڈ نے شانے اچکائے۔ ''جب نینا اور اسٹیفن سدرلینڈ کی شادی ہوئی تو اس نے اداکاری کو خیرباد کہہ کر سیاسی بیوی بننے کو ترجیح دی۔ اس کی کوئی آفیشل حیثیت نہیں تھی۔ اصولی طور پر بیگمات پر کوئی چیک نہیں ہوتا، خصوصاً امریکی ڈپلومیٹس کی بیگمات پر...... جس کا فائدہ نینا کو پہنچا۔ کیا فائدہ پہنچا۔ کیا کہہ سکتے ہیں۔''
''وہ اپنے شوہر کی حیثیت سے فائدہ اٹھا کر نیٹو کی فائلز تک پہنچ سکتی تھی لیکن تمہارے پاس ثبوت نہیں ہے۔ نہ تم اُسے قاتل ثابت کر سکتے ہو۔''
''ایسا ہی ہے۔'' کلاڈ نے تسلیم کیا۔ ''اسٹیفن سدرلینڈ زندہ نہیں ہے اور نینا نے فلپ سے تعلقات بنا لیے ہیں۔ اگر

وہ سلیپر ہے تو یہ اس کی نئی پوزیشن ہے۔“

”اسے گھیرا بھی نہیں جا سکتا۔ وہ اداکارہ رہ چکی ہے۔“ رچرڈ نے کہا۔

”ٹریپ تیار کرنا ہوگا۔“ کلاڈ نے تجویز دی۔

”کیسے، کسے چارہ بناؤ گے؟“ رچرڈ نے کلاڈ کو دیکھا۔

”جارڈن!“

”سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔“ برنیڈا نے مداخلت کی۔

”وہ پہلے ہی تیار ہے۔ میری بات ہو چکی ہے۔ ہمارے آدمی ہر جگہ موجود رہیں گے، تیار حالت میں۔“

”غلطی ہو سکتی ہے۔ وہ زخمی بھی ہو سکتا ہے۔“ برنیڈا کی تشویش قائم تھی۔

”ایسا جیل میں بھی ہو سکتا ہے...... اس طرح کم از کم کوئی جواب تو ملے گا۔“

برنیڈا نے رچرڈ، پھر انکل کو دیکھا۔ دونوں خاموش تھے۔ برنیڈا خاموشی کا مطلب سمجھ گئی۔ ”مجھ سے کیا چاہتے ہو؟“ اس نے کلاڈ سے سوال کیا۔

”ڈیئر تم پیچیدگی کھڑی کر رہی ہو۔ تم پکچر سے باہر رہو۔ وان فیملی کے گھر تم محفوظ رہوگی۔“ انکل ہیو نے کہا۔

”کیا گارنٹی ہے؟“ برنیڈا جزبز ہوئی۔

”کوئی گارنٹی نہیں۔ گارنٹی چاہیے تو اس مشن سے ہاتھ اٹھا لو اور واپس چلو۔“ انکل ہیو نے کہا۔

”برنیڈا یہ ہمارے پاس آخری موقع ہے۔ جارڈن کو کچھ نہیں ہوگا۔ میں خود بھی ٹیم کے ساتھ رہوں گا۔“ رچرڈ نے یقین دہانی کرائی۔

”تم ساتھ رہو گے تو پھر میں تیار ہوں۔“ بالآخر برنیڈا نے آمادگی ظاہر کی۔

”فکر مت کرو۔“ رچرڈ نے دوبارہ اطمینان دلایا۔

”ریگی اور ہیلن کیا جانتے ہیں؟“ برنیڈا نے استفسار کیا۔

”یہی کہ تمہیں ایک محفوظ جگہ مطلوب ہے...... اور وہ تیار ہیں، یقیناً یہ اُن کے پاس پرانی دوستی نبھانے کا ایک موقع ہے۔“ کلاڈ بولا۔

☆☆☆

کلاڈ اور ہیو باہر گاڑی میں بیٹھے تھے۔ برنیڈا کو رچرڈ سے بات کرنے کا موقع تک نہ ملا۔ تاہم رچرڈ نے رخصت ہوتے وقت اسے بانہوں کے حصار میں لے کر چوما۔

”تمہارے لیے بہترین محفوظ جگہ ہے۔“ اس نے سرگوشی کی۔ ”کچھ بھی ہو جائے، کمپاؤنڈ سے آگے مت جانا۔“

”مجھے تمہاری فکر ہے...... تم دونوں کی۔“ برنیڈا نے سسکی لی۔

”میں جارڈن کو کچھ نہیں ہونے دوں گا۔ یہ میرا وعدہ ہے۔“ اس نے اعتماد سے کہا اور برنیڈا کے رخسار کو چھو کر روانہ ہو گیا۔

”رچرڈ، میں بھی ہر حال میں تمہارے ساتھ ہوں۔“ اس نے خود سے سرگوشی کی اور واپس گھر کے اندر چلی گئی۔

☆☆☆

”تو آپ لوگ تیار ہو گئے؟“ جارڈن نے کہا۔

”اور کوئی متبادل نہیں ہے۔“ انکل ہیو نے جواب دیا۔

گارڈ نے دروازہ کھولا۔ جارڈن اپنے ساتھی قیدیوں کو الوداع کہے بغیر نہیں جا سکتا تھا۔ وہ مڑا، فوفو اور لیرائے کے چہروں پر ہلکی سی اداسی تھی۔

”مجھے ڈر تھا کہ مجھے جانا ہوگا۔“ جارڈن مناسب الفاظ تلاش کرنے لگا۔ ”میں تم دونوں کا مشکور ہوں۔“ اسے ان رسمی الفاظ کے سوا کچھ نہ سوجھا۔ اس نے اپنی نفیس جیکٹ اتار کر فوفو کی جانب اچھال دی۔ ”تمہارے اوپر یہ فٹ رہے گی۔“ وہ ہاتھ ہلا کر سیل سے باہر آ گیا۔ وہ سیدھے رٹز ہوٹل پہنچے تھے۔ اسی فلور پر۔ اگرچہ کمرا دوسرا تھا۔ جارڈن شاور لے کر مناسب حلیے میں آیا اور ایک سوٹ زیب تن کیا۔

”بلٹ پروف ونڈوز۔“ کلاڈ نے بتایا۔ ”سامنے والے کمرے میں مائیکروفونز...... ہال میں دو سادہ پوش ایجنٹ۔“ کلاڈ نے بریف کیس سے ایک آٹومیٹک پسٹل نکال کر جارڈن کے حوالے کیا۔

”کسی بھی غیر متوقع صورتِ حال سے نمٹنے کے لیے ضروری ہے کہ یہ تمہارے پاس ہو...... حفظِ ماتقدم...... استعمال آتا ہے؟“

جارڈن نے مہارت سے کلپ ہتھیار میں فٹ کیا اور رچرڈ کو دیکھا۔ ”اب کیا ہوگا؟“

”ریسٹورنٹ میں جاؤ۔ کھاؤ پیو، کچھ وقت گزارو، تاکہ زیادہ سے زیادہ افراد تمہیں دیکھ لیں۔ پھر واپس کمرے میں آ جاؤ۔“

”اس کے بعد؟“

”اس کے بعد ہم انتظار کریں گے، تمہارے پیچھے کون آتا ہے؟“

”کوئی آئے گا بھی؟“

”گارنٹی دیتا ہوں۔“ کلاڈ نے یقین کے ساتھ کہا۔

☆☆☆

تیس منٹ بعد ہوٹل کی ملازمہ کی جانب سے ایمل فوش نے کال وصول کی۔ یہ وہی ملازمہ تھی جس کی مدد سے ایک ہفتہ قبل وہ برنیڈا کے سوئٹ میں داخل ہوا تھا۔

''وہ واپس آگیا ہے...... انگریز لڑکا۔''

''لیکن وہ تو قید تھا؟''

''میں نے اُسے تھوڑی دیر پہلے دیکھا ہے۔ وہ کمرا نمبر 515 میں اکیلا ہے۔''

فوش نے حیرت محسوس کی۔ یقیناً اس کی بااثر فیملی نے اپنے تعلقات استعمال کیے ہوں گے۔ وہ کوئی عام قیدی نہیں تھا۔ ''مجھے آج رات ہی اس کے کمرے میں گھسنا پڑے گا۔ اس سے پہلے کہ وہ اِدھر اُدھر ہو جائے۔'' فوش نے ملازمہ سے کہا۔

''نہیں، میں نہیں کرسکتی۔'' وہ ہچکچائی۔ ''میری ملازمت بھی جاسکتی ہے۔''

''تم نے پہلے بھی کیا تھا۔ میں ڈبل معاوضہ دوں گا۔''

دوسری طرف خاموشی چھاگئی۔

''پہلے لفافہ چھوڑ دو۔ پھر میں پاس کی دوں گی۔''

''منظور ہے۔''

بعدازاں فوراً ہی فوش نے انتھونی کو تازہ صورتِ حال سے آگاہ کیا۔

''اس مرتبہ میں غلطی برداشت نہیں کروں گا۔ بلکہ میں خود وہاں موجود رہوں گا۔'' انتھونی نے کہا۔

''یہ دانشمندی کے خلاف ہوگا۔'' فوش نے اعتراض کیا۔

''ہم کب حرکت میں آئیں گے؟'' انتھونی نے سنی ان سنی کردی۔

فوش نے بمشکل غصے پر قابو پایا۔ لڑکے کا ملوث ہونا فاش غلطی تھی۔ انتھونی کو تھرل چاہیے تھا۔ فوش جانتا تھا۔ پہلی ملاقات سے واقف تھا۔ لیکن کسی کی جان لینا ایک بالکل الگ معاملہ تھا۔ مرڈر۔ اور انتھونی اپنی مختلف ہیجانی کیفیات، جنس، اذیت پسندی، ابنارمل مجسمہ سازی وغیرہ میں مرڈر کا اضافہ کرنا چاہتا تھا۔

بہرحال تھوڑی سی ردّوکد کے بعد فوش راضی ہوگیا۔ وہ تو ایک مہرہ تھا۔ معاوضہ انتھونی ہی دیتا تھا۔

☆☆☆

ساڑھے گیارہ بجے جارڈن نے کمرے میں اندھیرا کر دیا۔ بستر پر سر کی جگہ تین تکیے رکھ کر کمبل کھینچ دیا۔ اس نے ایسا انداز اپنایا تھا کہ دیکھنے پر معلوم ہوتا جیسے بیڈ پر کوئی سو رہا ہے...... پھر وہ دروازے کے ایک طرف بیٹھ گیا۔ دوسری طرف رچرڈ بیٹھا تھا۔ اندھیرے میں گھات لگائے، دونوں منتظر تھے۔ وقت گزرتا رہا۔ دو گھنٹے بیت گئے۔ جارڈن بور ہو گیا...... دونوں نے کھسر پھسر شروع کردی۔ پتا نہیں کتنی دیر دونوں سرگوشیاں کرتے رہے۔ دفعتاً دونوں خاموش ہوگئے۔ رچرڈ نے دروازے سے کان لگا دیا۔ ''کوئی کوریڈور میں ہے۔'' اس نے آخری سرگوشی کی۔ دونوں دروازے کے اطراف میں چوکس ہوگئے۔ ''کلاڈ کے آدمی کہاں ہیں، جو قاتل یہاں تک آگیا؟'' جارڈن نے سوچا۔ اس نے تناؤ کی کیفیت محسوس کی۔

دروازے کے لاک میں چابی گھومی اور جارڈن منجمد ہو گیا۔ دل کی دھڑکن بڑھ گئی۔ اچانک دروازہ کھل گیا۔ وہ ایک نہیں دو تھے۔ دو سائے، باہر سے آنے والی روشنی میں ایک نے بستر کی جانب نشانہ باندھ کے دو فائر کیے۔ رچرڈ اپنی جگہ سے اچھلا اور دونوں کو لیتا ہوا زمین پر گرا۔

جارڈن نے گن دوسرے سائے کی پسلیوں میں گھسا دی۔ ''ہلنا مت۔'' اس نے غرانے کی کوشش کی۔ جارڈن حیران رہ گیا۔ جب اس نے دیکھا وہ ساکت ہونے کے بجائے کمرے سے نکل بھاگا۔ جارڈن بھی اس کے پیچھے لپکا تھا۔ اس وقت فرنچ ایجنٹ نمودار ہوئے اور مفرور کا راستہ روک لیا...... وہ مزاحمت کررہا تھا۔ تاہم منٹوں میں اسے بےبس کر دیا گیا۔ جارڈن پلک جھپکائے بغیر اسے گھور رہا تھا۔ ''انتھونی؟''

جارڈن نے مڑ کر دیکھا۔ رچرڈ گن مین کو اپنے آگے لگائے کمرے سے نکل رہا تھا۔ ''پہچانو اسے؟''

''یہ جیل میں میرا جعلی وکیل بن کر آیا تھا۔''

رچرڈ نے اسے زمین بوس کر دیا۔ ''اس کی اصل شناخت معلوم کرتے ہیں۔ اگرچہ میں اسے پہچان گیا ہوں۔ یہ یونان میں بھی ہمارے پیچھے آیا تھا لیکن اس کا نام نہیں معلوم۔''

☆☆☆

برنیڈا، ریگی کی لائبریری میں موجود تھی۔ آتش دان میں آگ اور ہاتھ میں برانڈی کا گلاس تھا۔ ہیلن اوپر گیسٹ روم ٹھیک کررہی تھی۔

''تم اپنی ماں سے بہت مشابہت رکھتی ہو۔'' ریگی نے کہا۔

''میں چھوٹی تھی۔ پھر بھی کچھ کچھ یاد ہے۔ شاید ایک مرتبہ ماما نے بتایا تھا کہ وان فیملی کتنے اچھے اور پرانے دوست

ہیں...... اس وقت مجھے ایسے ہی دوستوں کی ضرورت ہے۔"

"بس کرو...... کیا ہم اتنا بھی نہیں کر سکتے۔" ریگی نے کہا۔ "جب بھی تمہیں دیکھتا، مجھے میڈیلن یاد آجاتی ہے۔" ریگی نے دوسرا گلاس خالی کر کے تیسرا بھرنا شروع کیا۔ اچانک وہ مضطرب ہو گیا ہیلن دروازے میں کھڑی اسے گھور رہی تھی۔ "تم پھر حد سے تجاوز کر رہے ہو۔" ہیلن کا اشارہ برانڈی کی طرف تھا۔

"تیسرا ہی تو ہے۔" وہ منمنایا۔

"چلو اٹھو، کافی وقت ہو گیا ہے۔" ہیلن نے قریب آکر اس کا بازو پکڑا۔ دونوں لائبریری سے نکل گئے۔ ریگی کی چال غیر متوازن تھی۔ جاتے جاتے ہیلن نے برنیڈا پر معذرت خواہانہ نظر ڈالی۔ تاہم ہیلن کا رویہ شوہر کے ساتھ برنیڈا کو برا لگا تھا۔ دونوں اکیلے ہوتے تو اور بات تھی...... برنیڈا خالی دروازے کو دیکھتی رہی۔ اس کا ذہن متنوع خیالات کی آماجگاہ بنا ہوا تھا۔ انگلینڈ میں اکثر دونوں انکل ہیو کے پاس آتے تھے۔ پتا نہیں کیوں ہیلن نے ریگی کو مجبور کیا کہ پیرس والی پوسٹ قبول کر لے۔ یوں وان فیملی... اچانک انگلینڈ چھوڑ گئی۔ ہیلن وہیں پلی بڑھی تھی۔ اس کے آباء کا تعلق بھی انگلینڈ سے تھا۔ دوست احباب...... رشتے دار...... پھر پیرس کیوں؟ جبکہ انہیں فرنچ زبان بھی ٹھیک نہیں آتی تھی۔

یوں لگتا تھا، جیسے وہ انگلینڈ سے فرار ہوئے تھے۔ برنیڈا نے سر جھٹکا۔ اس کی نظر مینٹل پیس پر گئی۔ وہاں ایک موٹے پستہ قد آدمی کی تصویر تھی، جس کے ہاتھ میں رائفل تھی۔ تصویر کے نیچے ریگی وان لکھا تھا...... ٹری مون گن کلب، برنیڈا کو ہیلن کی تصویر کہیں نظر نہیں آئی۔ برنیڈا کے لیے یہ عجیب بات تھی۔ اسے اپنے باپ کی لائبریری یاد آئی۔

وہ اٹھ کر ریگی کی ڈیسک پر آگئی اور آہستگی سے ایک دراز کھولی، پین، پیپر کلپس، اسٹیپلر، دوسری دراز، اسٹیشنری...... وہ بے دھیانی میں لائبریری میں چکرا رہی تھی۔ وہ ایک اسٹول کے پاس رک گئی جس پر چمڑا منڈھا ہوا تھا۔ اسٹول ایزی چیئر سے مطابقت رکھتا تھا۔ چمڑے کا رنگ بھی ایک جیسا تھا۔ لیکن اسٹول، ایزی چیئر سے دور رکھا تھا۔ لائبریری کی سیٹنگ میں وہ بے تکی جگہ پر پڑا تھا...... ایک ہی مقصد سمجھ میں آتا تھا کہ وہ وہاں اوپر چڑھنے کے لیے رکھا گیا تھا۔ برنیڈا نے اسٹول کے بالمقابل مہاگنی کے شیلف کو دیکھا جو آٹھ فٹ اونچا تھا۔ شیلف میں کتابیں بھری تھیں۔ شیلف کی چھت پر چینی طرز کے قدرے بڑے سائز کے پیالے رکھے تھے۔ کسی نامعلوم تحریک کے زیر اثر وہ اسٹول پر چڑھی اور پہلے پیالے میں ہاتھ گھمایا۔ پیالہ خالی تھا۔ پھر اُس نے دوسرے پیالے میں ہاتھ پھیرا۔ جس میں کوئی چیز رکھی تھی۔ شاید کتاب تھی۔ اس نے کتاب اٹھالی۔ وہ کتاب نہیں فوٹو البم تھا...... برنیڈا البم لے کر نیچے اتر آئی۔

آتش دان کے قریب بیٹھ کر اس نے پہلا صفحہ کھولا۔ وہ ایک ہنستی ہوئی بارہ سالہ لڑکی کا فوٹو تھا۔ دوسرا بھی اس لڑکی کا فوٹو تھا۔ آگے بھی مختلف انداز میں وہی تصاویر تھیں۔ آخر میں ایک شادی کی تصویر تھی لیکن اسے درمیان سے پھاڑ دیا گیا تھا۔ تصویر میں صرف دلہن نظر آرہی تھی۔ برنیڈا کی سانس رک گئی۔ وہ پھٹی پھٹی نظروں سے دلہن کی تصویر کو گھور رہی تھی۔ دولہا کی تصویر کو پھاڑ کر الگ کر دیا گیا تھا...... برنیڈا نے تصویر کے مسکراتے ہونٹوں پر انگلی پھیری، سیاہ بالوں کو چھوا۔

معاً برنیڈا ایک جھٹکے سے اٹھی، البم کو بند کر دیا۔ وہ رچرڈ تک کیسے پہنچے؟ وہ فون کی طرف بڑھی اور کلاڈ کا نمبر ملایا۔ گریٹنگ کے بعد ریکارڈڈ پیغام سنائی دیا۔ بیپ کے بعد اس نے پیغام دیا۔ کلاڈ، میں برنیڈا ہوں۔ فوراً بات کرنی ہے۔ مجھے شہادت مل گئی ہے۔ جتنی جلد ہو سکے مجھے لے جاؤ اور......' وہ تھم گئی۔ اس کا ہاتھ بھی جم گیا۔ وہ کلک کی آواز تھی۔ کسی نے مکان کے دوسرے حصے سے فون کاٹ دیا تھا اور برنیڈا کی بات بھی سن لی تھی۔

برنیڈا کے دل کی دھڑکن بڑھتی جارہی تھی۔ اُس نے فون رکھ دیا۔ گھر میں کہیں ایکسٹینشن تھی۔ وہ اچھل پڑی۔ مجھے یہاں سے نکلنا ہے...... ہر صورت یہاں سے نکلنا ہے۔ البم کو سینے سے لگائے، اس نے لائبریری چھوڑ دی۔ سیکیورٹی سسٹم آف کر کے وہ باہر نکلی۔ باہر ٹھنڈی رات تھی، سناٹا تھا۔ سناٹے میں خوف کی آمیزش تھی۔ کورٹ یارڈ کے پار آہنی گیٹ تھا۔ وہ بلا شبہ لاک تھا۔ باہر نکلنے کے لیے اس نے احاطے کا جائزہ لیا۔ ایک اور گیٹ تھا۔ نسبتاً چھوٹا۔ لیکن وہ بھی لاک تھا۔ وہ کیا کرے؟ اسے پسینا آگیا۔ اس نے دیواروں کو دیکھتے ہوئے چکر کاٹا اور سیب کا درخت دیکھ لیا جس کی شاخیں دیواروں پر لٹکی ہوئی تھیں۔ اس نے نچلی شاخ کو پکڑا...... شاخ در شاخ دیوار پر چڑھنے کی کوشش میں البم اس کے ہاتھ سے چھوٹ گیا۔ گھبراہٹ میں اضافہ ہو گیا۔ برنیڈا البم کے لیے واپس نیچے اتری۔ اسی وقت تیز روشنی نے اس کی آنکھیں کو چندھیا دیں۔ وہ ہیلن تھی جس کے ایک ہاتھ میں فلیش لائٹ تھی۔

"تم یہاں کیا کر رہی ہو؟" ہیلن کی آواز آئی۔

"میں...... میں واک کرنا چاہ رہی تھی۔ گیٹ بند تھے۔" اس نے آنکھیں سکیڑتے ہوئے جواب دیا۔

"میں گیٹ کھول دیتی۔"

"میں نہیں چاہتی تھی، کسی کو پریشان کروں۔" برنیڈا نے فلیش لائٹ کی طرف سے نظریں پھیریں۔

"تمہارے ہاتھ میں کیا ہے؟" ہیلن نے فلیش لائٹ نیچے کی۔ "البم؟ یہ تمہیں کہاں سے ملا؟"

"لائبریری۔" برنیڈا کیا کہتی۔

"اتنے برسوں تک اس نے یہ چھپا کر رکھا اور مجھ سے قسم کھا کھا کر جھوٹ بولتا رہا۔"

"کیسی قسم، ہیلن؟"

ہیلن خاموش رہی۔ "یہی کہ اب وہ اُس سے محبت نہیں کرتا...... میں ایک بھوت کے ساتھ زندگی گزارتی رہی...... جب وہ زندہ تھی، اس وقت اُس کو چاہنا، چاند پکڑنے جیسا تھا۔ اب وہ زندہ نہیں ہے مگر مجھے نہیں پتا تھا کہ وہ مرنے کے بعد بھی اُس کی چاہت میں مبتلا ہے۔"

برنیڈا نے ہمدردی سے کہا۔ "میں اور تم جان گئے ہیں کہ یہ یک طرفہ محبت تھی۔"

"میں اتنی خوب صورت نہیں تھی۔" ہیلن نے کہا۔

"لیکن ریگی نے تم سے شادی کی ہے۔ وہ تم سے محبت کرتا ہے۔"

"نہیں، یہ محبت نہیں ہے۔ سمجھوتا ہے۔ میری دولت کی ہوس تھی۔"

برنیڈا نے کوشش کی۔ "تم چاہو تو نئی زندگی کا آغاز کر سکتی ہو...... تمہاری عمر ابھی زیادہ نہیں ہے۔"

"ریگی پاگل ہے، آج بھی اُسے چاہتا ہے۔ وہ آج بھی اس کے دل میں بستی ہے۔ میں بھی پاگل تھی، میں سمجھی ریگی اسے بھول جائے گا...... ریگی برداشت نہیں کر سکا کہ وہ کسی اور کی ہو جائے...... میں سمجھی تھی کہ میں نے اس کی محبت کو مٹا دیا ہے اور اب وہ صرف میرا ہے۔"

"کیا کہا تم نے؟" برنیڈا کو اپنی سماعت پر یقین نہیں آیا۔

"ہاں، وہ میں ہی تھی۔" ہیلن نے جواب دیا۔

خون برنیڈا کی رگوں میں برف ہو گیا۔ اگلے لمحے اس کے دماغ میں جھماکا ہوا۔ یہ وقت برف ہونے کا نہیں تھا۔ وہ قاتل ہیلن کی شکل میں سامنے موجود تھا۔ اسے بھاگنا تھا۔ کہاں؟

کلک کی آواز آئی۔ "تم بھی ہو بہو اسی کی طرح ہو...... یعنی اتنے عرصے بعد مجھے اسے دوبارہ ہلاک کرنا پڑے گا۔"

"لیکن میں میڈیلن نہیں ہوں۔"

"کوئی فرق نہیں پڑتا۔ تمہاری آگہی خطرناک ہے۔" ہیلن نے گن والا ہاتھ اٹھایا۔ "گیراج کی طرف چلو، ہم ڈرائیونگ پر جائیں گے۔"

☆☆☆

"ایمل فوش۔" کلاڈ نے کہا اور فولڈر کھولا۔ "عمر چھیالیس برس۔ سابقہ فرنچ خفیہ اہلکار۔ قبرص میں تین سال قبل فضائی حادثے میں مردہ تسلیم کر لیا گیا تھا۔ 1972ء میں فوش نے امریکن مشن کے ساتھ رابطہ کاری کی...... سفیر سدرلینڈ فیملی کو فون پر دھمکیاں ملی تھیں۔ کئی سال تک فوش سدرلینڈ کی فیملی کے ساتھ رابطہ میں رہا تھا۔ پھر اسے دوسری ذمّے داریاں سونپ دی گئیں جنھیں وہ فرضی موت تک نبھاتا رہا۔"

"کسی بھی کام کے لیے اپنی پرائیویٹ خدمات اس نے کب سے پیش کرنا شروع کیں؟" ہیو کا سوال تھا۔

"کلاڈ نے اپنے اسسٹنٹ سے کہا۔ "سدرلینڈ کی بیوہ نینا کو اندر لاؤ۔"

نینا اندر آئی تو اس کا اعتماد اور چال ڈھال پہلے جیسی تھی۔

"اس وقت تم لوگ کیا کر رہے ہو؟" وہ بولی۔

رچرڈ نے اسے بیٹھنے کا اشارہ کیا اور خود بھی اس کے قریب بیٹھ گیا۔ "تم نہیں جانتیں ... شاید...... انتھونی ہماری تحویل میں ہے۔"

رچرڈ نے اس کی آنکھوں میں خوف کی خفیف سی کرن دیکھی جو فوراً ہی غائب ہو گئی۔ "تم لوگ کوئی غلطی کر گئے ہو۔ اس نے کبھی کوئی غلط کام نہیں کیا۔"

"اس نے کرائے کے قاتل سے مرڈر کرایا ہے۔ ناقابلِ تردید ثبوت۔ ایک سے زیادہ چشم دید گواہ۔ کیس پکا ہے۔ لمبے عرصے کے لیے اندر جائے گا۔"

ذرا دیر بعد ہی نینا کا رنگ اُڑنا شروع ہو گیا۔ "مجھ سے کیا چاہتے ہو؟" بالآخر وہ بول پڑی۔

"وہ دو فرنچ ایجنٹس کی ہلاکت کا ذمّے دار ہے...... اور دو عدد اقدامِ قتل۔ ایک جارڈن پر اور دوسرا ماری سینٹ پیری۔ لہٰذا بہتر یہ ہے کہ تم ہم سے تعاون کرو۔"

"اس نے خود تو کچھ نہیں کیا؟" وہ بولی۔

"لیکن اس نے کرائے کے قاتل سے کام لیا...... وہ بچے گا نہیں۔"

"وہ بچہ ہے۔ مجھے بچانے کے لیے کر رہا تھا۔"

"کیا مطلب؟"

نینا کا سر جھک گیا۔ "ماضی۔" اس نے سرگوشی کی۔

''سب بدل جاتا ہے...... ماضی نہیں بدلتا۔''

''تم ڈیلفی ہو؟'' رچرڈ نے اچانک سوال کیا۔

وہ خاموش رہی۔

''تم نے کسی طرح ان دونوں کو وہاں اکٹھا کیا۔ پھر ہلاک کر دیا۔ کیونکہ تمہارا راز فاش ہونے والا تھا۔''

''نہیں۔''

''تم نے دستاویزات کا بریف کیس برنارڈ کے پاس رکھ دیا۔''

''نہیں۔''

رچرڈ نے اٹھ کر اسے شانوں سے پکڑ لیا۔ ''تمہیں اب بھی کوئی امید ہے؟''

وہ اب باقاعدہ سسک رہی تھی۔ ''میں نے نہیں مارا۔'' وہ چیخ اٹھی، وہ پہلے ہی مر چکے تھے۔''

رچرڈ چونکا اور اُسے چھوڑ دیا۔ ''کس نے مارا؟ ایمل فوش، یا فلپ؟''

''نہیں، فلپ نے لاشیں دریافت کی تھیں۔ بدحواسی میں اس نے مجھے فون کیا۔ میں نے فوش سے رابطہ کیا اور اپنے ناموں کو کلیئر رکھنے کے لیے ضروری بندوبست کیا۔ ری ڈیو کو بھی یونان بھجوا دیا۔''

''اور دستاویزات؟''

''فوش نے رکھی تھیں۔''

''مطلب تم ڈیلفی نہیں ہو، وہ کوئی اور پُراسرار شخص تھا۔'' جارڈن نے اعتراض کیا۔ ''جس نے وہی فلیٹ منتخب کیا جہاں تم اور فلپ ملتے تھے؟''

''میں نہیں جانتی کہ نامعلوم شخص نے ہمارا فلیٹ کیوں منتخب کیا؟''

''تو تمہارا فرضی نام اسکالیٹی تھا؟''

نینا نے اثبات میں سر ہلایا۔

''فلیٹ کے بارے میں اور کس کو پتا تھا؟ ماری کو؟''

''ہاں، شاید۔''

''کسی اور کو؟''

''نہیں۔''

''ایک منٹ۔'' دفعتاً جارڈن نے ہاتھ اٹھایا۔ ''کوئی اور بھی جانتا تھا۔''

سب قدرے حیرت سے جارڈن کو دیکھ رہے تھے۔

''میں نے ریگی سے سنا تھا کہ ہیلن کو افیئر کے بارے میں علم ہے...... اُسے ماری نے بتایا۔ دونوں میں گہری دوستی تھی۔''

رچرڈ نے جارڈن کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالیں۔ ایک ہی ساعت میں دونوں سمجھ گئے کہ دونوں کیا سوچ رہے ہیں......

برنیڈا۔

اسی لمحے دونوں مڑے۔ ''ہمیں کور کرنا۔'' رچرڈ کی غراہٹ کلاڈ کے لیے تھی۔ ''وہیں ملیں گے۔''

''وان فیملی؟''

رچرڈ نے جواب نہیں دیا۔ وہ پہلے ہی دوڑ لگا چکا تھا۔

☆☆☆

برنیڈا، مرسڈیز کار کے اندر تھی۔ اُس کا ہاتھ ڈور ہینڈل پر تھا لیکن جیسے برف ہو رہا تھا۔

''ہیلن، میرا خیال ہے وہ بہت جلد تم تک پہنچ جائیں گے۔''

''بیس سال میں نہیں پہنچے تو اب کیا پہنچیں گے۔''

برنیڈا کی نظر گن پر تھی جس کا رخ اس کے سینے کی جانب تھا۔ ہیلن نے چابیاں اس کی گود میں پھینک دیں۔

''اسٹارٹ کرو!''

برنیڈا نے ہینڈل پر سے ہاتھ ہٹا لیا اور گاڑی اسٹارٹ کی۔ ''میری ماں نے کبھی تمہارے خلاف سوچا تک نہیں۔ نہ ان کو ریگی میں کوئی دلچسپی تھی۔''

''لیکن ریگی کو دلچسپی تھی اور اب بھی ہے۔ وہ دیوانہ ہے۔ تم نے غور نہیں کیا، وہ تمہیں کیسے دیکھتا ہے...... سوتے میں تمہاری ماں کو پکارتا ہے...... تم کار چلاؤ۔'' ہیلن نے کہا۔

''کہاں جانا ہے؟''

''سیدھی چلتی رہو۔''

برنیڈا کے ہاتھ بھینچ گئے تھے...... لرز رہے تھے۔

''میرے والد نے تمہیں کیا نقصان پہنچایا تھا؟ تم نے کیوں اُن کو......؟''

''الزام کسی کے سر تو جانا تھا۔ بہتر تھا کہ الزام ایک مردہ آدمی کے سر پر رہے۔ نینا کے خفیہ فلیٹ نے کام اور آسان بنا دیا تھا۔'' اس نے قہقہہ لگایا۔ ''تمہیں نہیں معلوم کہ نینا اور فلپ نے خود کو بچانے کے لیے کس افراتفری کا سامنا کیا تھا۔''

''اور ڈیلفی؟''

ہیلن نے حیرت سے سر دائیں بائیں ہلایا۔ برنیڈا اندازہ نہ کر سکی کہ ہیلن بے خبر ہے یا محض اداکاری کر رہی ہے۔ مطلب یہ کچھ نہیں جانتی۔ ہم غلط معموں کو حل کرنے کی کوشش کرتے رہے۔ رچرڈ کو کبھی اس پر شک نہیں ہوگا۔ وہ کبھی نہیں جان پائے گا کہ درحقیقت کیا ہوا؟

سڑک نے گھومنا شروع کیا۔ وہ بوائے ڈی بولون کی گہرائی میں جا رہے تھے۔ یہاں درختوں میں یا کیچڑ زدہ تالاب میں وہ لوگ مجھے دریافت کریں گے۔ ہیڈ لائٹس آخری حد جہاں ختم ہو رہی تھی وہاں سڑک پھر گھوم رہی تھی۔

مجھے یہ آخری چانس لینا چاہیے۔ برنیڈا نے سوچا میں لڑوں گی یا پھر وہ مجھے شوٹ کر دے گی...... برنیڈا نے سڑک کی گولائی کو نظر انداز کیا، اسٹیئرنگ کو سیدھا رکھا اور ایکسلریٹر دباتی چلی گئی۔ کار غرا کر اچھلی...... پہیوں کی چیخ سنائی دی۔ برنیڈا کی پشت سیٹ کے ساتھ چپک گئی۔

ہیلن چلائی۔ ''نہیں!'' اس نے اسٹیئرنگ وہیل گھمانے کے لیے ہاتھ چلایا۔ کار تیز رفتاری سے درختوں کی جانب بڑھ رہی تھی۔ اچانک برنیڈا نے کار کو درختوں سے بچانے کے لیے تیز رفتاری کے عالم میں ہی اسٹیئرنگ گھمایا۔ سب کچھ بے قابو ہو گیا۔ زمین اور آسمان گھوم گئے۔ ایک دوسرے میں مل گئے۔ گاڑی قلابازیاں کھا رہی تھی۔ گاڑی جب رکی تو چھت کے بل پڑی تھی۔ برنیڈا کو کچھ ہوش نہ تھا کہ کیا ہوا...... کہاں چوٹیں آئیں...... اک احساس تھا کہ وہ زندہ ہے۔

ونڈ شیلڈ ٹوٹ گیا تھا۔ اسٹیئرنگ نے اسے دبایا ہوا تھا۔ چھت پچک کر اس کے قریب آ گئی تھی۔ سیٹ بیلٹ نہ ہوتی تو اسٹیئرنگ اس کی پسلیاں توڑ چکا ہوتا یا وہ ونڈ شیلڈ کے باہر ہوتی۔ کچھ ہوش آیا تو سب سے پہلے اس نے سیٹ بیلٹ الگ کی۔ اس کا پورا جسم دکھ رہا تھا۔ اسٹیئرنگ کی وجہ سے ونڈ شیلڈ کی طرف سے نہیں نکل سکتی تھی۔ کسی نہ کسی طرح کھسک کر اس نے خود کو شیلڈ اور چھت سے ایک طرف ہٹایا۔ تاریکی نے بھی اس کی حالت خراب کی ہوئی تھی۔ ٹانگ میں ٹیسیں اٹھ رہی تھیں۔ گاڑی کا برا حال تھا، اسے ٹھیک اندازہ نہیں ہو پا رہا تھا۔ سوائے اس کے کہ ڈرائیونگ سیٹ کے دروازے کے ساتھ ہے۔ برنیڈا نے اندازے سے اسے کھولنے کی کوشش کی لیکن وہ بری طرح پھنسا ہوا تھا۔ ہراس کے عالم میں اس نے سوچنے کی کوشش کی۔ اچانک اسے ایندھن کی بو کا احساس ہوا۔ بُو کی تیزی بڑھتی جا رہی تھی۔ اس نے اندھوں کی طرح تگ و دو کی...... ٹوٹی ہوئی کھڑکی واحد امکان تھا۔ زخمی حالت میں اس نے مزید زخم کھائے۔ لیکن کھڑکی سے نکلنے میں کامیاب ہو گئی۔ اس کی ایک ٹانگ کام نہیں کر رہی تھی۔ اس نے خود کو درختوں کی طرف گھسیٹنا شروع کیا۔ معاً وہ پھسلی، اور رکنے کی کوشش میں پھسلتی چلی گئی۔ وہ کسی اتھلی کھائی میں گری تھی۔ بے اختیار چیخ نکل گئی۔ عین اسی وقت دھماکا ہوا اور ماحول روشن ہو گیا۔ شعلوں کے بلند فوارے نے گاڑی کو چھپا لیا تھا۔ اس کے ماؤف ہوتے ذہن میں ایک ہی سوال تھا۔ ''کیوں ہیلن...... کیوں؟''

☆☆☆

وان فیملی کی رہائش گاہ سے تین میل کے فاصلے پر شعلے بلند ہو رہے تھے۔

''ہیلن...!'' رچرڈ چلایا۔ اس نے بھاگنا شروع کیا۔ ''اوہ مائی گاڈ'' گاڑی سے کچھ فاصلے پر اس کا پیر کسی چیز سے ٹکرایا۔ وہ دہشت سے سینڈل کو دیکھ رہا تھا۔ جو کبھی برنیڈا کے پیر کی زینت ہوتی تھی۔

''برنیڈا!'' وہ چیخ اٹھا اور جلتی ہوئی گاڑی کی طرف بڑھا لیکن شعلوں کی تپتی زبانوں نے اجازت نہیں دی۔ وہ پسپا ہو گیا۔ اس نے گوشت جلنے کی بو سونگھ لی تھی۔ وہ دیوانگی کے عالم میں پھر آگے بڑھا۔

''رک جاؤ'' جارڈن نے پہنچ کر اسے پیچھے کھینچا۔

''اسے باہر نکالنا ہے۔'' رچرڈ بے قابو ہو رہا تھا۔ اس وقت اس کی سماعت سے کراہنے کی آواز ٹکرائی۔ آواز کار کے بجائے درختوں میں سے آئی تھی۔ آواز جارڈن نے بھی سن لی تھی۔ دونوں آوازیں دیتے ہوئے بڑھے...... کراہوں کے سہارے وہ جلد ہی برنیڈا تک پہنچ گئے۔ وہ ہوش میں تھی۔ تاہم ہوش میں کچھ بے ہوشی بھی تھی۔ رچرڈ نے اسے سمیٹ کر گود میں اٹھالیا۔ برنیڈا کا انگ انگ سرد ہو گیا تھا۔

''وہ شاک میں ہے...... وقت کم ہے...... قریبی اسپتال کون سا ہے؟'' وہ چیخا۔

جارڈن، کار کی طرف بھاگا۔

جارڈن بہت تیزی سے کار دوڑا رہا تھا۔ رچرڈ نیم بے ہوش برنیڈا سے باتیں کر رہا تھا۔ وہ ابھی تک اس کی گود میں تھی۔

''ہمت کرو...... میرے ساتھ رہو...... پلیز ڈارلنگ ...... پلیز۔''

☆☆☆

اسپتال میں اینستھیسیا کے دوران، نحیف آواز میں برنیڈا نے رچرڈ کو آواز دی۔ اسے اپنی ہی آواز اجنبی لگی تھی۔ کسی نے اس کا ہاتھ پکڑ کر نرمی سے دبایا۔ لمس نے بتادیا کہ وہ رچرڈ ہے۔ برنیڈا اس کا چہرہ نہیں دیکھ سکتی تھی۔ تاہم وہ سمجھ گئی۔ آنکھیں کھولنے کی طاقت نہیں تھی۔ نیند کا غلبہ بڑھتا جا رہا تھا۔ سوتے سوتے، آخری خیال یہی تھا کہ جب وہ صبح بیدار ہو گی تو رچرڈ اس کے پاس بیٹھا ہو گا۔